

انصاف

یعنی

جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامہ Justice کا اُردو ترجمہ

مترجمہ

منشی دیانراین نگم، ایڈیٹر "زمانہ" کانپور

الہ آباد

ہندستانی اکیڈیمی یو - پی

۱۹۳۹

Published by
THE HINDUSTANI ACADEMY, U. P.,
ALLAHABAD.

FIRST EDITION :
Price Re. 1/-

Printed at
THE CITY PRESS, ALLAHABAD.

۱۷—چلد دکھلی پہیلیاں - از محمد نعیم الرحمان ' ایم - اے ' استاد عربی و فارسی ' الہ آباد یونی ورسٹی - قیمت ۱ روپیہ ۴ آنہ -

۱۸—تاریخ فلسفۂ سیاسیات - از محمد مجیب ' بی - اے (آکسن) جامعۂ ملیۂ اسلامیہ - دہلی - قیمت مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ غیر مجلد ۴ روپیہ -

۱۹—انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ - از علامہ عبداللہ یوسف علی صاحب - قیمت مجلد ۴ روپیہ ' غیر مجلد ۳ روپیہ ۸ آنہ -

۲۰—فلسفۂ جمال - از ریاض الحسن صاحب - ایم - اے - قیمت ۱ روپیہ -

۲۱—دیوان بیدار - از جلیل احمد قدوائی صاحب - ام - اے قیمت مجلد ۲ روپیہ ' غیر مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ -

۲۲—نفسیات فاسدہ - از معتضد ولی الرحمان صاحب ' ایم - اے - قیمت مجلد ۸ روپیہ ۸ آنہ ' غیر مجلد ۸ روپیہ -

۲۳—سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق - از پروفیسر آغا مہدی حسین ' ایم - اے ' پی - ایچ - ڈی ' ڈی - لٹ - قیمت مجلد ۳ روپیہ ' غیر مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ -

۲۴—نظام شمسی - مترجمۂ شیخ جگو ' بی - اے ' ایل - ٹی ' قیمت ۹ روپیہ -

ہندستانی اکیڈیمی یو - پی ' الہ آباد -

ہندستانی اکیڈیمی صوبۂ متحدہ ' الہ آباد
کے مطبوعات

۱—از منۂ وسطیٰ میں ہندستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات - از علامہ عبداللہ بن یوسف علی' ایم - اے' ایل ایل ایم' سی - بی - اے' مجلد ۱ روپیہ ۴ آنہ - غیر مجلد ۱ روپیہ -

۲—اُردو سروے رپورٹ - از مولوی سید محمد ضامن علی صاحب ایم - اے - ۱ روپیہ -

۳—عرب و ہند کے تعلقات - از مولانا سید سلیمان ندوی - ۴ روپیہ -

۴—ناتن (جرمن ڈراما) مترجمۂ مولانا محمد نعیم الرحمان صاحب - ایم - اے ' ایم - آر' اے - ایس - ۲ روپیہ ۸ آنہ -

۵—فریبِ عمل (ڈراما) مترجمۂ بابو جگت موہن لال صاحب ' رواں - ۲ روپیہ -

۶—کبیر صاحب - مرتبۂ پنڈت منوہر لال زتشی - ۲ روپیہ -

۷—قرونِ وسطیٰ کا ہندستانی تمدن - از رائے بہادر مہا مہو اُپادھیا پنڈت گوری شنکر ہیرا چند اوجھا ' مترجمۂ منشی پریم چند - قیمت ۴ روپیہ -

۸—ہندی شاعری - از ڈاکٹر اعظم کریوی - قیمت ۲ روپیہ -

۹—ترقیِ زراعت - از خانصاحب مولوی محمد عبدالقیوم صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت - قیمت ۴ روپیہ -

۱۰—عالمِ حیوانی - از بابو برجیش بہادر، بی - اے، ایل ایل بی - ۶ روپیہ ۸ آنہ -

۱۱—معاشیات پر لکچر - از ڈاکٹر ذاکر حسین، ایم - اے، پی ایچ ڈی - مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۱ روپیہ -

۱۲—فلسفۂ نفس - از سید ضامن حسین نقوی - قیمت مجلد ۱ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۱ روپیہ -

۱۳—مہاراجہ رنجیت سنگھ - از پروفیسر سیتا رام کوہلی، ایم اے - قیمت مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۴ روپیہ -

۱۴—جواہرِ سخن - جلد اول - مرتبۂ مولانا کیفی چریا کوٹی قیمت مجلد ۵ روپیہ، غیر مجلد ۴ روپیہ ۸ آنہ - جلد دوم - قیمت مجلد ۸ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۸ روپیہ - جلد سوم - قیمت مجلد ۶ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۶ روپیہ - جلد چہارم - قیمت مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۲ روپیہ -

۱۵—علمِ باغبانی - از مسٹر وصی اللہ خاں - ایل - اے - جی - قیمت مجلد ۶ روپیہ ۸ آنہ، غیر مجلد ۶ روپیہ -

۱۶—انقلابِ روس - از کشن پرشاد کول - ممبر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی لکھنؤ - قیمت مجلد ۳ روپیہ، غیر مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ -

انصاف - ایک ڈرامہ

اشخاص ڈرامہ

جیمس ہاؤ
والٹر ہاؤ انکا بیٹا } سالیسٹران -

رابرٹ کوکسن — اُن کا منیجنگ کلرک -

ولیم فالڈر — اُن کا جونیر کلرک -

سوئیڈل — اُن کا آفس بوائے -

وسٹر — خفیہ پولیس کا افسر -

کاولی — خزانچی -

مسٹر جسٹس فلائڈ — جج عدالت -

ہیرلڈ کلیور — ایک بڈھا ایڈوکیٹ -

کپتان ڈینسن — داروغۂ جیل -

ریورینڈ مار — جیلخانہ کے پادری -

ایڈورڈ کلیمنٹس — جیلخانہ کے ڈاکٹر -

ووڈر — جیلخانہ کا وارڈر یا سنتری -

موئی
کلپٹن } جیلخانہ کے قیدی -
اوکلیری

رُتھ ہنی‌ول — ایک عورت -

اِن کے علاوہ کئی بیرسٹر - سالیسٹر - تماشائی - عدالت کے چپراسی - رپورٹران - ممبران جوری - سنتریاں اور قیدی -

وقت - موجودہ زمانہ

ایکٹ ۱—(وقت) جولائی کی ایک صُبح -
(مقام) جیمس ایلڈ والٹر ھاؤ سالیسٹران کا
دفتر -
ایکٹ ۲—(وقت) اکتوبر کی دو پہر -
(مقام) اجلاس عدالت -
ایکٹ ۳—(وقت) دسمبر -
(مقام) جیلخانہ -
پہلا سین—داروغہ جیل کا دفتر -
دوسرا سین—جیلخانہ کا برآمدہ -
تیسرا سین—قیدخانہ کی کوٹھری -
ایکٹ ۴—(وقت) دو سال بعد - مارچ کی صبح -
(مقام) جیمس ایلڈ والٹر ھاؤ سالیسٹران کا
دفتر -

انصاف

پہلا ایکٹ

(جولائی کی صبح ھے - " جیمس اینڈ والٹرھو " نامی سالسٹران کے دفتر میں مینیجنگ کلرک کا پرانی وضع کا کمرہ ھے - جس کا فرنیچر پرانا دھرانا مہاگنی لکڑی کا ھے - کرسیوں پر چمڑے کی گدّیاں پڑی ھیں - تین کے بکس قطار در قطار اور مختلف ریاستوں اور ملکیتوں کے کاغذات اور نقشے رکھے ھوئے ھیں -

اس کمرے میں تین دروازے ھیں - جن میں سے دو ایک دیوار کے وسط میں بالکل پاس پاس ھیں - ان دروازوں میں سے ایک سے بیرونی دفتر کا راستہ ھے جو مینیجنگ کلرک کے کمرہ سے محض ایک لکڑی اور شیشے کے پردے کی دیوار سے علیحدہ کردیا گیا ھے - اور جب یہ دروازہ کھلتا ھے تو بیرونی دفتر کا وہ وسیع باھری دروازہ نظر آتا ھے جس سے اس عمارت

کے زینہ کا راستہ ہے - ان وسطی دروازوں میں سے دوسرا جونیئر کلرک (نائب منیب) کے کمرے کو جاتا ہے -

[تیسرے دروازے سے مالکوں کے کمرے کا راستہ ہے -]

مینیجنگ کلرک (منیب) کا نام کوکسن ہے - وہ اپنی میز پر بیٹھا ہوا ایک بینک کی پاس بک (حساب کی کتاب) کے اعداد جوڑ رہا ہے - اور خود ہی بُد بُداتا جاتا ہے - اُس کی عمر ساٹھ سال کی ہے - آنکھوں پر عینک لگی ہوئی ہے - قد کچھ ٹھگنا ' کھوڑی صاف حکتی ' چہرہ سے دیانتداری اور فاشعاری نمایاں ہے - وہ پرانا سیاہ فراک کوٹ اور دھاریدار پتلون پہنے ہوئے ہے -

کوکسن۔۔۔سات اور پانچ بارہ - اور تین پندرہ - اُنیس -
تیئیس - بتیس - اکتالیس - ایک ہاتھ لگے چار
(صفحہ پر نشان بنا دیتا ہے اور بُد بُداتا جاتا ہے)
پانچ سات - بارہ - سترہ - چوبیس - اور نو تینتیس -
تیرہ ہاتھ آیا ایک -

وہ پھر نشان بنا دیتا ہے - اتنے میں باہری دروازہ کھلتا ہے اور سویدل چپراسی دروازہ بھیڑتا ہوا اندر آتا ہے - اُس

کی عمر تقریباً سولہ سال کی ہوگی - اُس کا چہرہ زرد اور کھڑے بال ھیں -

کوکسن چیں بہ جبیں ہو کر منتظر نگاھوں سے دیکھتا ھے -)

سویڈل—مسٹر کوکسن ! مسٹر فالڈر سے کوئی ملنے آیا ھے -

کوکسن—پانچ - نو - سولہ - اکیس - اُنتیس - ھاتھہ آئے دو - وہ تو مارس کے دوکان پر گئے ھیں - پوچھو نام کیا ھے ؟

سویڈل—ھنی‌ول -

کوکسن—پوچھو کیا کام ھے ؟

سویڈل—ایک عورت ھے جو اُن سے ملنا چاھتی ھے -

کوکسن—کوئی شریف خاتون ؟

سویڈل—نہیں معمولی عورت -

کوکسن—تو اُسے اندر بھیج دو - اور یہ پاس بک مسٹر جیمس کے پاس لیجاؤ -

[وہ پاس بک بند کر دیتا ھے]

سویڈل—(دروازہ کھول کر) آئیے - آپ اندر چلی آئیے -

رتھ ھنی‌ول اندر آ گئی - وہ ایک بلند قامت عورت ھے - عمر تقریباً چھبیس سال ھوگی - لباس سادہ - سر کے بال اور آنکھیں سیاہ - چہرے کا رنگ ھاتھی دانت کی طرح سفید - خط و خال نمایاں - وہ آ کر خاموش کھڑي ھو جاتی ھے - اس کے بشرہ اور انداز میں ایک فطري متانت ھے -

[سویڈل پاس بک لے کر مالکوں کے کمرے میں جاتا ھے -]

کوکسن—(گھوم کر اور رتھ کے طرف دیکھکر) مسٹر فالڈر جن کی تلاش میں آپ ھیں اس وقت باھر گئے ھوئے ھیں - (شبہ کے انداز سے) آپ کو جو کچھ کام ھو بتلائیے ؟

رتھ—(کاروباری انداز اور کسی قدر مغربی دیہاتی لہجے میں) جناب ! اُنھیں سے کچھ کام ...... -

کوکسن—نجی ملاقاتیوں کو تو یہاں آنے کی اجازت نہیں ھے - اگر آپ کوئی پیغام چھوڑنا چاھیں تو مجھ سے بتلا دیں -

رتھ—جی نہیں - ملاقات ھی ھو جاتی تو اچھا تھا

(وہ اپنی سیاہ آنکھیں نیچی کر لیتی ھے اور ایک ادا کے ساتھ اُس کے طرف دیکھتی ھے)

کوکسن—(تحکمانہ لہجہ میں) مگر یہ بالکل قاعدہ کے خلاف ہے - فرض کیجئے میرے دوست بھی مجھہ سے یہاں ملنے آئیں - اور اس طرح بھلا کسی دفتر کا کام کبھی چل سکتا ہے ؟

رتھہ—جی ہاں ! یہ تو آپ کا فرمانا درست ہے -

کوکسن—(کسی قدر برہم ہوکر) میرا فرمانا درست ہے ! پھر بھی آپ یہاں ایک معمولی جونیر کلرک سے ملنے آئی ہیں -

رتھہ—جی ہاں - اِس وقت مجھے اشد ضروری کام ہے -

کوکسن—(اُس کے طرف تحکمانہ انداز سے اس طرح مخاطب ہوکر جیسے کسی کو مجبوراً اپنے پامال شدہ حقوق کی حفاظت کرنی ہو) لیکن یہ ایک وکیل کا دفتر ہے - آپ کو اُن کے گھر پر جانا چاہیئے -

رتھہ—وہاں تو وہ نہیں ملے -

کوکسن—(پریشان ہوکر) کیا آپ کا فریق ثانی سے کوئی رشتہ ہے ؟

رتھہ—جی نہیں -

کوکسن—(واقعی پس و پیش کی حالت میں) میری
سمجھہ میں نہیں آتا ھے کیا کہوں - دفتر کا یہ کوئی
معاملہ نہیں ھے -

رتھہ—لیکن مجھے کیا کرنا چاھئے - اتنا تو ضرور بتا دیجئے -

کوکسن—(ذرا نرم لہجے میں) مجھے خود ھی معلوم نہیں -
آپ سے کیا بتاؤں ؟

اتنے میں سویڈل آ جاتا ھے - اور اس کمرے سے ھوکر بیرونی
دفتر میں جاتا ھے - جاتے ھوئے کوکسن کو راز دارانہ نگاھوں سے
دیکھتا جاتا ھے - اور دروازے کو قصداً ایک یا دو انچ کھلا
چھوڑ دیتا ھے -

کوکسن—(اس نگاہ سے کسی طرح مطمین ھوکر) مگر یہ بات
ٹھیک نہیں ھے - کسی طرح ٹھیک نہیں ھے فرض
کیجئے مالکوں ھی میں سے اس وقت کوئی یہاں
آ جائے -

[بیرونی دفتر کے بیرونی دروازے سے کنڈی کھٹکنے اور
ھنسنے کی آواز سنائی دیتی ھے -]

سویڈل—(دروازہ کے اندر سر ڈال کر) یہاں باہر تو کئی
لڑکے جمع ھیں -

رتھہ—میرے بچے ھیں -

سویڈل—کیا میں اُن کو سنبھالے رھوں -

رتھہ—جی وہ تو ننھے ننھے بچے ھیں (اتنا کہکر وہ کوکسن
کی طرف ایک قدم آگے بڑھتی ھے -)

کوکسن—آپ کو دفتر کے اوقات میں کسی کا وقت خراب !
نہ کرنا چاھیئے - یوں بھی آج کل ھمارے یہاں ایک
کلرک کی کمی ھے -

رتھہ—مگر مجھے اشد ضرورت ھے - زندگی اور موت کا
معاملہ ھے -

کوکسن—(پھر پریشان و متردد ھوکر) زندگی اور موت کا معاملہ!
سویڈل—لیجئے مسٹر فالڈر بھی آ گئے -

[فالڈر بیرونی دفتر سے داخل ھوتا ھے - وہ ایک زرد رُو
وجیہہ نوجوان ھے - آنکھیں تیز اور سہمی ھوئی ھیں - وہ جونیر
کلرک کے دفتر کے دروازے کیطرف آتا ھے اور تذبذب کی حالت
میں کھڑا ھو جاتا ھے -]

کوکسن—خیر میں آپ کو ایک منٹ بات چیت کے لئے
دے سکتا ہوں حالانکہ یہ بھی خلاف قاعدہ ہے -

[وہ کاغذات کا ایک پلندہ اُٹھاکر مالکوں کے کمرے میں
چلا جاتا ہے -]

رتھہ—(سرگوشی کے انداز سے جلدی جلدی باتیں کرتے
ہوئے) وِل - اُس نے تو پھر پینا شروع کردیا - اور کل
رات تو اُس نے میری گردن ہی کاٹ لینے کی کوشش
کی تھی - آج میں اُس کے اُٹھنے کے پہلے ہی بچوں
کو لیکر بھاگ آئی - تمہارے گھر بھی ہو آئی ہوں -

فالڈر—میں نے تو اپنا گھر بدل دیا ہے -

رتھہ—آج رات کا انتظام تو سب ٹھیک ہے نا ؟

فالڈر—میں نے ٹکٹ خرید لئے ہیں - تم مجھہ سے ٹھیک
بارہ بجے ٹکٹ گھر میں مل جانا - خدا کے لئے یہ نہ
بھول جانا کہ ہم تم میاں بیوی کی حیثت سے چلیں
گے [اُس کے طرف حسرتناک محویت سے دیکھتا ہے] -

رتھہ—کیوں تم چلنے سے ڈر تو نہیں رہے ہو ؟

فالڈر—تم نے اپنا اسباب اور بچوں کا ساز و سامان سب
ٹھیک کر لیا ہے نا ؟

رتھ—اُس کے جگ اُٹھنے کے خوف سے سب کچھ وہیں
چھوڑ آئی - صرف ایک بیگ لے لیا ہے - اب تو اُس
گھر کے قریب جاتے ہوئے میری روح فنا ہوتی ہے -

فالڈر—(چونک کر) تب تو سب روپیے بیکار ہی گئے -
اب تمہیں کم سے کم کتنی رقم درکار ہو گی ؟

رتھ—چھ پاؤنڈ - میرا خیال ہے اتنے میں کام چل جائے گا -

فالڈر—دیکھو کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے کہ ہم لوگ کہاں
جا رہے ہیں - (گویا خود اپنے ہی دل سے باتیں کر رہا
ہے) وہاں پہونچ جاؤں پھر کوئی تردد نہ رہے گا -

رتھ—اگر تمہیں پس و پیش ہو تو ابھی صاف کہدو - میں
چاہے اُس کے ہاتھوں مر ہی کیوں نہ جاؤں لیکن تمہاری
مرضی کے خلاف تم کو لیجانا نہیں چاہتی -

فالڈر—(عجیب انداز سے مسکرا کر) اب تو ہمیں چلنا
ہی ہے - تم میرے پاس ہو گی تو مجھے کس بات کی
پرواہ رہے گی ؟

رتھہ—خیر - ابھی کچھہ نہیں گیا ھے - جیسا تم کہو کرنے
کو تیار ہوں -

فالڈر—جو ھونا تھا ھو چکا - اب پس و پیش کا کوئی
موقعہ نہیں ھے - لو یہ سات پاؤنڈ ھیں - رات کو
ٹھیک بارہ بجے کے وقت ٹکٹ گھر میں ملنا - رتھہ !
اگر تم سے اس طرح دل نہ لگ گیا ہوتا...... !

رتھہ—لو - پیار کر لو -

دونوں فرط شوق سے ھمکنار ھو جاتے ھیں - اتنے میں کوکسن کمرہ میں واپس آ جاتا ھے - اُس کو دیکھکر دونوں جلدی سے علیحدہ ھو جاتے ھیں - رتھہ گھوم کر بیرونی دروازہ سے باھر چلی جاتی ھے - کوکسن متفکرانہ انداز سے اپنی کرسی کے پاس جاکر بیٹھہ جاتا ھے -

کوکسن—(فالڈر سے مخاطب ھوکر) فالڈر ! یہ طریقہ تو
مناسب نہیں ھے -

فالڈر—اب آیندہ کبھی آپ کو اس قسم کی شکایت کا موقعہ
نہ ملے گا -

کوکسن—دفتر میں اس طرح کی ملاقاتیں بیجا ھیں -

فالڈر۔۔آپ کا اعتراض بالکل بجا و درست ھے -

کوکسن۔۔تم خود ھی سمجھہ دار ھو - مگر خیر - وہ پریشان
حال معلوم ھوتي تھی اور بال بچے بھی ساتھہ تھے -
آخر مجھے دبنا ھی پڑا - (اپنے میز کی دراز کھولکر اُس
میں سے ایک پمفلٹ نکالتا ھے) - لو اس کتاب کو (" گھر
کی پاکیزگی ") کو لیجاؤ - یہ بہت اچھی کتاب ھے -

فالڈر۔۔(پمفلٹ لیکر عجیب انداز سے) شکریہ -

کوکسن۔۔اور دیکھو فالڈر ! مسٹر والٹر کے آنے سے پہلے ھی
اُس فہرست کو مکمل کر لو جو ڈیوس اپنے جانے سے
پہلے مرتب کر رھا تھا -

فالڈر ۔جناب ! میں اُسے کل تک بالکل مکمل کر لوں گا -

کوکسن۔۔ڈیوس کو گئے ھوئے ایک ھفتہ سے زائد ھو گیا - مگر
اس فہرست کو ابھی تک مرتب نہیں کر سکے - بھلا
ایسی تساھلی سے کیسے کام چلیگا - تم اپنے ذاتی کاموں کے
پیچھے دفتر کے کاموں سے لا پروائی کر رھے ھو - میں
اس عورت کے یہاں آنے کا ذکر تو نہ کرونگا لیکن۔۔۔

فالڈر۔۔(اپنے کمرے میں جاتا ھوا) اس عنایت کے لئے آپ
کا شکر گذار ھوں -

(کوکسن اس دروازے کی طرف جس سے فالڈر گیا ہے نہایت غور سے تاکتا ہے - اس کے بعد سر ہلا کر اپنا کام شروع کرنے ہی والا ہے کہ مسٹر والٹرھو بیرونی دفتر سے آ جاتے ہیں - وہ پینتیس سال کے مہذب صورت آدمی ہیں - ان کا لہجہ خوش آیند اور کسی قدر معذرت آمیز ہے)

والٹر—بندگی عرض ہے - مسٹر کوکسن !

کوکسن—اداب عرض ہے - مسٹر والٹر -

والٹر—ابّا جان تشریف لے آئے ہیں نہ ؟

کوکسن—(مربیانہ انداز سے گویا ایسے نوجوان سے بات کر رہا ہے جس کے اطوار کچھہ بہت پسندیدہ نہیں ہیں) مسٹر جیمس تو یہاں گیارہ بجے ہی سے موجود ہیں -

والٹر—میں تو گلڈ ہال کی تصویریں دیکھنے گیا تھا -

کوکسن—(والٹر کو اس انداز سے دیکھتا ہے گویا وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ میں نے یہ پہلے ہی سمجھہ لیا تھا) اچھا - تو آپ تصویریں دیکھہ رہے تھے - خیر - یہ مسٹر بولٹر کا پتہ ہے——کیا میں اسے وکیل کے پاس بھیج دوں -

والٹر—ابّا جان کی کیا رائے ہے ؟

کوکسن -میں نے اُن سے نہیں پوچھا -

والٹر—مگر ہم جسقدر بھی احتیاط برت سکیں بہتر ہے -

کوکسن—یہ تو بہت ہی خفیف معاملہ ہے - اور اس لایق
بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے وکیل کی فیس دیجائے -
میں سمجھتا تھا کہ آپ اِسے خود ہی دیکھہ لیں گے -

والٹر—نہیں جناب - آپ اسے براہ کرم بھیج دیجئے -
میں اپنے سر کوئی ذمہ داری نہیں لینا چاھتا -

کوکسن—(ایک نا قابل بیان ترحمانہ انداز سے) جیسی
مرضی ہو - اچھا اب اس "حق گذر گاہ" والے معاملے
کو لیجئے - یہ دستاویز میں شامل کر لیا گیا ہے -

والٹر—مجھے معلوم ہے - لیکن ارادہ تو صریح طور پر یہی
تھا کہ اس مشترکہ اراضی کا دستاویز میں کوئی ذکر
نہ کیا جائے -

کوکسن—ہمیں اس بارے میں تردد کی ضرورت ہی کیا ہے -
قانوناً بھی ہم اس میں حق بجانب ہیں -

والٹر—لیکن میں اسے ضبط تحریر میں لانا پسند نہیں کرتا -

کوکسن—(شفقت آمیز تبسم سے) قانونی حقوق سے تو ھم بھی منحرف ھونا نہ چاھیں گے - آپ کے والد ماجد بھی کب اس پر اپنا وقت ضایع کریں گے -

اس گفتگو کے دوران ھی میں جیمس ھو' مالکوں کے کمرے سے آجاتا ہے - وہ ایک پست قد آدمی ھے - سفید گل مونچھیں ھیں - سر پر گھنے سفید بال - آنکھوں سے فراست ترشح ھوتی ھے - سنہری عینک لگی ھوئی ھے -

والڈر—آداب عرض ھے - مزاج اقدس ؟

جیمس—شکر ھے -

کوکسن—(اپنے ھاتھہ کے کاغذات کو اس طرح غور سے دیکھتا ھے گویا اُسے اُن کی ضخامت ناگوار ھے) میں بولٹر کے پٹے کو فالڈر کے پاس لئے جاتا ھوں تاکہ وہ اُن پر مفصل ھدایات لکھہ دے - (وہ فالڈر کے کمرے میں چلا جاتا ھے) -

والڈر—اس حق گذرگاہ والے معاملے میں آپ کی کیا رائے ھے ؟

جیمس—میرا تو خیال ھے کہ ھمیں اسے مکمل کر لینا چاھئے - مجھے خیال ھے کہ کل تم نے مجھہ سے کہا تھا

که اس وقت امانت کی مد میں دفتر کے پاس چار
سو پاؤنڈ سے زیادہ رقم موجود ہے -

والٹر—جی ہاں - ایسا ہی ہے -

جیمس—(پاس بُک اپنے بیٹے کو دکھاکر) - تین - پانچ -
ایک - حال میں کوئی چک تو نہیں کاٹی گئی ہے -
ذرا مجھے چک بک نکال کر دیدو -

(والٹر ایک خانہ دار الماری کے پاس جاتا ہے - دراز کا
کا قفل کھولتا ہے اور چک بک لاکر دیتا ہے) -

جیمس— اس کے مثنّون کی رقموں پر نشان کر دو - پانچ -
پچپن - سات - پانچ - اٹھائیس - بیس - نوے - گیارہ -
باون - اکہتر - دیکھو اُن سب کی میزان ٹھیک ہے یا نہیں-

والٹر—(سر ہلاکر) کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا ہے - لیکن
میں نے کل ہی تحقیق کر لیا تھا - چار سو سے زائد
بقایا تھی -

جیمس—ذرا چک بک مجھے دیدو - (وہ چک بک لیکر
اسکے مثنّون کی رقموں کو شمار کرتا ہے - یہ نوّے کی
کون سی رقم ہے ؟

والٹر—کس نے بر آمد کی ھے ؟ -

جیمس—تمھیں نے -

والٹر—(چک بُک لیکر) ساتویں جولائی - اُسی دن تو میں ترئیٹن کا علاقہ دیکھنے گیا تھا - پچھلے ھفتے کا واقعہ ھے - جمعہ کا دن تھا - آپ کو یاد ھوگا میر سہ شنبہ کے روز واپس آ گیا تھا - آھا - یہ دیکھئے ابّا جان ! میں نے صرف نو پاؤنڈ کا چک کاٹا تھا - پانچ گنیاں سمتھر کو دینا تھیں - باقی جو کچھہ بچا سفر میں خرچ ھو گیا - صرف نصف کراؤن کی کمی پڑی تھی -

جیمس—(نہایت سنجیدگی سے) لاؤ - اس نوے پاؤنڈ والی چک کو ذرا دیکھیں تو - (وہ پاس بُک کے اندر رکھے ھوئے چکوں کے گڈی کو ایک ایک کرکے نکالتا ھے) کوئی غلطی نہیں معلوم ھوتی - مگر نو پاؤنڈ والی چک تو یہاں کوئی نہیں ھے - یہ کیا معمہ ھے ؟ آخر اس نو پاؤنڈ کي چک کو کس نے بھنایا ؟

والٹر—(ملول و متوحش ھوکر) لائیے - ذرا میں بھی دیکھوں - میں تو اُس وقت مسز ریڈی کی وصیت کا

مسوّدہ ختم کر رہا تھا - اور وقت بہت ہی تنگ تھا - جہاں تک یاد پڑتا ہے میں نے اُسے مسٹر کوکسن ہی کو دیدیا تھا -

جیمس—ذرا ان حروف کو دیکھو (لفظ نوّے کے آخری دو حروف کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے) - کیا یہ تمہارے لکھے ہوئے ہیں ؟

والٹر—(غور کرکے) - نہیں ان کی شان خط ہی مختلف ہے - میرے حروف ذرا پیچھے کیطرف گھومے ہوئے ہوتے ہیں - یہ ویسے نہیں ہیں -

جیمس—(اسی وقت کوکسن فالڈر کے کمرے سے واپس آ جاتا ہے) ہمیں ان سے دریافت کرنا چاہئے - کوکسن ! ذرا یہاں تو آئیے - اور یاد کرکے بتلائیے - گذشتہ ہفتے کے جمعہ کے دن آپ نے یا مسٹر والٹر نے کوئی چک بھنانے کے لئے تو نہیں دیا تھا - یہ اسی دن کا واقعہ ہے جب وہ ترنیٹن [۱] گئے تھے -

کوکسن—جی ہاں - بخوبی یاد ہے - نو پاونڈ کا چک دیا تھا -

---

[۱] ایک مقام کا نام -

جیمس—ذرا اس متّنے کو تو دیکھئے (چک کا مثنی اُسے دیدیتا ہے -

کوکسن—جی نہیں ! نوّے نہیں صرف نو پاؤنڈ کا چک تھا - میرا لنچ [۱] بھی اُسی وقت آیا تھا - آپ جانتے ہیں مجھے کھانا گرم ھی پسند ہے - میں نے ڈیوس کو چک دیدی تھی کہ بنک جاکر بھنا لائے - وھی اس کو بھنا لایا تھا - سب نوٹ ھی نوٹ تھے - آپ کو تو یاد ہوگا - مسٹر والٹر ! آپ کو گاڑی کا کرایہ دینے کے لئے کچھہ خوردہ بھی درکار تھا - (ایک قسم کے حقارت آمیز ترحم کیساتھہ) مگر ذرا میں پھر تو دیکھوں ! جی نہیں - یہ وہ چک نہیں ہے ؟ -

وہ والٹر کے ھاتھہ سے چک بک اور پاس بک لے لیتا ہے -

والٹر—نہیں یہ وھی چک ہے -

کوکسن—(دو بارہ غور سے دیکھکر) عجیب معاملہ ہے !

جیمس—تم نے اُس کو ڈیوس کو دیا - اور ڈیوس دو شنبے کو آسٹریا چلا گیا - مجھے تو دال میں کچھہ کالا نظر آتا ہے -

---

[۱] دوپہر کا کھانا -

کوکسن—(متوحش اور سراسیمہ ہوکر) جناب یہ تو صریح خیانت کا جرم ھے - مگر دیکھئے کچھہ غلط فہمی تو نہیں ہو گئی ھے ؟

جیمس—خدا کرے ایسا ھی ہو -

کوکسن—انتیس سال سے میں آپ کے دفتر میں کام کر رھا ھوں - لیکن ابھی تک کبھی ایسا موقعہ پیش نہیں آیا -

جیمس—(چک اور مثنٰی پر نظر ڈال کر) بڑی ھوشیاری سے رقم بدلی گئی ھے - تمھارے لئے یہ ایک تنبیہ ھے - میں کئی بار کہہ چکا ھوں کہ ھندسے لکھنے کے بعد کبھی کوئی خالی جگہہ چھوڑنا نہ چاھئے -

والٹر—(چڑھکر) جانتا تو میں بھی ھوں - لیکن کیا کروں - اس دن بڑی عجلت تھی -

کوکسن—(چونک کر) میں تو اس وقت سخت پریشان ھوں - میری عقل کچھہ کام ھی نہیں کرتی -

جیمس—مثنٰی کے ھندسے بھی بدل دئے گئے ھیں - بڑے دیدہ دلیری کیساتھہ جعل سازی ہوئی ھے - ڈیوس کس جہاز سے آسٹریا گیا ھے ؟ -

والٹر — " سٹی آف رنگون " نامی جہاز سے -

جیمس — ہمیں تار دیکر اُسے نیپلاس ہی میں گرفتار کرا لینا چاہئیے - ابھی وہ وہاں پہونچا بھی نہ ہوگا -

کوکسن — خدا اُس کی نوجوان بیوی پر رحم کرے - میں تو اُس کو بہت پسند کرتا تھا - مگر غضب ہی ہو گیا - اس دفتر میں ایسا واقعہ کبھی نہ ہوا تھا -

والٹر — میں بانک جا کر خزانچی سے دریافت کروں ؟

جیمس — (سختی کے لہجے میں) اُسے اپنے ساتھ ہی لیتے آؤ - اور ٹیلیفون سے اسکاٹ لینڈ یارڈ [۱] کو خبر کر دو -

والٹر — کیا واقعی پولیس کی امداد لینی ہوگی -

وہ بیرونی دفتر سے باہر چلا جاتا ھے - جیمس کمرے میں ٹہلنے لگتا ھے - تھوڑی دیر میں وہ رک کر کوکسن کے طرف دیکھتا ہے جو اضطراب و تردد کی حالت میں اپنے پاجامہ کو گھٹنوں کے پاس رگڑ رہا ھے -

جیمس — دیکھو - کوکسن ! نیک چلنی بھی کوئی چیز ھے -

---

[۱] لندن پولیس کے صدر دفتر کا نام ھے -

کوکسن—(عینک اُٹھاکر اور اُس کی طرف غور سے دیکھکر)
میں جناب کا منشا نہیں سمجھا -

جیمس—میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو شخص تمہیں نہ جانتا
ہو اُسے تمہارے بیان پر شمّہ بھر اعتبار نہ ہوگا .

کوکسن—جی ہاں - یہ معاملہ ہی ایسا ہے - (اتنا کہکر
وہ ہنسنے لگتا ہے لیکن فوراً ہی ملول و سنجیدہ ہو
جاتا ہے) مجھے اس نوجوان پر بڑا افسوس ہو رہا
ہے - مسٹر جیمس - مجھے اتنا رنج ہے کہ گویا وہ میرا
ہی بیٹا ہے -

جیمس—یہ نہایت ہی بیہودہ حرکت ہوی ہے -

کوکسن—جی ہاں - مفت میں خلجان ہو گیا - سارا کام
با قاعدہ چل رہا تھا - کہ یکایک یہ واقعہ ظہور
پذیر ہو گیا - بس یہ سمجھئے کہ مجھے آج کا کھانا
حرام ہو گیا -

جیمس—مگر اتنا پریشان ہونے سے کیا فائدہ ؟

کوکسن—خواہ مخواہ تردد پیدا ہوہی جاتا ہے - (راز دارانہ
انداز سے) معلوم ہوتا ہے بیچارہ کسی لالچ کے جال
میں پھنس گیا ہے -

جیمس—تم اس قدر جلد کیوں رائے قائم کئے لیتے ہو ؟
ابھی تک تو اس پر جرم ثابت ہی نہیں ہوا ہے -

کوکسن—جناب آج اگر مہینہ بھر کی پوری تنخواہ چوری جلی جاتی تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا کہ اس واقعہ سے ہوا ہے -

جیمس —اُمید ہے کہ بنک کا خزانچی جلد ہی آتا ہوگا -

کوکسن—(خزانچی کی طرف حُسن ظن پیدا کرنے کی کوشش میں) آتا ہی ہوگا - فاصلہ تو پچاس گز کا بھی نہیں ہے - ایک ہی آدھہ منٹ میں وہ یہاں پہونچ جائے گا -

جیمس—اس دفتر کے متعلق بے ایمانی کے خیال ہی سے مجھے وحشت ہوتی ہے - کوکسن ! مجھے اس واقعہ کا سخت رنج ہے -

وہ مالکوں کے کمرے کے دروازہ کی طرف جاتا ہے -

سویڈل—(چپکے سے داخل ہوتا ہے اور آہستہ سے کوکسن سے کہتا ہے) جناب ! وہ پھر آ پہونچیں - کہتی ہیں کہ میں فالڈر سے ایک ضروری بات کہنا بھول گئی تھی -

کوکسن—(ایک عالم محویت سے چونک کر) آہ - اس وقت !

یہ ممکن نہیں ھے - تم اُس سے کہدو کہ یہاں سے فوراً
ھی چلی جائے -

جیمس—کیا ماجرا ھے ؟

کوکسن — کچھہ نہیں - مسٹر جیمس - ایک نجی بات ھے -
میں خود ابھی آ رھا ھوں - (وہ بیرونی دفتر میں جاتا
ھے - اُسی وقت جیمس مالکوں کے کمرے میں چلا جاتا
ھے) (رتھہ سے مخاطب ھو کر کہتا ھے) تم پھر یہاں
کیوں آئیں ؟ اِس وقت کسی سے ملنے کا موقعہ
نہیں ھے -

رتھہ—کیا جناب ایک منٹ کے لئے بھی اجازت نہ دیں گے -

کوکسن—نہیں نہیں - ھرگز نہیں - میں اس کو کسی طرح
گوارا نہیں کر سکتا ھوں - تمھیں اُن سے ملنا ھی ھے
تو باھر ٹھہری رھو - تھوڑی دیر میں وہ کھانا کھانے کے
لئے نکلیں گے -

رتھہ— بہت اچھا - جناب !

جیسے ھی رتھہ بیرونی دفتر سے نکلتی ھے - والٹر خزانچی
کو لئے ھوئے داخل ھوتا ھے -

کوکسن—(خزانچی سے جو ایک سُست و مجہول سپاهی معلوم هوتا هے) بندگی عرض هے - خزانچی صاحب (والٹر سے) آپ کے والد ماجد اس کمرے میں هیں -

والٹر اس کمرے سے هوتا هوا مالکوں کے کمرے میں جاتا هے -

کوکسن—مسٹر کاؤلی - معاملہ تو بہت هی جزو هے لیکن هے نہایت افسوس ناک - میں نادم هوں کہ آپ کو ناحق تکلیف اُٹھانی پڑی -

کاؤلی—مجھے وہ چک بخوبی یاد هے - میں نے اُسے بخوبی دیکھہ لیا تھا - بالکل ٹھیک تھی -

کوکسن—تشریف رکھئے نہ - میں ذکی الحس آدمی نہیں هوں لیکن کسی دفتر میں بھی اس قسم کی واردات کا هونا شرمناک هے - میں تو یہی چاهتا هوں کہ سب لوگ مل جل کر کشادہ دلی سے کام کریں اور هنسی خوشی کیساتھہ زندگی بسر هو جائے -

کاؤلی—هاں بات تو یہی هے -

کوکسن—(اُس کو باتوں میں لگاکر اور مالکوں کے کمرے کی طرف کنکھیوں سے دیکھکر) سچی بات یہ هے کہ یہ حضرت ابھی نوجوان هیں کسی کی بات نہیں سنتے

ھیں - میں بارھا سمجھا چکا ھوں کہ ھندسے لکھنے کے بعد خالی جگہہ نہ چھوڑا کیجئے لیکن کچھہ سماعت نہیں کرتے -

کاؤلی ـــ مجھے اس چک بھنانے والے کا چہرہ بخوبی یاد ھے - بالکل نو عمر شخص ھے -

کوکسن ـــ لیکن در حقیقت ھم اُس کو اس وقت آپ کے روبرو پیش نہیں کر سکتے -

جیمس اور والٹر مالکوں کے کمرے سے واپس آ جاتے ھیں -

جیمس ـــ بندگی عرض - مسٹر کاؤلی - آپ نے مجھے دیکھا ھے - میرے بیٹے کو دیکھا ھے - مسٹر کوکسن کو دیکھا ھے اور میرے چپراسی سویڈل سے بھی واقف ھیں - میں ـــ میرا خیال ھے کہ ھم لوگوں میں سے کسی نے اس چک کو نہیں بھنایا -

خزانچی ـــ مسکراتے ھوئے نفی میں سر ھلاتا ھے -

جیمس ـــ آپ یہاں تشریف رکھئے - کوکسن ! - آپ ذرا مسٹر کاؤلی سے بات چیت کریں -

[وہ فالڈر کے کمرے میں جاتا ھے]

کوکسن۔۔مسٹر جیمس مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے -

جیمس۔۔کہئے -

کوکسن۔۔آپ خود بھی اس نوجوان کو پریشان کرنا نہ چاہتے ہونگے ؟ یہ بڑا نازک مزاج آدمی ہے - سنتے ہی بدحواس ہو جائیے گا -

جیمس۔۔مگر اس معاملے کی پوری تحقیقات ہو جانا چاہئے - کوکسن ! اگر تمہارے خیال سے نہیں تو خود فالڈر کے بدنامی کے لحاظ سے تحقیقات ضروری ہے -

کوکسن۔۔(تمکنت آمیز انداز سے) مجھے اپنی کچھہ فکر نہیں- لیکن آج صبح یہ شخص ایک دفعہ پریشان ہو چکا ہے - اب اسے دوبارہ زحمت دینا مناسب نہ ہوگا -

جیمس۔۔یہ تو محض ضابطے کی کار روائی ہے - لیکن میں ایسے سنگین معاملے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کر سکتا -

کوکسن۔۔خیر - آپ مسٹر کاؤلی سے بات چیت کیجئے - وہ فالڈر کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے -

جیمس۔۔فالڈر ! بولٹر کے پتے والے کاغذات لیتے آؤ -

کوکسن—(خزانچی سے ذرا بلند لہجے میں) کیا آپ کو کتّے پالنے کا شوق ہے ؟

خزانچی کی آنکھیں دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ اس بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے -

کوکسن—آپ اپنے بلؔ ڈاگ کا کوئی بچہ مجھے دے سکتے ہیں ؟

کوکسن خزانچی کے چہرے کا رنگ دیکھکر کچھہ حواس باختہ سا ہو جاتا ہے - پھر کر دیکھتا ہے تو فالڈر دهلیز پر کھڑا ہوا نظر آتا ہے اور اُس کی آنکھیں کاؤلی پر اس طرح جمی ہوئی ہیں جیسے کسی خرگوش کی آنکھیں سانپ پر جم جاتی ہیں -

فالڈر—(کاغذات کو لئے ہوئے آگے بڑھتا ہے) یہی کاغذات ہیں حضور !

جیمس—(کاغذات لیکر) شکریہ -

فالڈر—کیا میں حاضر رہوں ؟

جیمس—نہیں کوئی کام نہیں ہے -

فالڈر گھوم کر اپنے کمرے میں واپس جاتا ہے - جیسے ہی وہ دروازہ بند کرتا ہے جیمس خزانچی کی طرف پُر معنی نگاہ سے دیکھتا ہے - (خزانچی سر ہلا کر ہاں کہتا ہے -)

جیمس --آپ کو یقین ھے ؟ - لیکن ھم لوگوں کو اس پر شبہ بھی نہ تھا -

کاؤلی ــــ مگر مجھے تو یقین کامل ھے - اور وہ بھی مجھے دیکھتے ھی پہچان گیا ایسا نہ ھو کہ کمرے سے نکل کر بھاگ جائے -

کوکسن ــــ (تردّد سے) صرف ایک ھی کھڑکی ھے - جس کے آگے چھت ھے اور نیچے عمارت -

فالڈر کے کمرے کا دروازہ آھستہ سے کھلتا ھے اور فالڈر ھاتھہ میں اپنی ھیٹ لئے ھوئے بیرونی دفتر کی طرف جانے کے لئے رخ کرتا ھے -

جیمس ــــ (آھستگی سے) کہاں جارھے ھو - فالڈر !

فالڈر ــــ کھانا کھانے کے لئے - جناب -

جیمس ــــ ذرا رک جانا - مجھے اس پتے کے متعلق تم سے کچھہ پوچھنا ھے -

فالڈر ــــ بہت خوب !

وہ اپنے کمرے میں واپس جاتا ھے -

کاؤلی۔۔۔ضرورت ہو تو میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ اسی
آدمی نے چک بھنائی تھی - اُس دن لنچ کے پہلے
سب کے آخر میں یہی چک میرے ہاتھہ میں آئی
تھی- دیکھئے اسکے عوض جو نوٹ دئے گئے تھے انکے نمبر
یہ ہیں :---

(وہ کاغذ کا ایک پُرزہ میز پر رکھکر اپنی ہیٹ اُٹھا لیتا
ہے) تسلیمات عرض -

جیمس۔۔۔تسلیمات -

کاؤلی۔۔۔(کوکسن سے مخاطب ہو کر) تسلیمات !

کوکسن۔۔۔(وحشت زدہ ہوکر) تسلیم -

خزانچی بیرونی دروازہ سے باہر چلا جاتا ہے - کوکسن اپنی
کرسی پر بیٹھہ جاتا ہے - ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وہ جذبات کے
دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور کرسی ہی اس وقت اُس کے لئے
عافیت کی جگہہ معلوم ہو رہی ہے -

والٹر۔۔۔اب آپ کا ارادہ کیا ہے ؟

جیمس۔۔۔میں اِسے گرفتار کراؤں گا - مجھے وہ چک اور اس
کا مثنی دیدو -

کوکسن ــــ میرے سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا معاملہ ھے -
میرا تو خیال تھا ڈیوس......

جیمس ــــ دیکھئے سب معلوم ھو اجاتا ھے -

والٹر ــــ ذرا ٹھہرئے - ابّا جان ! آپ نے اس کا نتیجہ بھی
سوچ لیا ھے ؟

جیمس ــــ اُسے یہاں بلا لو -

کوکسن ــــ (بڑی مشکل سے اُٹھتا ھے اور فالڈر کے کمرے کا
دروازہ کھول کر - غمناک آواز سے) ذرا ایک منٹ کے
لئے یہاں چلے آئیے -

فالڈر آتا ھے -

فالڈر ــــ (بے چینی کے لہجے میں) فرمائیے - ارشاد -

جیمس ــــ (چک کو ھاتھہ میں لئے ھوئے - دفعتاً اُس کے طرف
مخاطب ھوکر) کیوں فالڈر - تم نے یہ چک
دیکھی ھے ؟

فالڈر ــــ جی نہیں -

جیمس ــــ غور سے دیکھو - تمہیں نے اسے پچھلے ھفتے جمعہ
کے دن بھنائی تھی -

فالڈر۔۔۔جی ہاں - یاد آ گیا - مگر مجھے ڈیوس نے بھنانے کے لئے دی تھی -

جیمس۔۔۔اور تم نے روپئے بھی ڈیوس ہی کو لاکر دے دئے ہوں گے ؟

فالڈر۔۔۔جی ہاں -

جیمس۔۔۔اور جب ڈیوس نے تم کو چک دی تھی تو کیا یہ بجنسہ ایسی ہی تھی ؟

فالڈر۔۔۔جی ہاں میرا تو یہی خیال ہے -

جیمس۔۔۔تم کو معلوم ہے - مسٹر والٹر نے اس چک میں صرف نو پاؤنڈ لکھے تھے -

فالڈر۔۔۔جی نہیں - نوّے پاؤنڈ کی چک تھی -

جیمس۔۔۔نہیں - فالڈر - چک صرف نو پاؤنڈ کی لکھی گئی تھی -

فالڈر۔۔۔(مایوسانہ لہجے میں) میں اس کا مطلب نہیں سمجھا - جناب -

جیمس۔۔۔اس کا مطلب یہی ہے کہ کسی شخص نے چک کے ہندسے تبدیل کر دئے ہیں - یہ تمہارا فعل ہے یا ڈیوس کا ؟ یہی بات اس وقت دریافت طلب ہے -

فالڈر ـــ کیا میں نے ـــ میں نے......

کوکسن ـــ سوچ سمجھہ کر جواب دو - خوب غور کرلو پھر جواب دو -

فالڈر ـــ (ایک طرح کی بے بحسی کے لہجے میں) یہ میرا کام نہیں ہے جناب !

جیمس ـــ مسٹر والٹر نے یہ چک ایک بجے دوپہر کے وقت کوکسن کو دی تھی - یہ بات اس لئے معلوم ہے کہ اُسی وقت مسٹر کوکسن کا لنچ (دوپہر کا کھانا) آیا تھا -

کوکسن ـــ جس کو چھوڑ کر میں جا نہیں سکتا تھا -

جیمس ـــ یہی بات ہے - اور اسی لئے اُنھوں نے چک ڈیوس کو بھنانے کے لئے دیدی - بہر حال - تم اُس کو ایک بج کر ۱۵ منٹ پر بنک سے بھنا لائے - یہ اِس طرح معلوم ہوا کہ بنک کے خزانچی کو یاد ہے کہ لنچ کے پہلے یہی آخری چک اُس کے ہاتھہ میں آئی ہے -

فالڈر ـــ جی ہاں مجھے یہ ڈیوس نے بھنانے کے لئے دی تھی کیونکہ اُس روز وہ خود بنک نہ جا سکتا تھا - اُس کے چند احباب اُسے رخصتی دعوت دے رہے تھے -

جیمس—(پریشان ہو کر) تو تم ڈیوس کو اس کا مجرم قرار دیتے ہو ؟

فالڈر— میرے تو کچھہ بھی سمجھہ میں نہیں آتا ھے - جناب عجیب معاملہ ھے -

والٹر اپنے باپ کے پاس آکر آھستہ سے کچھہ اُس کے کان میں کہتا ھے -

جیمس—ڈیوس تو گذشتہ ھفتہ کے شنبہ کے بعد پھر یہاں نہیں آیا - کیوں نہ ؟

کوکسن—(نوجوان فالڈر کو مدد دینے کی خواھش میں وہ اس خیال سے ذرا مطمین ہو جاتا ھے کہ شاید اُسی طرح اس کے گلو خلاصی کا موقعہ نکل آئے اور سب لوگ پھر بدستور خوش و خرم نظر آنے لگیں) - جی نہیں - وہ تو دو شنبہ ھی کو جہاز پر سوار ہو گیا -

جیمس—کیوں فالڈر ؟ تو شنبے کے بعد پھر وہ یہاں نہیں آیا -

فالڈر— (سست آواز سے) جی - نہیں -

جیمس—بہت اچھا - لیکن تم اس بات کا کیا جواب دیتے
هو کہ چک کے مثنے میں نو کے سامنے یہ صفر یا تو
منگل کے دن بڑھایا گیا یا اُس کے بعد -

کوکسن—(متعجب هوکر) یہ کیسے ؟

فالڈر تیورا جاتا ھے—وہ اپنے تئیں بھنانے کی کوشش کرتا ھے
لیکن اُس کے اوسان خطا هو جاتے هیں -

جیمس—(تُرش لہجے میں) کوکسن ! مجھے تو یہ انہیں
حضرت کا فعل معلوم هوتا ھے - سہ شنبہ کے صبح تک
مسٹر والٹر ترنیٹن سے واپس نہیں آئے تھے اور چک
بک اُنہیں کے جیب میں تھی- کیوں فالڈر ! کیا ایسی
حالت میں بھی تم اس بات سے کروگے کہ چک اور اس
کے مثنی دونوں میں تمہیں نے هند سے تبدیل کئے ؟

فالڈر—نہیں حضور ! نہیں...(ایک لمحے کے بعد هی) جی
هاں- جناب ! مجھی سے یہ خطا هو گئی- مجھی سے...

کوکسن—(جذبات سے بے قابو هوکر) افسوس - افسوس - تم
بھی کیا بیہودہ حرکت کر بیٹھے - ؟

فالڈر۔ مجھے روپیوں کی سخت ضرورت تھی - یہ خیال بھی نہ ہوا کہ میں کیا کر رہا ہوں -

کوکسن—مگر یہ خیال تمہارے ذہن میں پیدا ہی کیسے ہوا ؟

فالڈر—(الفاظ کا سہارا لیکر) جناب میرے ہوش بجا نہ تھے - کیا عرض کروں - ایک منٹ کے لئے پاگل ہو گیا تھا -

جیمس—مگر فالڈر ! تمہارا ایک منٹ کئی دن کے برابر تھا ! (مٹنی کو کھڑ کھڑا کر) کم سے کم چار دن تک تم پاگل ہی بنے رہے ؟

فالڈر—حضور میں قسم کھاکر کہتا ہوں - اُس وقت مجھے کچھہ خیال ہی نہ ہوا کہ کیا کر رہا ہوں - بعد کو جب ہوش آیا کہ کتنا بڑا جرم مجھہ سے سر زد ہو گیا ہے تو آپ سے یہ ماجرا کہنے کی ہمت نہ پڑی - بھر حال اس دفعہ آپ معاف کر دیں - میں روپیے ادا کر دونگا - آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کوڑی کوڑی بیباق کر دونگا -

جیمس—جاؤ - اِس وقت اپنے کمرے میں چلے جاؤ -

فالڈر التجا آمیز نگاہوں سے دیکھتا ہوا اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے اور سب لوگوں پر خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے -

جیمس — اس سے زیادہ شرمناک اور کیا واقعہ ہو سکتا ہے ؟

کوکسن — ایسا خلاف قانون جرم اور اس دفتر میں !

والٹر — مگر یہ تو فرمائیے کہ اب کیجئے گا کیا ؟

جیمس — مقدمہ چلایا جائیگا - اور اس کے سوا ہو ھي کیا سکتا ہے ؟

والٹر — مگر اتنا لحاظ کر لیجئے کہ یہ اُس کا پہلا قصور ہے -

جیمس — مجھے اِس میں بہت شبہہ ہے - جس صفائي سے یہ جعل بنایا گیا ہے اس سے تو یہ کسی تجربہ کار شخص کا کام معلوم ہوتا ہے -

کوکسن — میری رائے میں تو یہ کسي فوري ترغیب کا شکار ہو گیا ہے -

جیمس — کوکسن - زندگي میں ایسی ترغیبات روز ھی پیش آتی رہتي ہیں -

کوکسن — جی - ہاں - درست ہے - لیکن میں نفس اور شیطان کے ترغیب کا ذکر کر رہا تھا - آج صبح ایک عورت اس سے ملنے آئی تھی -

والٹر—وہی عورت جو ابھی ابھی ہمیں آتے وقت ملی تھی - کیا وہ اُس کی بیوی ہے ؟

کوکسن—جی نہیں - رشتہ تو کوئی نہیں ہے (اگر بیفکری کی معمولی حالت ہوتی تو شاید اس نے آنکھوں سے کوئی مذاق آمیز اشارہ کیا ہوتا لیکن اس وقت اس سے اجتناب کرتا ہے) اور وہ شادی شدہ بھی ہے -

والٹر—یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا ؟

کوکسن—وہ اپنے بچوں کو بھی ساتھہ لے آئی تھی - (منھہ بناکر) سب باھر ھی کھڑے تھے -

جیمس—واقعی یہ بڑا خراب آدمی نکلا -

والٹر—میری رائے میں اس دفعہ اس کو معاف کر دینا چاھئے - شاید پھر ایسی خطا نہ کرے -

جیمس—معاف تو میں ہرگز نہ کرونگا - ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ اُس نے کیسی ذلیل حرکت کی ہے - اُس کو معلوم تھا کہ اگر یہ معاملہ افشا ہوگیا تو ہم لوگوں کا شبہ نوجوان ڈیوس ھی پر ہوگا - یہ بالکل ایک

اتفاقي بات تھی کہ چک بُک تمہاری جیب میں
پڑی رہ گئی -

والٹر۔۔۔معلوم ہوتا ہے کہ دم کی دم میں نیت بدل گئی اور
شاید کچھہ سوچنے سمجھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا -

جیمس۔۔کسی ایماندار و نیک چلن شخص کي نیت اس
طرح ایک منٹ میں نہیں بدل جایا کرتي ہے -
مجھے تو یہ بالکل گیا گذرا ہوا آدمي معلوم ہوتا ہے -
اُس کي آنکھیں بالکل اُس آدمي کی طرح ہیں
جو روپیہ دیکھکر اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھہ
سکتا ہے -

والٹر۔۔(خشک لہجہ میں) مگر اس سے پہلے یہ بات کبھی
ہم لوگوں کے خیال میں نہیں آئی -

جیمس۔۔(والٹر کی بات کو نظر انداز کرکے) مجھے اپنے زمانہ
میں اس قسم کے آدمیوں سے بہت سابقہ رہا ہے - ان
لوگوں کا اس کے سوائے اور کوئی علاج ھي نہیں ہے
کہ ان کو آیندہ نقصان پہونچانے کا موقعہ ہی نہ دیا

جائے - اس قسم کے لوگ بالکل اندھے ہوتے ہیں - ان
کی اصلاح نا ممکن ہے -

والٹر—قید سخت کی سزا ہو جائے گی -

کوکسن—خدا نہ کرے کسی کو جیل خانہ کے مصائب
برداشت کرنا پڑیں -

جیمس (تذبذب کی حالت میں) میری سمجھ میں
نہیں آتا ہے کہ اس کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے - اب
رہا دفتر میں ملازمت کا سوال - تو یہ بھی بالکل
خارج از بحث ہے - کیونکہ ہر قسم کے کاروبار کے لئے
دیانت‌داری مقدم ہے -

کوکسن—(اس قول کی حقیقت سے متاثر ہوکر) جی
ہاں - اس میں کیا شک ہے -

جیمس—اسی طرح یہ بات بھی خارج از بحث ہے کہ اُس
کو دوسروں کے سر ڈال دیا جائے جو اس کے اطوار سے
واقف نہیں ہیں - آخر دوسروں کے نفع نقصان کا
خیال بھی ضروری ہے -

والٹر—لیکن یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ ہمیشہ کے لئے
اسے داغی بنا دینا بھی کہاں تک مناسب ہوگا -

جیمس—اگر اُس نے پہلے ھی کل حال صاف صاف بیان کر دیا ھوتا تو میں اُسے اس دفعہ معاف کر دیتا - مگر یہاں تو معاملہ ھی دوسرا ھے - اور دیکھتے ھو کہ اُس کے اطوار بھی درست نہیں معلوم ھوتے -

کوکسن—میرا منشا یہ نہیں ھے - میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ شاید بعض مجبوریاں پیش آ گئی ھوں -

جیمس—بات ایک ھی ھے - در حقیقت اُس نے خوب سوچ سمجھہ کر نہایت ھوشیاری سے اپنے مالکوں کو دھوکا دیا ھے اور اس جعل سازی کا الزام ایک بیگناہ آدمی کے سر تھوپ دیا - اگر اس معاملے میں بھی عدالت کی مدد نہ لیجائے تو پھر اور کس میں لیجائے گی -

والٹر—میں تو یہی کہتا ھوں کہ اس سے اِسکی آیندہ زندگی خراب ھو جائیگی -

جیمس—(طنز آمیز لہجہ میں) بھئی - تمھارے رائے میں تو کسی سے کبھی کوئی مواخذہ ھونا ھی نہ چاھئے -

والٹر—(کسی قدر چڑھکر) جی ھاں مجھے اس خیال سے نفرت ضرور ھے -

کوکسن—مگر اپنے حقوق کی حفاظت کا خیال تو رکھنا ھی پڑیگا -

جیمسن—اِن فضول باتوں میں وقت رائیگاں کرنے سے کیا فائدہ ؟

[وہ مالکوں کے کمرے کی طرف جاتا ھے

والٹر—ابّا جان ! ذرا اِس بیچارے کے نقطہ خیال سے بھی اس معاملے پر غور کر لیجئیے -

جیمسن—مجھہ سے تمھارا یہ مطالبہ بیجا ھے -

والٹر—مگر خدا معلوم اُس نے کس دباؤ میں پڑ کر یہ حرکت کی ھو -

جیمسن—میری بات گرہ باندھہ لو - بیٹا - کوئی مجبوری ھو یا نہ ھو ' جب ایک دفعہ آدمی اس قسم کے جعل سازی کا ارادہ کر لیتا ھے تو وہ اُسے کر ھی ڈالتا ھے - اور اگر وہ خود ایسا فعل نہ کرنا چاھے تو کوئی دوسرا شخص اُسے کبھی مجبور نہیں کر سکتا ھے -

والٹر—میں سمجھتا ھوں کہ اب پھر اس سے ایسی حرکت نہ ھوگی -

کوکسن—اگر آپ کی رائے ہو تو میں اس سے بات
چیت کر لوں - یہاں کسی کو کچھہ اُس کی زندگی
خراب کرنا تو منظور نہیں ھے -

جیمس—نہیں نہیں- کوکسن اسکی یہاں کس کو ضرورت ھے-
لیکن اس بارے میں میں اپنی رائے قائم کر چکا ھوں -

(وہ مالکوں کے کمرہ میں چلا جاتا ھے)

کوکسن—(ایک لمحہ کے پس و پیش کے بعد) آپ کے
ابا جان کا فرمانا درست ھے اور میں بھی اُن کی
مرضی کے خلاف کرنا نہیں چاھتا - وہ جو کچھہ
مناسب سمجھیں - ٹھیک ھے -

والٹر—تم بھی کیا کہتے ھو - کوکسن ! تمہیں میری تائید
کرنی چاھئے تھی اور کیا تمہیں اُس کے ساتھہ کوئی
ھمدردی نہیں ھے......... ؟

کوکسن—(خود دارانہ انداز سے) کیا کہوں اِس وقت
میرے دل میں کیا کیا خیالات آ رھے ھیں !

والٹر— بعد میں ھم سب پچھتائیں گے -

کوکسن—پھر حال یہ تو اُسے معلوم ہی ہوگا کہ اس فعل کا نتیجہ کیا ہوگا ؟

والٹر—(کسی قدر تلخی کیساتھہ) بھئی - رحم کرتے وقت بہت چھان بین کی ضرورت نہیں ہوا کرتی -

کوکسن—آئیے - آئیے - مسٹر والٹر - ہمیں اس معاملے کے سب پہلوؤں پر غور کر لینا چاہئیے -

سویڈل (ہاتھہ میں طشت لئے ہوئے اندر آکر) کھانا حاضر ہے - جناب !

کوکسن—رکھدو -

سویڈل کوکسن کی میز پر کھانے کا طشت رکھہ رہا ہے - اُسی وقت خفیہ پولیس کا مسٹر وسٹر بیرونی دفتر میں آتا ہے اور کسی کو وہاں نہ پاکر اندرونی دروازہ میں چلا آتا ہے - وہ ایک موٹا تازہ میانہ قد کا آدمی ہے - ڈاڑھی مونچھیں صاف - نیلے سرج کا ایک پُرانا کوٹ اور مضبوط جوتے پہنے ہوئے ہے -

وسٹر—(والٹر سے مخاطب ہوکر) جناب ! میں اسکاٹ لینڈ یارڈ [۱] سے آیا ہوں - خفیہ پولیس کا سارجنٹ ہوں - اور وسٹر میرا نام ہے -

---

[۱] لندن پولیس کے صدر دفتر کا نام ہے -

والٹر—(کنکھیوں سے دیکھکر) بہت خوب ! میں ابّا جان سے جاکر کہے دیتا هوں -

[وہ مالکوں کے کمرے میں چلا جاتا ھے اور مسٹر جیمس آتے هیں]

جیمس—گڈ مارننگ مسٹر وسٹر - (کوکسن کی ترحم آمیز و ملتجی نگاهوں سے متاثر هو کر) مجھے سخت افسوس ھے اور اگر میرے امکان میں هوتا تو اس قدر طوالت نہ هونے پاتی - (سویڈل سے مخاطب هوکر) اس دروازے کو کھول دو - (سویڈل متحیر اور خوف زدہ هو کر دروازہ کھولتا ھے) یہاں آؤ - مسٹر فالڈر -

جیسے هی فالڈر دبکتا هوا اپنے کمرے کے باهر آتا ھے - جیمس کے اشارے پر خفیہ پولیس کا سارجنٹ اپنا هاتھ بڑھا کر فالڈر کا بازو پکڑ لیتا ھے -

فالڈر—(پیچھے هٹ کر) هائیں - هائیں - یہ کیا - ؟

وسٹر—بس چپکے سے میرے ساتھ چلے آؤ -

جیمس—یہی شخص خیانت مجرمانہ کا مرتکب هوا ھے -

فالڈر — آہ - جناب - میں نے یہ حرکت اپنے لئے نہیں
کی - جو کچھہ ہوا سب اُس مصیبت زدہ عورت
کی خاطر ہوا - کاش آپ مجھے کل تک اس کے
تلافی کا موقعہ دیدیں -

جیمس ہاتھہ سے اُسے دور رہنے کا اشارہ کرتا ہے - اس کے بشرے کی سختی دیکھکر فالڈر کی ہمت پست ہو جاتی ہے - وہ پیچھے پھر کر بلا عذر و حجت اپنے تئیں خفیہ پولیس کی گرفت میں دیدیتا ہے -

اس کے بعد وہاں سے جیمس گردن اُٹھائے ہوئے چلا جاتا ہے - اس کے چہرہ سے خشکی و بے مروتی مترشح ہے - سویڈل تعجب سے منھہ کھولے ہوئے لپک کر دروازہ کی طرف جاتا ہے اور بیرونی دفتر سے ہوتا ہوا اُن کے پیچھے پیچھے غلام گردش تک آتا ہے - جب سب لوگ نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں تو کوکسن متوحش ہو کر تیزی سے بیرونی دفتر کی طرف جاتا ہے -

کوکسن — (بھاری آواز سے) ٹھہرو - ٹھہرو - ذرا ٹھہرو - ارے یہ
کیا ہو رہا ہے ؟

سب طرف خاموشی طاری ھے - کوکسن رومال نکال کر اپنے چہرے کا پسینہ پوچھتا ھے اور آنکھیں بند کئے ہوئے میز کی طرف جاتا ھے اور کھانے کی طرف افسردہ نگاھوں سے دیکھتا ھے -

[پردہ گرتا ھے -

دوسرا باب

دوسرا ایکٹ

عدالت کا اجلاس اور اکتوبر کی سہ پہر ھے - سردی کا موسم ھے اور کہرا چھایا ھوا ھے - وکیل - بیرسٹر - نامہ نگاران (رپورٹران) اخبار - ممبران جوری اور چپراسی- وغیرہ سب جمع ھیں - سامنے ملزموں کا مضبوط کٹھرا ھے جس میں فالڈر بیٹھا ھوا ھے - اس کے اِدھر اُدھر جیل کے دو چوکیدار ھیں جو اُس کی نگہبانی کے لئے تعینات کئے گئے ھیں لیکن بظاھر حال اُس کے طرف سے مطمئن معلوم ھوتے ھیں - فالڈر کے عین مقابل جج صاحب ایک بلند چبوترے پر بیٹھے ھوئے ھیں گویا کمرۂ عدالت کے شور و غل سے اُنھیں کوئی واسطہ نہیں ھے - در حقیقت وہ وھاں کی ھر ایک بات سے بیخبر و بے پرواہ معلوم ھوتے ھیں -

ھیرلڈ کلیور جو وکیل سرکار ھے ایک نحیف - زرد رُو آدمی ھے - اُس کی عمر ادھیڑ سے کچھہ متجاوز ھوگی - اُس

کی وگ (بالوں کی ٹوپی جو انگلستان میں وکلا کی پوشاک میں داخل ھے) بھی قریب قریب اُس کے چہرے کے ھمرنگ ھے - ھیکٹر فروم ملزم کا وکیل ھے - وہ ایک کشیدہ قامت نوجوان ھے - موچھیں منڈی ھوئی ھیں اور بہت ھی سفید رنگ کی وگ زیب سر ھے - جیمس ارر والٹرھو اور خزانچی کاؤلی کے بیانات ھو چکے ھیں اور اب وہ تماشائیوں کے وصف میں کھڑے ھوئے ھیں - خفیہ پولیس کا سارجنٹ وسٹر گواھوں کے کٹھرہ سے باھر نکل رھا ھے -

کلیور—" تاج کی طرف سے استغاثہ کے کل گواہ حضور کے سامنے پیش ھو چکے" - اتنا کہکر وہ اپنے چغے کو سمیٹ کر اپنی جگھہ پر بیٹھہ جاتا ھے -

فروم—(اُٹھکر اور اظہار ادب کے لئے عدالت کے روبرو سر خم تسلیم کرکے) حضور والا - اور ممبران جوری ! مجھے اس امر کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ھے کہ چک کے ھندسے ملزم ھی نے تبدیل کئے - لیکن میں آپ حضرات کے روبرو ملزم کے دماغی حالت کے متعلق بعض شہادتیں پیش کرنا چاھتا ھوں اور یہ عرض

کرنا چاھتا ھوں کہ تمام حالات گرد و پیش پر نظر
کرکے آپ اُسے اُس وقت اپنے افعال کا ذمہ دار سمجھنے
میں حق بجانب نہ ھوں گے - دو حقیقت میں یہ
ثابت کر دوں گا کہ ملزم سے یہ حرکت دماغی ھیجان
کی حالت میں سر زد ھوئی ھے - اور واقعي وفور رنج و
کثرت ترددات کے باعث وہ عارضی طور پر پاگل سا ھو
گیا تھا - حضرات ! ابھی ملزم کي عمر صرف تیئیس سال
کی ھے - میں آپ کے روبرو ایک عورت کی شہادت
پیش کروں گا جس سے آپ کو اس واقعہ کے متعلق
متصل حالات معلوم ھو جائیں گے - وہ آپ کو خود اپنی
زبان سے اپنے زندگي کے درد ناک حالت بتلائیے
گي - مگر ان حالات سے بھی زیادہ درد ناک وہ
خود رفتگی ھے جو اس عورت کے لئے ملزم کے دل
میں پیدا ھو گئی ھے - حضرات ! یہ عورت ایسے
شوھر کے ساتھہ اپنی مصیبت کے دن کاٹ رھی ھے جو
ھمیشہ اُس کے درپے آزار رھتا ھے - حتیٰ کہ اِس
بد نصیب کو ھر وقت اُس سے اپنی جان کا خطرہ
رھتا ھے - میں یہ نہیں کہتا کہ ایک نوجوان آدمی

کے لئے کسی ملکوحہ عورت سے ارتباط و محبت کا سلسلہ پیدا کرنا درست یا مناسب ہے - میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اُسے اس مصیبت زدہ عورت کو اس کے شیطان صفت شوہر سے گلو خلاصي کرانے کا بھی کوئی حق حاصل ہے - لیکن یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ عشق و محبت کے جذبے میں کتنی قوت تحریک ہوتي ہے - حضرات ! میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اُس کا بیان سنتے وقت آپ اس امر کو ضرور ملحوظ رکھیں کہ اُس کی شادی ایک شرابی ' تند مزاج شوہر سے ہوئی ہے جس کے پنجے سے وہ کبھی آزاد نہیں ہو سکتی ہے - کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ طلاق حاصل کرنے کے لئے جسمانی ایذا رسانی کے علاوہ شوہر سے ایک اور جرم کا سرزد ہونا بھی ضروري ہے - اور اُس کے پاس شوہر کي طرف سے اس جرم کے ارتکاب کا کوئی ثبوت نہیں ہے -

جج — مسٹر فروم - ان باتوں سے اس مقدمے کا کیا تعلق ہے ؟

فروم — حضور والا - تعجوبی - میں اسکو ابھی حضور پر روشن کر دوں گا.........

جج — بہت اچھا -

فروم — آپ یہ غور فرمائیں کہ ایسی حالت میں اُس کے لئے اور چارہ‌کار ہی کیا تھا ؟ یا تو وہ اُس شرابی شوہر کے ساتھہ رہ کر ہمیشہ اپنی جان کے خطرے میں رہتی یا عدالت سے علٰحدہ رہنے کی اجازت حاصل کرتی - لیکن حضرات ! ایسے مقدمات کے تجربے کی بنا پر میں کہتا ہوں کہ اس طرح سے بھی وہ اس بد مزاج آدمی کے مظالم سے محفوظ نہ رہ سکتی - اور بفرض محال اگر یہ کارروائی موثر ثابت بھی ہوتی تو یا اُسے مجبوراً کسی محتاج خانے جانا پڑتا یا گلی کوچہ آوارہ گردی کرنی پڑتی - کیونکہ ایک عورت کے لئے جو کسی خاص ہنر یا صنعت سے واقف نہیں ہے کسی مستقل ذریعہ معاش کے بغیر اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کرنا کوئی آسان امر نہیں ہے - ایسی صورت میں اُس کے لئے صرف دو ہی راستے کھلے ہیں یعنی یا تو وہ کسی محتاج خانے میں جائے یا ———

اگر مجھے صاف صاف کہنے کی اجازت ہو—عصمت
فروشي کرے -

جج—مسٹر فروم ! آپ اصل موضوع سے بہت دور جا رہے ہیں -

فروم—حضور میں ایک لمحے میں مطلب پر آیا
جاتا ہوں -

جج—خدا کرے ایسا ہی ہو -

فروم—حضرات ! اب ذرا اس امر پر بھی غور فرمائیے - اور
اسی بات کو واضح کرنے کی میں اس قدر کوشش کر
رہا ہوں - یہ عورت خود بھی اس کو بیان کرے گي
اور ملزم سے بھی آپ کو اس امر کی تصدیق ہو جائے
گی - کہ اِنھیں دردناک واقعات سے مجبور ہو کر
جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ اس نوجوان کے دل میں اُس
کے طرف سے محبت پیدا ہو گئی ہے تو اُس کی ساری
اُمیدیں اس کی ذات سے وابستہ ہوگئیں اور آئے
دن کي مصیبتوں سے نجات پانے کا اُسے یہي ایک
راستہ نظر آیا کہ وہ اُس کے ساتھہ کسي غیر ملک
میں چلي جائے جہاں اس کا کوئی شناسا نہ ہو اور

جہاں یہ دونوں بظاہر میاں بیوی کی حیثیت سے رہ
سکیں - بلا شبہ یہ ایک مایوسانہ عزم تھا جسکو
یقیناً میرے دوست مسٹر کلمیور (وکیل سرکار)
بدچلنی سے موسوم کریں گے - لیکن واقعہ یہ ھے کہ
اُس کے دل میں یہی خیال جا گزیں ہو گیا تھا - یہ
سچ ھے کہ کوئی جرم کسی دوسرے جرم کی معذرت کے
طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا ھے - اور جن لوگوں کے
لئے کسی ایسی مصیبت میں گرفتار ہونے کا امکان ھی
نہیں ھے اُنھیں یہ بھی حق حاصل ھے کہ وہ اُسے
سن کر کانوں پر ھاتھہ رکھہ لیں - لیکن مجھے اس کے
متعلق جملہ حالات و واقعات آپ کے روبرو پیش
کر دینا چاھئے - آپ حضرات ! ملزم کے ان واقعات
زندگی پر جو رائے چاھیں قائم کریں - آپ کو اختیار
ھے کہ ان حالات کے مانحت ان ھر دو نفوس سے جو
قانونی خلاف ورزیاں مجبوراً ھوئی ھیں اُن کو
جس نگاہ سے چاھیں دیکھیں - لیکن آپ اس
حقیقت کو نظر انداز نہیں کرسکتے ھیں کہ
عالم مایوسی میں اس آفت رسیدہ عورت اور اُس

کے دل و جان سے چاہنے والے نوجوان نے جو در اصل
ابھی ایک نوعمر و ناتجربہ‌کار لڑکا ھے - کسی غیر
ملک میں چلے جانے کا باھمی فیصلہ کیا - آپ
اس فیصلے کو قابل اعتراض سمجھہ سکتے ھیں لیکن
یہ ماننا پڑے گا کہ اس عزم بالجزم کے بعد اس کے
تکمیل کے لئے ان لوگوں کو روپیے کی سخت ضرورت
تھی اور اُن کے ھاتھہ بالکل خالی تھے - اب رھے
ساتویں جولائي کے واقعات - جس روز اس چک کے
ھندسے بدلے گئے ھیں - یہ آپ کو خود گواھان متعلقہ
کے زبانی معلوم ھو جائیں گے - اسی شہادت کے
بنا پر میں یہ ثابت کرنا چاھتا ھوں کہ ملزم پر
از خود رفتگی کی حالت طاری تھی - اُس کا دماغ
بالکل معطل ھو گیا تھا - لہذا وہ ان واقعات
کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا ھے - اب
صفائی کے پہلے گواہ " رابرٹ کوکسن " کا بیان
سنئے -

[وہ بیٹھے بیٹھے پھر کر چاروں طرف نظر دوڑاتا ھے - اور کاغذ کا
ایک ورق اٹھا کر انتظار کرنے لگتا ھے -]

کوکسن عدالت میں طلب ہوتا ھے - وہ ھاتھہ میں توپی لئے ہوئے گواھوں کے خانہ میں جلتا ھے اور اُسے حلف دیا جاتا ھے -

فروم — آپ کا نام کیا ھے ؟

کوکسن — رابرٹ کوکسن -

فروم — کیا آپ "جیمس اینڈ والٹر ھو" نامی قانونی مشیران کے دفتر کے مینیجنگ کلرک ھیں - جہاں یہ ملزم بھی ملازم ھے ؟

کوکسن — جی ھاں -

فروم - کتنے دنوں سے ملزم وھاں ملازم ھے ؟

کوکسن — دو سال - نہیں - میں بھول گیا - سترہ دن کم دو سال سے -

فروم — اِس دوران میں یہ برابر آپ ھی کے نگرانی میں اپنا کام انجام دیتے رھا ؟

کوکسن — اتوار اور دوسری تعطیلات کے علاوہ یہ میری ھی نگرانی میں کام کرتے رھا ھے -

فروم — ھاں درست ھے - میں تعطیلات کا ذکر نہیں کرتا -

آپ یہ فرمائیے کہ اِس دو سال کے عرصے میں آپ نے
اِس کے چال چلن کے متعلق کیا رائے قائم کی ؟

کوکسن—(جوری کی طرف مخاطب ہوکر رازدارانہ لہجے میں - اور اس انداز سے گویا اِس سوال کی اُسے توقع ہی نہ تھی) وہ ایک خوش مزاج و سلیقہ شعار نوجوان ہے- اور مجھے اُس کے متعلق کبھی کسی شکایت کا موقعہ نہیں ملا - بلکہ اس کے بر عکس میں اُس سے ہمیشہ خوش رہا - اور جب میں نے یہ سنا کہ یہ فعل اُس سے سرزد ہوا ہے تو مجھے سخت تعجب ہوا -

فروم—کیا آپ کو اُس کی دیانت پر کبھی شبہ کرنے کا موقعہ ملا ؟

کوکسن—جی نہیں - ہمارے دفتر میں خیانت کا کیا کام ہے ؟

فروم—مسٹر کوکسن ! مجھے یقین ہے کہ اصحاب جوری اسکا پورا لحاظ رکھیں گے -

کوکسن—یہ بات تو ہر کارو باری شخص کو معلوم ہے کہ ایمانداری کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا -

فروم—آپ کے خیال میں اس کا چال چلن ہر حیثیت سے اچھا ہے یا نہیں ؟

کوکسن—(جج کی طرف مخاطب هو کر) بیشک اس کا چال چلن اچھا ھے - هم سب لوگ اب تک نہایت لطف و خوبی سے اپنا اپنا کام کر رھے تھے - مگر جب سے یہ واقعہ هوا ھے میرے تو هوش هی اُڑ گئے هیں -

فروم—اچھا اب آپکی توجہ ساتویں جولائی کے واقعات کیطرف دلاتا هوں - جس روز چک کے هندسے بدلے گئے - اُس روز صبح اُس کے انداز کیسے تھے ؟

آکوکسن—(جوری سے) اگر آپ مجھ سے پوچھتے هیں تو میں تو یہی کہوں گا کہ اُس روز جب یہ حرکت سرزد هوئی ھے وہ کچھ گھبرایا هوا سا تھا اور ایسا معلوم هوتا تھا - کہ اُسے سکون قلب حاصل نہیں ھے -

جج—(ترش روئی سے) کیا آپ یہ کہتے هیں کہ وہ پاگل هو گیا تھا ؟

کوکسن—میں تو یہی کہتا هوں کہ وہ کچھ گھبرایا هوا سا تھا -

جج—براہ مہربانی آپ کو جو کچھ کہنا هو صاف صاف کہئے -

فروم—(نرم لہجے میں) ہاں ہاں بتلائیے - مسٹر کوکسن - بتلا دیجئے -

کوکسن—(کسی قدر بد دماغ ہو کر) میری رائے میں (جج کے طرف دیکھکر) خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اُس وقت اُس کے ہوش و حواس بجا نہ تھے - غالباً صاحبان جوری میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے ؟

فروم—کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کن وجوہات پر آپ نے یہ رائے قائم کی ہے ؟

کوکسن—جی ہاں - بتلا کیوں نہیں سکتا ؟ میں دوپہر کے وقت اپنا کھانا قریب ہی کے ہوتل سے منگایا کرتا ہوں - چاپ اور آلو منگا لیتا ہوں - اِس سے ذرا وقت کی بچت ہو جاتی ہے - اُس روز جیسے ہی مسٹر والٹرھو نے مجھے چک بھنانے کے لئے دی ویسے ہی میرا کھانا آیا - اور کھانا مجھے گرم ہی پسند ہے - اِس لئے میں کلرکوں کے کمرے میں گیا اور ایک دوسرے کلرک کو جس کا نام ڈیوس ہے چک بھنانے

کے لئے دے دی - نوجوان فالڈر اُس وقت بیچینی سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا اور چونکہ یہ حرکت خلاف معمول تھی اس لئے میں نے اُس سے کہا کہ بھئی فالڈر یہ کوئی چڑیا گھر نہیں ھے کہ تم اس طرح مٹر گشت کر رھے ہو -

فروم—آپ کو یاد ھے فالڈر نے اِس کا کیا جواب دیا تھا ؟

کوکسن—جی ھاں - یاد ھے - اُس نے یہی کہا تھا کہ " کاش ایسا ھی ھوتا " مگر مجھے یہ جواب کچھہ بے تکا سا معلوم ہوا -

فروم—کیا آپ نے کوئی اور بات بھی خلاف معمول دیکھی ؟

کوکسن—جی ھاں -

فروم—وہ کیا ؟

کوکسن—اُس کے گلے کے بٹن بھی کھلے ہوئے تھے اور چونکہ میں نوجوان آدمیوں کو باتمیز و سلیقہ شعار دیکھنا پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے اُسے ٹوکا کہ یہ تمہارے گلے کے بٹن کیسے کھلے ہوئے ہیں -

فروم—پھر اُس نے اِس کا کیا جواب دیا ؟

کوکسن — وہ میرے طرف گھورنے لگا اور اسوقت اسکی نگاہوں سے وحشت ٹپک رہی تھی -

جج — وہ آپ کے طرف گھورنے لگا ؟ مگر یہ تو ایک معمولی سی بات ھے -

کوکسن — ہاں بات تو معمولی ھی تھی لیکن اُس وقت اُس کی آنکھوں کا کچھہ اور ھی رنگ تھا - شاید میں اپنا مطلب آپ کو ٹھیک نہیں سمجھا سکتا - خیر جو کچھہ ھو - مجھے اُس کی نگاہیں کچھہ عجیب معلوم ہوئیں -

فروم — کیا آپ نے پہلے بھی کبھی اُس کی ایسی کیفیت دیکھی تھی ؟

کوکسن — جی نہیں - اگر کبھی کوئی خاص بات ہوئی ہوتی تو میں مالکوں سے ضرور اُس کی شکایت کرتا - بھلا ھمارے دفتر میں دیوانوں اور مخبوط‌الحواسوں کی کہاں گنجائش ھے ؟

جج — کیا آپ نے اِس موقعہ پر مالکوں سے شکایت کی تھی ؟

کوکسن—(راز دارانہ انداز سے) جي نہیں - کافي وجہ اور شہادت کے بغیر میں نے اُن سے کچھہ کہنا مناسب نہیں سمجھا -

فروم—لیکن یہ بات آپ کو کھٹکی تو ضرور تھی ؟

کوکسن—جی ہاں - صرف مجھی کو نہیں بلکہ ڈیوس کو بھی اور اگر وہ اِس وقت مو جود ہوتا تو میرے بیان کی تائید کرتا -

فروم—بیشک تائید کرتا لیکن بد قسمتی سے وہ یہاں موجود نہیں ہے - اچھا جس دن یہ جعل پکڑا گیا اُس روز کا کوئي خاص واقعہ آپ کو یاد ہے - جولائی کي اٹھارویں تاریخ تھی - کیا اُس دن بھی کوئي خاص بات ہوئی تھی ؟

کوکسن—(اپنے کان پر ہاتھہ رکھکر) میں ذرا اونچا سنتا ہوں -

فروم—کیا اُس دن صبح کو اِس راز کے افشا ہونے کے قبل کسی خاص واقعہ ہوا جس کی طرف آپ کی توجہ مبذول ہوئی تھی ؟

کوکسن — جی ہاں - ایک عورت آئی تھی -

جج — مسٹر فروم ! اِس مقدمے سے اس واقعہ کا کیا تعلق ہے ؟

فروم — حضور ! میں اُس دماغی حالت کو واضح کرنا چاہتا ہوں جس کے زیر اثر ملزم سے یہ فعل سر زد ہوا -

جج — یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں لیکن آپ تو ارتکاب جرم کے کئی دن بعد کے واقعات پوچھ رہے ہیں -

فروم — حضور کا فرمانا بجا ہے - لیکن اُن واقعات سے میرے خیال کی تائید ہوتی ہے -

جج — اچھا - پوچھئے -

فروم — ابھی آپ نے کہا تھا کہ اُس دن صبح کو اُس کے پاس ایک عورت آئی تھی - کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ یہ عورت دفتر میں اُس سے ملنے آئی تھی ؟

کوکسن — جی ہاں -

فروم — کس لئے آئی تھی ؟

کوکسن — فالڈر سے ملنا چاہتی تھی مگر فالڈر کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا -

فروم—کیا آپ نے اُسے دیکھا تھا ؟

کوکسن—جی ہاں - دیکھا تھا -

فروم—کیا وہ بالکل تنہا تھی ؟

کوکسن—(راز دارانہ انداز سے) یہ سوال پوچھہ کر آپ مجھے دقّت میں ڈال رهے هیں - چپراسی نے جو کچھہ مجھہ سے کہا اُس کا بیان کرنا شاید میرے لئے نا مناسب ہو -

فروم—یہ ٹھیک ھے - مسٹر کوکسن—ٹھیک ھے - تاهم—

کوکسن—(اس انداز سے قطع کلام کرکے گویا وہ اپنے تئیں کافی سمجھہدار اور فروم کو ابھی لڑکا هی سمجھتا ھے) لیکن میرا خیال ھے کہ میں اس مشکل کو آسان کر سکتا هوں - ایک غیر آدمی کے سوال کے جواب میں اُس نے مجھہ سے کہا تھا کہ یہ میرے بچے هیں -

جج—اُس نے کیا کہا تھا ؟ میرے بچے - میرے -

کوکسن—جی هاں - اُسی کے بچے تھے - اور سب باهر کھڑے هوئے تھے -

جج۔۔۔آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا ؟

کوکسن۔۔۔حضور مجھ سے یہ نہ پوچھیں ورنہ جو کچھ مجھ
سے کہا گیا تھا عرض کرنا پڑیگا - اور یہ مناسب
نہ ہو گا -

جج۔۔۔(مسکرا کر) کیا دفتر کے چپراسی نے کوئی خاص بات
بیان کی تھی -

کوکسن۔۔۔جی ہاں -

فروم۔۔۔مسٹر کوکسن - میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں
کہ جس وقت وہ آپ سے فالڈر سے ملنے کے لئے
منت سماجت کر رہی تھی اُس وقت اُس نے کوئی
ایسی بات کہی تھی جو آپ کو خاص طور پر یاد ہو...

کوکسن۔۔۔(اُس کے طرف اس انداز سے دیکھکر گویا وہ اُسے
اس جملہ کو ختم کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کر رہا
ہے) ذرا اور وضاحت سے کام لیجئے جناب !

فروم۔۔۔کیا اِس وقت اُس نے کوئی خاص بات کہی تھی ؟

کوکسن۔۔۔ہاں - کہی تھی - لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ
اپنے سوال کے جواب میں مجھ سے وہ فقرے کہلوا ئیں -

فروم—(قہر آلود مسکراہٹ کے ساتھ) صاحبان جوری کو تو بتا دیجئے کہ اُس نے کیا کہا تھا -

کوکسن—یہی کہ " زندگی اور موت کا معاملہ ہے "

صدر جوری—کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اُس عورت نے یہ الفاظ کہے تھے -

کوکسن—(سر ہلا کر) جی ہاں - مگر کوں شخص اس قسم کی بات سننا پسند کریگا ؟

فروم—(کسی قدر بے صبری کے ساتھ) کیا اُس کی موجودگی میں فالڈر واپس آ گیا تھا (کوکسن سر ہلا کر ہاں کہتا ہے) اور وہ اُس سے مل کر واپس چلی گئی؟

کوکسن—میں یہ نہیں کہہ سکتا - کم سے کم میں نے اُسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا -

فروم—تو کیا وہ ابھی تک وہیں بیٹھی ہے ؟

کوکسن—(دلجوئی سے مسکرا کر) جی نہیں -

فروم—شکریہ - مسٹر کوکسن - (وہ بیٹھ جاتا ہے اور کلیور جرح کے لئے کھڑا ہوتا ہے -)

کلیور—آپ نے کہا ہے کہ جس روز یہ جعلسازی ہوئی

ہے ملزم کچھہ گھبرایا ہوا سا تھا - آپ کا ان الفاظ سے
کیا مطلب ہے ؟

کوکسن — (نرم لہجے میں) میں بھی یہی چاھتا ہوں کہ آپ
میرا مطلب سمجھہ لیں - کبھی آپ نے کسی ایسے
کتے کو دیکھا ہے جس کا مالک گم ہوگیا ہو - بس
اُسکی یہی حالت تھی اور وہ ہر طرف حسرت آمیز
نگاہوں سے دیکھہ رہا تھا -

کلیور — شکریہ - " اس " کے متعلق میں پوچھنے ہی والا
تھا - آپ نے کہا ہے کہ وہ عجیب نگاہ سے آپ کیطرف
دیکھنے لگا - اس سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

کوکسن — جی ہاں - اُس وقت اُس کی نگاہ کچھہ عجیب
ہی تھی -

کلیور — (تیزی سے) لیکن جو بات آپ کے لئے عجیب
ہو ممکن ہے مجھے یا صاحبان جوری کو عجیب نہ
معلوم ہو - کیا اُس کی آنکھیں سہمی یا چونکی ہوئی
تھیں ؟ - کیا ان سے شرمیلا پن ترشح ہو رہا تھا ؟
یا وہ غضب آلود تھیں یا کچھہ اور ؟

کوکسن — اِس کا جواب دینا بہت مشکل ہے - میں نے ایک

بات بتلائی اور آپ اب اس کے بجائے مجھہ سے کوی
دوسری بات کہلانا چاھتے ھیں -

کلیور—(ڈسک پیٹ کر) کیا "عجیب" سے آپ کی مراد
پاگل سے ھے ؟

کوکسن—"پاگل" نہیں جناب ! "عجیب"........

کلیور—خیر اس کو جانے دیجئے - آپ نے بیان کیا ھے کہ
اس کے گلے کے بٹن کھلے ھوئے تھے - کیا اس دن
گرمی زیادہ تھی ؟

کوکسن—شائد تھی تو !

کلیور—اور کیا آپ کے کہنے پر اُس نے اپنے بٹن لگا -
لئے تھے ؟

کوکسن—جہاں تک مجھے خیال ھے لگا لئے تھے -

کلیور—کیا اس پر بھی آپ کہیں گے کہ اس سے از خود
رفتگی ظاھر ھوتی تھی ؟

کلیور بیٹھہ جاتا ھے - کوکسن نے جواب دینے کے لئے منہہ
کھولا تھا لیکن وہ کچھہ کہنے نہ پایا اور اس کا منھہ کھلا کا کھلا
ھی رہ گیا -

فروم—(جلدی سے اُٹھ کر) آپ نے اس قسم کی پریشانی میں اُسے پہلے بھی کبھی دیکھا تھا ؟

کوکسن—جی نہیں - وہ ہمیشہ نہایت خاموش و باقاعدہ رہتا تھا -

فروم—اچھا مسٹر کوکسن - شکریہ ! مجھے اب آپ سے کچھ اور پوچھنا نہیں ہے -

کوکسن جج کی طرف اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ وکیل صفائی کو ملامت کر رہا ہے کہ اس نے جج سے کیوں نہ پوچھ لیا کہ آپ کو بھی گواہ سے کچھ دریافت کرنا تو نہیں ہے - لیکن جب جج نے کوئی سوال نہ کیا تو وہ یہ سمجھ کر کہ اس کی شہادت واقعی ختم ہو گئی ہے اور اب اس سے کچھ اور نہ پوچھا جائے گا - کٹہرے سے اترتا ہے اور جیمس اور والٹر ہو کے پاس بیٹھ جاتا ہے -

فروم رتھ ھنی‌ول کا نام پکارتا ہے -

رتھ عدالت میں آتی ہے اور چپ چاپ گواھوں کے کہٹرے ں کھڑی ہو جاتی ہے - اُس کو حلف دیا جاتا ہے -

فروم — آپ کا نام ؟

رتھہ — رتھہ ھنی‌ول -

فروم — عمر ؟

رتھہ — چھبیس سال -

فروم — آپ کی شادی ھو چکی ھے اور آپ اپنے شوھر ھی کیساتھہ رھتی ھیں نہ ؟ ذرا بلند آواز سے جواب دیجئے -

رتھہ — جی نہیں - جولائی سے میں اُس کے ساتھہ نہیں ھوں -

فروم — آپ کے بچے بھی ھیں ؟

رتھہ — جی ھاں - دو بچے ھیں

فروم — کیا وہ آپ ھی کے ساتھہ رھتے ھیں ؟

رتھہ — جی ھاں -

فروم — آپ ملزم سے واقف ھیں ؟

رتھہ — (اُس کے طرف دیکھکر) جی ھاں -

فروم — اس کے ساتھہ آپ کے کیسے تعلقات تھے ؟

رتھہ — دوستانہ -

جج - دوستانہ تعلقات ؟

رتھ—(سادگی سے) جی ہاں ایک دوسرے کیساتھ
محبت ہے -

جج—(تیز لہجے میں) اس سے آپ کی کیا منشا ہے -

رتھ— یہی کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ
محبت ہے -

جج—اچھا تو کیا ...... ؟

رتھ—(سر ہلا کر) جی نہیں - ابھی تک کوئی اور بات
نہیں ہوئی -

جج—ابھی تک کوئی بات نہیں ہوئی ؟ خوب ! (وہ رتھ
اور فالڈر دونوں کو غور سے دیکھتا ہے)

فروم—تمہارا شوہر کیا کام کرتا ہے ؟

رتھ—سیر و سفر -

فروم—اور شادی کے بعد آپ کی متاہل زندگی کس طرح
بسر ہوئی ؟

رتھ—(سر ہلا کر) کیا کہوں - اس کا ذکر ہی فضول ہے -

فروم—کیا اُس کا برتاؤ آپ کے ساتھ اچھا نہیں ہے ؟

رتھ۔۔جی ہاں پہلے بچے کے پیدایش کے بعد ہی سے یہی
کیفیت ہے -

فروم۔۔کیا کیفیت ہے ؟ کچھہ تفصیل سے بیان کیجئے -

رتھہ - یہ مجھہ سے نہ پوچھئے - ایک بات ہو تو بتاؤں - ہر
طرح سے مجھے ستاتا ہے -

جج۔۔میں اس کے متعلق مزید سوالات کی اجازت نہیں
دے سکتا -

رتھہ۔۔(فالڈر کی طرف اشارہ کرکے) جناب اُنھوں نے میری
دستگیری کا وعدہ کیا تھا - ہم لوگ جلوہی امریکہ
جانے کو تیار تھے -

فروم۔۔(جلدی سے) ہاں ٹھیک ہے - مگر اسمیں کیا امر
مانع ہوا -

رتھہ۔۔میں دفتر کے باہر اِن کے انتظار میں کھڑی تھی کہ
پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا - کیا عرض کروں اس
واقعے سے دل میں کیسی چوٹ لگی ؟

فروم۔۔تو آپ کو انکے گرفتاری کا حال معلوم ہو گیا تھا ؟

رتھہ—جی ھاں - میں اُس کے بعد پھر دفتر گئی تھی - اور (کوکسن کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب نے مجھے سارا قصہ بتا دیا تھا -

فروم—اچھا یہ بتلائیے کہ ۷ جولائي روز جمعہ کے واقعات آپ کو یاد ھیں ؟

رتھہ—جی ھاں -

فروم—آپ کو ان کے یاد رکھنے کی کیا وجہ ھے ؟

رتھہ—اس لئے کہ اُسی روز میرے شوھر نے قریب قریب میرا گلا گھونٹ ھي دیا تھا ؟

جج—گلا گھونٹ دیا تھا ؟

رتھہ—(تعظیم سے سر جھکا کر) جی - حضور -

فروم—خود اپنے ھاتھوں سے یا—— ؟

رتھہ—جی ھاں - مگر میں کسی طرح جان بچا کر بھاگ آئی - اور سیدھے اپنے دوست کے پاس چلی گئی - اُسوقت آتھہ بجے صبح کا وقت ھوگا -

جج—صبح کے وقت ؟ - اسوقت تو تمھارا شوھر نشے میں نہ ھو گا ؟

رتھہ—ہر وقت نشہ ہی میں تھوڑے رہتے ہیں -

فروم—اُسوقت خود تمہاری کیا حالت تھی ؟

رتھہ—بہت ہی خراب - میرے کپڑے پھٹ گئے تھے اور
روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں -

فروم—تمنے اپنے دوست سے یہ واقعہ بیان کیا تھا ؟

رتھہ—جی ہاں- مگر اب سوچتی ہوں کہ نہ کہتی تو اچھا ہوتا -

فروم --تمہاری باتیں سنکر وہ گھبرا گیا ہوگا ؟

رتھہ—جی ہاں - بہت زیادہ گھبرا گیا تھا -

فروم—کیا اسنے تم سے کبھی کسی چک کا کوئی ذکر کیا ؟

رتھہ —کبھی نہیں -

فروم—کیا اسنے تمہیں کبھی کچھہ روپے دئے ؟

رتھہ—جی ہاں -

فروم—کس روز ؟

رتھہ—سنیچر کے دن -

فروم—اٹھویں تاریخ کو ؟

رتھہ —جی ہاں—میرے اور لڑکوں کے کپڑے خریدنے اور
سفر کی تیاری کرنے کے واسطے -

فروم—اس سے تمکو کچھہ تعجب ہوا تھا یا نہیں ؟

رتھہ ـ کس بات سے ؟

فروم—یہی کہ اسکے پاس اتنے روپے کہاں سے آئے ؟

رتھہ—جی ہاں کیونکہ اُس دن کا حال سنکر جب
میرے شوہر نے قریب قریب میری جان ہی لیلی تھی
یہ روئے تھے - اُسوقت اُن کے پاس اتنے روپے نہ تھے
کہ مجھے کہیں باہر بھیج سکتے یا پہونچا آتے
اُسکے بعد انہوں نے مجھہ سے کہا کہ اتفاقیہ ایک رقم
میرے ہاتھہ آگئي ہے -

فروم—اور تم سے آخری بار اس سے کب ملاقات ہوئی تھی ؟

رتھہ—جس دن یہ گرفتار ہوئے ہیں - اُسیدن ہملوگ
باہر جانے والے تھے -

فروم—ہاں تھیک ہے - اسي صبح کو گرفتاری ہوئي تھي !
خیر یہہ بتلائیے کہ جمعہ سے لیکر اس دن صبح تک
تمہاری ان سے کوئي ملاقات ہوئی ؟ (رتھہ سر کے
اشارے سے ہاں کرتی ہے) اُسوقت اسکے مزاج کي
کیا کیفیت تھی ؟

رتھہ— باکل گُم سُم تھے اور - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ منھہ سے بات ہی نہیں نکلتی -

فروم— کیا اِس کے انداز واطوار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ہو گیا ہے ؟

رتھہ— جی ہاں -

فروم— یہ رنجیدہ تھا یا خوش ؟

رتھہ— ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بد قسمتی ان کے سر پر منڈلا رہی ہے -

فروم— (ہچکچاتا ہوا) اب یہ بتلائیے کہ آپ کو فالڈر سے بہت زیادہ محبت ہے ؟

رتھہ— (سر جھکا کر) جی ہاں -

فروم— اور کیا یہ بھی آپ کو بہت چاہتا ہے ؟

رتھہ —(فالڈر کے طرف دیکھکر) جی ہاں -

فروم— اب یہ بتلائیے کہ آپ کے خیال میں اگر آپ کا کسی خطرہ یا مصیبت سے سامنا ہو تو اس کے حواس باختہ ہو جائیں گے یا نہیں ؟

رتھہ— جی ہاں -

فروم—کیا آپ کے خطرہ یا مصیبت کے خیال سے اسکی
عقل میں بھي فتور آ جائیگا ؟

رتھه—میرا خیال تو یهي هے که تھوڑی دیر کیلئے ضرور
یهي حالت هو جائیگي -

فروم—یهه جمعه کے صبح کو پریشان تھا یا معمولي طور
پر مطمئن ؟

رتھه—یهه سخت پریشان تھے - اتنے پریشان که میرا جي
نهیں چاهتا تھا که میں انهیں اپنے گھر سے کهیں
جانے دوں -

فروم—کیا اب بھي آپ کو اسکے ساتھه ایسی هي
محبت هے ؟

رتھه—(فالڈر کیطرف دیکھکر) میرے هي لئے تو یه تباہ
هوے هیں -

فروم—بہت اچھا - شکریه -

فروم بڑھتا جاتا هے - رتھه استقلال کیساتھه کٹھرے میں
کھڑی رهتي هے -

کلیور—(دلجوئي کے لہجے میں) جب جمعہ کے روز
ساتویں تاریخ کو آپ اسکے پاس سے چلی ائیں تو
اُسوقت جہانتک میرا خیال ھے آپ یہ نہ کہیں گي
کہ وہ جنوں کی حالت میں تھا -

رتھہ—جي نہیں - ایسي حالت نہ تھي -

کلیور—شکریہ - مجھے اب آپ سے کوئي اور سوال پوچھنا
نہیں ھے -

رتھہ—(ذرا آگے کو صاحبان جوری کے طرف جھک کر)
میں بھی اِن کے لئے سب کچھہ کر گزرتی -

جج—خیر اب اسکو جانے دو - تم نے کہا تھ ا کہ شادی کے
بعد تمہاری زندگی نا خوشی سے گذری - بہر حال
دونوں ھی کا قصور ھو گا ؟

رتھہ—میری اتنی ھی خطا ھے کہ میں کبھی اس سے
دبی نہیں - اور کبھی اسکی خوشامد نہیں کی -
سچ پوچھئے تو کس دل سے کوئی ایسے آدمی کی
خوشامد کر سکتا ھے -

جج—تو کیا تم کو اسکی بات ماننے سے انکار تھا ؟

رتھہ—(اس سوال کو ٹالکر) میں نے ہمیشہ اپنے امکان بھر
اُسے خوش رکھنے کی کوشش کی -

جج—ملزم سے ملنے کے قبل تک - کیوں نہ ؟

رتھہ—جی نہیں - اسکے بعد بھی -

جج—یہ میں اسلئے پوچھہ رہا ہوں کہ میرے دانست میں
ملزم کے ساتھہ تمہیں جو محبت ہے اُسے تم اپنے لئے
باعث فخر سمجھتی ہو -

رتھہ—(کسیقدر جھجک کیساتھہ) جی ہاں فخر تو ہے - اور
اسکے سوائے مجھے زندگی کی اور کس بات پر فخر ہو
سکتا ہے -

جج—(اسکے طرف غور سے دیکھکر) اچھا اب آپ جا
سکتی ہیں -

رتھہ فالڈر کے طرف دیکھتی ہے اور آہستہ سے نیچے اُترکر
دیگر گواہوں کے پاس بیٹھہ جاتی ہے -

فروم—حضور میں اب ملزم کو بیان دینے کے لئے طلب کرنا
چاہتا ہوں -

فالڈر— ملزموں کے کٹہرے سے نکل کر گواھوں کے کٹہرے میں
آکر حلف اُٹھاتا ھے -

فروم— تمہارا نام کیا ھے ؟

فالڈر— ولیم فالڈر -

فروم— اور عمر ؟

فالڈر— تیئس سال -

فروم— شادی ھو گئی ھے ؟

فالڈر سر ھلاتا ھے -

فروم— آخری گواہ کو کتنے عرصے سے جانتے ھو ؟

فالڈر— چھہ مہینہ سے -

تمہارے ساتھہ تعلقات کے بابت اسنے جو کچھہ بیان کیا ھے
صحیح ھے ؟

فالڈر— جی ھاں -

فروم— بہر حال تم بھی اس پر دل و جاں سے شیدا ھو ؟

فالڈر - جی ھاں -

جج — حالانکہ تم کو معلوم تھا کہ یہہ ایک شادی شدہ عورت ہے ؟

فالڈر — حضور میں اپنے دل پر قابو نہ رکھہ سکا -

جج — تم دل پر قابو نہ رکھہ سکے !

فالڈر — جی ہاں - کچھہ عجب مجبوری ہو گئی -

جج کسیقدر اپنے کندھے ہلاتا ہے -

فروم — تمہاری جان پہچان کسطرح شروع ہوئی ؟

فالڈر — میرے شادی شدہ بہن کے ذریعے

فروم — کیا تمہیں معلوم تھا کہ یہ اپنے شوہر سے خوش نہیں ہے ؟

فالڈر — یہ مصیبت تو اسپر ہمیشہ ہی سے تھی -

فروم — تم اسکے شوہر کو جانتے ہو ؟

فالڈر — اسیکے زبانی معلوم ہوا کہ وہ پورا وحشی ہے -

جج — میں اسکی اجازت نہیں دے سکتا کہ عدالت میں کسی شخص کو اسکے عدم موجودگی میں مطعون کیا جائے -

فروم—(سر تسلیم خم کر کے) بہت خوب حضور ! (فالڈر سے مخاطب ہوکر) تم اسبات کو تسلیم کرتے ہو کہ تمہیں نے اس چک کے ہندسے تبدیل کئے ؟

فالڈر اپنا سر جھکا لیتا ھے -

فروم—اچھا اب تم اوس روز جمعہ کے واقعات یاد کر کے صاحبان جوری سے کل حالات مفصل بیان کردو -

فالڈر—(جوری کیطرف مخاطب ہو کر) میں صبح کا ناشتہ کہا رہا تھا جب یہہ میرے پاس آئی - اسکے کپڑے تار تار ہو گئے تھے - اور بری طرح ہانپ رہی تھی - بلکہ اسکے منہ سے آواز بھی مشکل ھی سے نکل سکتی تھی - گلے میں اسکے شوھر کے انگلیوں کے نشانات پڑے ہوے تھے - اور ایک بازو تو بالکل ھی چھل گیا تھا - آنکھوں میں بری طرح سے خون جم گیا تھا - میں تو یہ حالت دیکھکر کانپ ھی اٹھا - اور اسکے زبانی سارا واقعہ سننے کے بعد مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ میں اسے برداشت ھی نہ کر سکونگا اور (دفعتاً جوش میں آکر)

اگر آپ کے دل میں بھی اسکے ساتھہ وهی محبت
ہوتی جو مجھے ھے تو آپ کی بھی یہی کیفیت
ہو جاتی -

فروم—اچھا پھر کیا ہوا ؟

فالڈر—جب یہ میرے پاس سے چلی گئي - کیونکہ مجھے دفتر جانا تھا - تو میں بہت هی بیقرار هو گیا - اور یہ خوف دامنگیر هوا کہ کہیں وہ پھر اسکے ساتھہ وهی حرکت نہ کر بیٹھے - چنانچہ میں اس آفت سے اُسے بچانے کی تدبیریں سوچنے لگا - اس روز دن بھر دفتر کا کام تو کچھہ ہو ہی نہ سکا - اور صبح سے لیکر دو پہر تک کسی کام میں بھی طبیعت نہ لگی - لاکہہ کوشش کی لیکن دل کي بیکلی دور هي نہ هوی - ایسا معلوم ھوتا تھا کہ سوچنے کي طاقت هي سلب هوگئي ھے - آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور سر میں چکر آرھے تھے - اسوقت دوسرے کلرک ڈیوس نے مجھے یہ چک دیکر کہا " کہ ذرا اس کو ایکر دوز تو لگا آؤ - ابھی تمہاری طبیعت بحال هوی جاتی ھے - تم آج صبح هي سے نڈھال سے ھو رھے ھو ' جیسے هی

میرے هاتھ میں چک آئی معلوم نہیں کسطرح
دل میں فوری خیال پیدا ہوا کہ اگر
"نو" کے هند سے کے آگے ایک صفر اور اسکے لفظ کے آگے
صرف "ے" بڑھا دیا جائے تو رقھ کا کام نکل جائے -
یہ خیال فوری طور پر دماغ میں آیا اور نکل گیا -
اُسوقت میں نے اسپر کچھ زیادہ دھیان نہیں
دیا لیکن بعد کو جب ڈیوس دوپہر کا کھانا کھانے
چلا گیا - تو مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے کیا
کیا مگر اتنا خیال ہے کہ جب میں نے خزانچی کے
کٹہرے کے اندر چک بڑھائی اور خزانچی نے مجھسے
پوچھا کہ "کیا نوٹ لو گے" ؟ اُسوقت مجھکو
اپنے فعل کا خیال آیا - اور جب میں بنک کے
باهر نکل آیا تو جی چاهتا تھا کہ کسی موٹر لاری
کے نیچے جا کر لوٹ رهوں - یا روپے اٹھا کر کہیں
پھینک دوں - لیکن پھر خیال ہوا کہ جو کچھ
ہونا تھا ہو چکا اب کیوں نہ اس رقم سے رتھ
هی کو اسکے شوهر کے پنجے سے آزاد کرا دیا جائے - مگر
افسوس یہاں سے جانے کیلئے جو ٹکٹ خریدے اور تھوڑا

بہت روپیہ جو رتھہ کو ضروریات سفر کے لئے دیا وہ سب بیکار ہوا بہر حال اس رقم کے علاوہ جو مجھے مجبوراً خرچ کرنا پڑي اور جو کچھہ باقی بچا - میں نے سب کا سب واپس کر دیا ھے - اور اُسوقت سے ابتک برابر یہی سوچ رہا ہوں کہ مجھہ سے یہ فعل کیسے سرزد ہوا - کاش اب بھی اسکا نہ کرنا میرے اختیار میں ہوتا -

فالڈر ہاتھوں کو ملتا ہوا خاموش ہو جاتا ھے -

فروم — تمہارے دفتر سے بنک کتنی دور ھے ؟

فالڈر — پچاس گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہوگا -

فروم — کیا تم بتلا سکتے ہو کہ جب ڈیوس کھانا کھا نے گیا ھے تو تم نے کتنی دیر کے بعد بنک جاکر یہ چک بھنائی ھے ؟

فالڈر — چار منٹ سے زیادہ نہ لگے ہونگے - کیونکہ میں راستہ بھر دوڑتا ھی گیا تھا -

فروم — ان چار منٹوں کے درمیان کی کوئی بات تمھیں یاد نہیں ھے ؟

فالڈر — بس یہی یاد ھے کہ بنک تک میں دوڑتا ہوا گیا تھا - اسکے سواے اور کوئي بات یاد نہیں آتی -

فروم—چک میں " ے " اور " صفر " بڑھانے کا بھی خیال
نہیں ھے ؟

فالڈر—جی نہیں - مجھے واقعی کوئی بات یاد نہیں آتی ھے-

فروم بیٹھہ جاتا ھے اور کلیور جرح کے لئے کھڑا ھو تا ھے -

کلیور—لیکن تمہیں بنک تک دوڑنا یاد ھے - ؟

فالڈر—میں بنک پہونچتے پہونچتے ھانپنے لگا تھا -

کلیور—مگر تمہیں چک کے ھندسے بدلنے کا خیال
نہیں ھے ؟

فالڈر—(بہت آھستہ سے) جی نہیں -

کلیور—خیر اب یہ بتاؤ کہ میرے معزز دوست نے اس
معاملہ میں حسن و عشق کا جو رنگ دیا ھے اُس
سے قطع نظر کرکے تمہارے اِس فعل اور جعل سازی
میں کیا فرق ھے ؟

فالڈر—جناب - اُس دن میری حالت نیم دیوانگی
کی تھی -

کلیور—خیر اب یہ بتاؤ کہ تمکو اس سے تو انکار نہیں ھے کہ
تم نے چک میں جو "ے" اور " صفر " بڑھایا وہ چک

کے باقی تحریر سے اسقدر مشابہ ہے کہ خزانچی بھی دھوکا کھا گیا ؟

فالڈر — یہ محض ایک اتفاقیہ امر تھا -

کلیور —(بشاس ہوکر) واقعی عجیب اتفاق ہے ! اچھا چک کے مٹنے کے ہندسے تمنے کس دن تبدیل کئے ؟

فالڈر —(سر جھکا کر) چہار شنبہ کے صبح کو -

کلیور — کیا یہ بھی ایک اتفاقیہ امر تھا ؟

فالڈر —(آہستہ سے) جی نہیں -

کلیور — میں سمجھتا ہوں کہ اُس کے لئے تم خاص طور پر موقع کی تلاش میں رہے ہو گے ؟

فالڈر —(اسقدر آہستہ سے کہ مشکل سے آواز سنائی دیتی ہے) جی ہاں -

کلیور — لیکن یہ تو تم بھی نہیں کہ سکتے کہ جسوقت تمنے یہ حرکت کی اُسوقت بھی تمہارے ہوش حواس بجا نہ تھے -

فالڈر — میں ہر وقت خوف زدہ ہی رہتا تھا -

کلیور—اس بات کا خوف رهتا هو گا که کهیں گرفتار
کرلئے جاؤ -

فالڈ—(بہت آهستہ سے) جی هاں -

جج—مگر تمہارے ذهن میں یہ بات کیوں نہیں آئی که تمہارے
لئے اِس کے سواے اور کوئی چارہ نہیں هے که تم اپنے
مالکوں سے اقبال جرم کرکے اُن کے روپے واپس کردو -

فالڈر—میں بہت خوفزدہ هو گیا -

تهوڑی دیر کے لئے خاموشی چها جاتی هے -

کلیور—تمہاری یہ خواهش بهی ضرور هو گی که اب اس
عورت کو بهگا لیجانے کی تجویز پوری هو جائے
تو بہتر هے -

فالڈر—ایسا سنگین جرم سرزد هو جانے کے بعد یہ ضرور
خیال آیا که گناہ بےلذت کیوں رهے - شاید اُس
وقت ضرورت هوتی تو میں دریا میں بهی کود
پڑتا -

کلیور—یہ تو تمہیں معلوم هی تها که ڈیوس جلد هی
انگلستان سے جانے والا هے - پهر جب تم نے چک کے

هندسے بدلے تو یہ بھی خیال آیا ہوگا کہ اسکا شبہ
ڈیوس ہی پر ہو گا -

فالڈر—سارا واقعہ چشم زدن ہی میں ہو گیا اور یہ تمام
باتیں بعد میں ذہن میں آئیں -

کلیور—پھر بھی تم نے اپنے مالکوں کو اسکی کوئی اطلاع
نہیں دی ؟

فالڈر—(افسوس کے لہجے میں) میرا ارادہ تھا کہ وہاں
پہونچکر میں اُنہیں سب حالات لکھدونگا - اور اسکے
ساتھ ہی روپے بھی واپس کر دیتا -

جج—لیکن اس اثناء میں بہت ممکن تھا کہ تمہارا
بیگناہ ساتھی (یعنی دوسرا کلرک) ماخوذ ہو جاتا -

فالڈر—حضور مجھے معلوم تھا کہ اب وہ دور دراز چلا گیا
ہے - اسی لئے میں سمجھتا تھا کہ مجھے روپیہ واپس
کرنے کے لئے کافی وقت مل جائیگا - یہ گمان بھی
نہ تھا کہ یہ معاملہ اسقدر جلد افشا ہو جائیگا -
اور اتنی طوالت ہو گی -

فروم—میں حضور کو یاد دلانا چاھتا ھوں کہ ڈیوس کے
روانہ ھونے کے بعد تک چک بُک مسٹر والٹرھو کے
جیب ھی میں پڑی رھی اور اگر ایک دن بعد
یہ معاملہ افشا ھوتا تو فالڈر بھی چلا گیا ھوتا اور پھر
شروع سے اُسی پر شبہ ھوتا نہ کہ ڈیوس پر -

جج—سوال تو یہ ھے کہ کیا ملزم کو بھی اسکا علم تھا
کہ شبہ ڈیوس پر نہیں بلکہ اُسی پر ھوگا - (فالڈر سے
مخاطب ھو کر کسیقدر ترش لہجے میں) کیا تمہیں
یہ معلوم تھا کہ ڈیوس کے چلے جانے کے بعد تک چک
بُک مسٹر والٹر ھو کے جیب ھی میں پڑی رھی ؟

فالڈر—میں...میں نے...خیال کیا کہ وہ...

جج--صاف صاف کہو - ھاں یا نہیں ؟

فالڈر—(بہت آھستہ سے) جی نہیں - حضور - میں یہ
کیسے جان سکتا تھا ؟

جج—مسٹر فروم ! اب آپکا یہ عذر بھی ختم ھو گیا -

(فروم جج کے رو برو گردن تسلیم خم کرتا ھے) -

کلیور—کیا اسکے قبل کبھی اور بھی تم سے اس قسم کی
خطا ھوئی ھے ؟

فالڈر—(دبی آواز سے) جی نہیں -

کلیور شام تک تمہاری طبیعت اتنی سنبھل گئی تھی
کہ تم دفتر جانے کے قابل ہو گئے تھے ؟

فالڈر—جی ہاں مجھے روپے دینا تھے -

کلیور—تمہارا مطلب انہیں نو پونڈ سے ہے - لیکن تمہارے
حواس اتنے ضرور بجا تھے کہ تمہیں اتنی بات
ابھی تک یاد ہے - پھر بھی کیا تم یہی کہے جاؤ گے
کہ تمہیں چک کے ہندسے بدلنے کا خیال نہیں ہے -

فالڈر—میں پاگل ہو گیا تھا ورنہ اِسقدر ہمت ہی نہ
پڑتی -

فروم—(اٹھکر) کیا دفتر واپس جانے سے پہلے تمنے
دوپہر کا کھانا کھایا تھا ؟

فالڈر—میں اُس روز تمام دن بے آب و دانہ رہا اور ساری
رات انکھوں ہی میں کٹی تھی -

فروم—اچھا ! ڈیوس کے چلے جانیکے بعد سے چک بھنانے
تک - چار منٹ کا جو وقفہ ہوا - اسکی کوئی خاص
بات تمہیں یاد ہے ؟

فالڈر—(ایک لمحہ سوچکر) مسٹر کوکسن کے چہرہ کا
خیال آرہا تھا -

فروم—مسٹر کوکسن کے چہرہ کا خیال ! کیا اس واقعہ سے
اسکا بھی کچھہ تعلق ھے ؟

فالڈر—جی نہیں -

فروم—کیا یہ چک بھنانے کے لئے بنک جانے سے پہلے دفتر
ھی کا واقعہ ھے ؟

فالڈر—جی ھاں - اور اِس وقت بھی جب میں بنک کو
دوڑا جا رہا تھا -

فروم—یہ حالت اُسوقت تک رھی جب خزانچی نے
پوچھا کہ " نوٹ لو گے " ؟

فالڈر—جی ھاں - اور پھر ایسا معلوم ھوا کہ یکایک ھوش
بجا ھو گئے لیکن اُسوقت بہت دیر ھو گئی تھی -

فروم—شکریہ - (جج سے مخاطب ھو کر) حضور صفائی کے
گواہ ختم ھو گئے -

جج سر ھلاتا ھے - اور فالڈر ملزمون کے کٹھرے میں
جا کر اپنی جگہ پر بیٹھہ جا تا ھے -

فروم—(اپنے کاغذات سنبھال کر) حضور والا - اور صاحبان جوری ! - میرے لائق دوست (وکیل سرکار) نے اپنی جرح میں جو طرز عمل اختیار کیا ھے - اُس سے یہی معلوم ھوتا ھے کہ وہ اس مقدمے کی صفائی کا مضحکہ اُڑانا چاھتے ھیں - مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ھے کہ اگر اس شہادت سے جو آپ کے روبرو پیش کی گئی ھے آپ کو یہ یقین نہیں ھو گیا ھے کہ ملزم سے یہ فعل ایسی حالت میں سرزد ھوا جب وہ عملاً اور عقلاً اپنے فعلوں کا ذمہ دار نہیں سمجھا جا سکتا ھے - تو پھر جو کچھہ بھی میں ملزم کے بریت کے متعلق کہوں گا اُسکا آپ کے دلوں پر کوئی اثر نہ ھو گا - اقدام جرم کیوقت دراصل مجرم کے دماغ کی وہ کیفیت تھی جسمیں عقل و اخلاق اور نیک و بد سمجھنے کا تمیز انسان سے رخصت ھو جاتا ھے - اُس شدید جذباتی ھیجان کے لحاظ سے جس کی وجہ سے یہ حالت پیدا ھو گئی تھی ھم اسے عارضی جنون کہ سکتے ھیں - میرے لائق دوست نے اسکا بھی اشارہ کیاھے کہ میں نے اس واقعے کو

حسن و عشق کے رنگ میں رنگنے کي کوشش
کي ھے - حضرات ! یہ اتہام بیجا ھے - میں نے آپ
کے سامنے زندگي کے کشمکش کا صرف ایک منظر
پیش کیا ھے - یہ انسان کی شورش انگیز
زندگي کا وہ پہلو ھے جو ــــ میرے
دوست کچھہ ھي کیوں نہ کہیں لیکن آپ یقین
مانئے ــ ھر جرم کے اقدام کی تہ میں پنہاں
ھوتا ھے - حضرات ! آجکل ھم دنیا کے ایک اعلیٰ
درجے کے مہذب دور میں زندگی بسر کر رھے ھیں -
بہیمانہ تشدد کا نظارہ خواہ اُس سے ھمارا کوئي
ذاتی تعلق ھو یا نہ ھو - ھمارے احساس پذیر
دلوں پر ایک نا قابل برداشت اثر چھوڑتا ھے -
ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اُس عورت کے ساتھہ
جس سے اُسکو سچی محبت ھو وحشیانہ سلوک
ھوتے ھوئے دیکھے تو آپ ھی خیال فرمائیے کہ اسکی
دماغی حالت کیا سے کیا ھو جائیگي - ذرا دیر کے لئے
غور فرمائیے کہ اگر آپ صاحبان کی عمر بھی وھی
ھوتی جو ملزم کی ھے تو پھر آپ کے دلوں پر اُس

سانحہ کا کیا اثر ہوتا - اس بات کو دھن میں رکھہ کر
اسکو غائر نگاہ سے دیکھئے - یہ کوئی آرام طلب اور
دوسروں کے درد دکھہ کی پرواہ نہ کرنے والا شخص نہیں
ھے جو ایک عورت کے جسم پر بیرحمانہ زد و کوب کے
نشانات دیکھکر اطمینان کا سانس لے سکے خصوصاً
جبکہ اس عورت سے اُس کو دلی محبت ہو - حضرات !
ذرا اسکے چہرہ پر بھی نگاہ ڈالئے - اسکے بشرہ سے عزم
و استقلال نمایاں نہیں ھے مگر اسکے ساتھہ ھی اس
سے خباثت بھی ظاہر نہیں ہوتی - یہ بالکل اس
قسم کا آدمی ھے جو اپنے ھی جذبات کا آسانی
سے شکار ہو جاتا ھے - آپ ابھی اسکے آنکھوں کی
کیفیت سن چکے ھیں - ممکن ھے میرے لائق دوست
اسکا مذاق اڑائیں لیکن مصیبت زدہ اور دل شکستہ
لوگوں کے اندرونی کیفیت کا آنکھوں سے زیادہ اور کسی
بات سے اندازہ نہیں ہو سکتا ھے- یہ بھی واضح رہے کہ
میں اسکے سوائے اور کچھہ نہیں کہتا کہ اسکی دماغی
غیر ذمہ داری کی حالت تاریکی کے ایک جھونکے
کی طرح تھی جس کے دوران میں اسکے ذہنی توازن کا

بالکل خاتمہ ہو گیا تھا - اور جسطرح ایسے موقع
پر اگر کوئی شخص خود ہی اپنا خاتمہ کردے تب بھی
خود کشی کے جرم کی ذمہداری سے بری سمجھا
جاتا اور اکثر عدالت سے بھی بری ہو جاتا ہے - اُسی
طرح اُس سے اس غیر زمہدارانہ دماغی حالت کے
زیراثر اور بھی بہت سے جرائیم ہو سکتے اور اکثر
ہو جاتے ہیں - ایسی صورت میں انصاف کا تقاضا
یہی ہے کہ اس کو مجرمانہ نیت سے پاک سمجھا
جائے اور اسکے ساتھہ سوسائٹی کیطرف سے ایسا سلوک
ہو جیسا بیماروں کے ساتھہ کیا جاتا ہے - میں
تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اس قسم کا عذر ہے جسکا آسانی
سے بیجا استعمال ہو سکتا ہے - لیکن قوت ممیزہ کے
بدولت اسکا خطرہ رفع ہو سکتا ہے - بہر حال
اسوقت آپ کے روبرو جو معاملہ پیش ہے اُسمیں
آپکو ہر حیثیت سے شبہہ کا فائدہ ملزم ہی کو دینا
چاہئے - آپ نے ابھی مجھکو ملزم سے یہ سوال کرتے
ہوے سنا ہے کہ چار منٹ کے مہلک دوران میں
اُسکے دل میں کیا کیا خیالات پیدا ہوئے - اُسنے اسکا

یہی جواب دیا کہ اُسے اس اثناء میں مسٹر کوکسن کے
صورت کا خیال آتے رہا - حضرات ! یہ کوئی گڑھا ہوا
جواب نہیں ہے - اس جواب پر صداقت کی مہر لگی
ہوئی ہے - آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ (جائیز یا
نا جائیز) یہ شخص اس عورت پر جو یہاں اپنی جان
خطرے میں ڈال کر اسکے لئے شہادت دینے آئی ہے -
دل و جان سے شیدا ہے - اُس روز اس کے روحانی
کوفت و خلش میں جس کے زیر اثر اس سے یہ فعل
سرزد ہوا کسی شبہ کی گنجائیش نہیں ہے- ہم خوب
جانتے ہیں کہ کمزور طبیعت اور نازک مزاج آدمیوں
کے دلوں پر اس قسم کے کوفت و خلش کا کیسا خوفناک
اثر ہوتا ہے- اس مقدمے کے تمام واقعات چشم زدن میں
ہوگئے- چند لمحوں میں سب کچھہ ہو گیا - اور جسطرح
قلب میں چھری بھونک دینے سے موت آجاتی ہے -
جسطرح گھڑے کو الٹ دینے سے اُسکا پانی بہہ جاتا ہے
وہی حالت اس نوجوان کی ہوئی- حضرات ! دنیا میں
کوئی بات اس سے زیادہ دردناک نہیں ہے کہ ایک دفعہ
جو واقعہ ہو جاتا ہے وہ اپنی جگہہ پر ہمیشہ قائم رہتا

ھے اور آپ اُسکو کسیطرح پلٹ نہیں سکتے ھیں- سخن از زبان رفتہ و تیر از کمان جستہ کي کیفیت صادق آتی ھے - ایک دفعہ جب چک کے ھندسے بدل کر اسکو بنک میں پیش کر دیا گیا —— اور یہ صرف چار منٹ کا کام تھا —— جن کو آپ چار جنوں‌انگیز منٹ کہسکتے ھیں —— پھر اسکے بعد سناتے کا عالم طاری ھو گیا - لیکن اِنھیں چار منٹوں میں یہ الھڑ و نا تجربہ کار نوجوان ایسے دروازے سے پھسل کر جو ابھی پورے طور پر کھُلا بھی نہ تھا اس شکنجے میں جا پہونچا جہاں سے کوئی انسان بچکر نکل‌ھی نہیں سکتا - یعنی قانون کا شکنجہ - اسکے بعد کی حرکتیں - اسکا اقبال جرم نہ کرنا - چک کے مشنی کے ھندسے بدل دینا - بھاگنے کی تیاریاں کرنا - ان تمام باتوں سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ھوتا کہ اسکا ارادہ جو اس جرم کا اصلی محرک اور سبب اولی تھا اور جس کی وجہ سے بعد کے تمام واقعات ظہور میں آئے صریحاً مجرمانہ تھا - بیشک یہ تمام

باتیں اسکے اخلاقی کمزوری کا ثبوت ہیں اور یہی کمزوری اسکی تباہی کا باعث ہوتی ہے - لیکن اگر فطرت نے کسی کی طبیعت کمزور بنادی ہے تو کیا آپ اسکو تباہ و برباد ہو جانے دینگے؟ صاحبان! اس ملزم کی طرح کتنے ہی دوسرے اشخاص ہمارے بیرحم قانون کے ہاتھوں آئے دن تباہ ہوتے رہتے ہیں- کیونکہ ہم میں وہ ہمدردانہ ذہنیت نہیں ہے جو انہیں مجرم نہیں بلکہ اخلاقی حیثت سے مریض سمجھے - اگر اسکو مجرم قرار دیکر اسکے ساتھہ واقعی مجرموں کا سا برتاؤ کیا گیا تو جیسا کہ تجربہ شاہد ہے وہ عملی حیثت سے بالاخر مجرم ہی ہوجائیگا - اس لئے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اسکے حق میں ایسا فتوئے نہ دیجئے جو اسے قیدخانہ تک پہونچا کر ہمیشہ کیلئے داغی بنا دے- حضرات! عدالت کا انصاف اُس مشین کی طرح ہے جو ایک بار متحرک ہو جانے پر ہمیشہ خود بخود چلتی رہتی ہے - کیا یہ نو جوان اس فعل کے پاداش میں جو زیادہ سے زیادہ اسکے اخلاقی کمزوری کے باعث واقع ہوا ہے - اس مشین کے نیچے ڈالکر

بالکل کچل ہی دیا جائیگا؟ کیا آپ اس کو اس بدنصیب جماعت کا ایک رکن بنا دیں گے جو ان تاریک و منحوس جہازوں پر سوار ہو کر جنہیں دنیا زندان خانہ کہتی ہے اپنی زندگی پار کرتے ہیں؟ کیا اسکا سفر بھی دنیا کے اسی بحر ناپیدا کنار پر ہوگا جس سے بہت کم لوگ لوٹتے ہوئے دیکھے گئے ہیں؟ کیا آپ اسے زندگی میں ایکبار پھر سنبھلنے کا موقعہ نہ دیں گے؟ ایک دفعہ گمراہ ہونے کے باوجود بھی وہ آئیندہ راہ راست پر آ سکتا ہے؟ اس لئے میں تو آپ سے یہ منت استدعا کرتا ہوں کہ اس نوجوان کی زندگی کو خاک میں نہ ملائیے- ان چار خوفناک لمحون کی غلطی کے پاداش میں اسوقت انتہائی تباہی و بربادی اس کے روبرو ہے - لیکن آپ چاہیں تو اس تباہی سے اسے بچا سکتے ہیں - لیکن اگر آپ نے اسکو مجرم قرار دیکر قید کی سزا دیدی تو پھر اسکی تباہی یقینی سمجھئے - اسکے بشرے اور اسکے اطوار و افعال کسی سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ اس خوفناک آزمایش میں اپنی ہستی قائم رکھ سکے گا -

ایک طرف اسکے جرم کا اور دوسرے طرف اُن
تکالیف کا موازنہ کیجئے جو اس جرم کے بدولت
اسکو جھیلنا پڑی ھیں تو آپ کو خودھی محسوس
ھوگا کہ وہ اسوقت تک اپنے جرم سے دس گنی مصیبت
برداشت کر چکا ھے - اس الزام کے بدولت دو
مہینہ سے وہ جیلخانہ میں پڑا سڑ رھا ھے - کیا یہ
سختیاں اُسے آسانی سے فراموش ھو جائیں گی ؟
ذرا خیال تو فرمائیے کہ اس عرصے میں اسکو کتنا
دماغی کوفت برداشت کرنا پڑا ھے- حضرات ! حقیقت
تو یہ ھے کہ اسکو اپنے کئے کی کافی سزا مل چکی ھے -
انصاف کے گاڑی کا پہیہ اس کو اسیوقت سے پامال
کر رھا ھے جب اس پر استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا
گیا تھا - اسوقت اس کا دوسرا چکر ھے اور اگر آپ کی
یہی مرضی ھوی کہ اس کا تیسرا دور بھی ھو تو پھر
خدا ھی حافظ ھے !

قروم ھاتھہ کی انگلیاں اور انگوتھا اوپر کی
طرف ایک حلقہ کے شکل میں اتھاتا ھے اور
پھر اپنا ھاتھہ نیچے ڈال کر بیٹھہ جاتا ھے -

ممبران جوری میں خفیف سی ھلچل ھوتی ھے- اور وہ اپنے ساتھیوں کے دلی خیالات کا اندازہ لگانے کے لئے ایک دوسرے کے منھہ کیطرف دیکھتے ھیں—پھر سب لوگ سرکاری وکیل کے طرف مخاطب ھوتے ھیں - وہ اشارہ پاتے ھی اُتھتا ھے اور ایک مقام پر نظر جما کر جس سے اُسے کچھہ تقویت سی حاصل ھوتی ھے - کبھی کبھی ممبران جوری کے طرف بھی اُرتی ھوئی نگاھون سے دیکھتا ھے

کلیور—(سیدھا کہتزا ھوکر) حضور والا و ممبران جوری ! اس مقدمے کے واقعات سے کسی کو انکار نہیں ھے - اور اگر میرے لائق دوست ناراض نہ ھوں تو میں کہونگا کہ صفائي کے طرف سے اس قدر مہمل عذرات پیش کئے گئے ھیں کہ میں شہادتوں کا اعادہ کرکے عدالت کا وقت ضایع کرنا فضول سمجھتا ھوں - وکیل صفائی نے ملزم کی طرف سے عاوضی طور پر دماغی فتور کا عذر پیش کیا ھے - لیکن آپ کو دیکھنا چاھئے کہ یہ بے سروپا عذر کیوں گرھا گیا ھے - اس کا راز جس آسانی سے میں نے سمجھہ لیا ھے

شاید آپ نہ سمجھے ہوں - بات یہ ھے کہ اگر یہ
عذر پیش نہ کیا جاتا تو ملزم کے لئے اقبال جرم کے
سوائے اور کوئی چارہ کار ھی نہ تھا اور اگر ملزم نے اپنے
جرم کا اقبال کر لیا ہوتا تو میرے لایق دوست کے لئے
عدالت سے رحم کی التجا کرنے کے سوائے اور کوئی راستہ
ھی نہ تھا - لیکن اس سیدھے راستے کو چھوڑ کر انھوں
نے ایک پیچیدہ روش اختیار کی ھے - اور ایک
عجیب و غریب عذر ڈھونڈ نکالا ھے جس کے بدولت
انھوں نے اس مقدمے میں افسانے کی شان پیدا کر
دی ھے - اس افسانہ کے تکمیل کے لئے ایک عورت
کی شہادت پیش کرنا بھی ضروری تھا - اس سے
میرے دوست کی جدت طبع اور جولانی فکر کا ثبوت ملتا
ھے - جس پر میں اُن کو مبارک باد دیتا ہوں - مگر
اس طریقے سے انھوں نے کسی حد تک قانون کو بھی پس
پشت ڈال دیا ھے - درحقیقت جس حسن ترتیب
کیساتھہ انھوں نے مجرم کی نیت - اس کے ارادے اور
مجبوریوں کی مکمل داستان عدالت کے روبرو
پیش کی ھے - وہ انہیں کا حصہ ھے - لیکن حضرات!

ایک دفعہ آپ واقعات کی تہہ تک پہونچ جائیں تو
پھر اس داستان کی ساری حقیقت آپ پر خود بخود
روشن ہو جائے گی- (کسیقدر تحقیر کے لہجے میں اور
خوش طبیعی کیساتھہ) ذرا آپ اس جنوں کے عذر پر
بھی غور فرمائیے اور جنون کے سوا اسے اور کیا کہہ سکتے
ہیں ؟- آپ نے اس عورت کا بیان بھی سن لیا ھے -
جس کے لئے ملزم کے حمایت کرنے کے متعدد وجوہ
ہیں - لیکن وہ کیا کہتی ھے ؟ - یہی کہ جب وہ
صبح کیوقت ملزم کے پاس سے آئی ھے تو اُس وقت وہ
جنوں یا دیوانگی کے حالت میں نہ تھا - اگر وفور
رنج و غم کے باعث اسے خلل دماغ ہو گیا تھا
تو اُس کا اثر اسی موقع پر ظاہر ہونا چاھئے تھا -
آپ صفائی کے دوسرے گواہ یعنی منیجنگ کلرک کا
بیان بھی سن چکے ہیں - میں نے کسیقدر مشکل سے
یہ بات اس کے منھہ سے نکلوائی ھے کہ گو ملزم کے
حواس بجا نہ تھے اور وہ گھبرایا اور سہما ہوا
معلوم ہوتا تھا (اُس کا خیال تھا اور مجھے بھی
امید ھے کہ آپ اُس کے الفاظ کا مطلب

بخوبی سمجھہ گئے ہونگے) لیکن جس وقت ڈیوس نے اُسے چک سپرد کی اسکی حالت جنوں کی نہ تھی - میں اپنے لایق دوست سے اس بات میں متفق ہوں کہ ڈیوس کا یہاں موجود نہ ہونا افسوس ناک ہے - لیکن آپ خود ملزم کی زبان سے وہ الفاظ سن چکے ہیں جو ڈیوس نے چک حوالے کرتے وقت اُس سے کہے تھے - اس سے یہی ثابت ہے اس وقت اس کا دماغ بالکل درست تھا ورنہ یہ الفاظ اُسے یاد نہ رہتے - بنک کے خزانچی نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ جس وقت اُس نے چک بھنایا ہے اُس کے ہوش و حواس بالکل بجا تھے - ان سب بیانات کے بعد اس عذر کی حقیقت صرف اِسی قدر رہ جاتی ہے کہ ایک شخص جس کا دماغ ایک بجکر دس منٹ پر درست تھا اور جس کے ہوش و حواس ایک بجکر پندرہ منٹ پر بھی بالکل درست و بجا تھے وہ اپنے جرم کے نتائج سے بچنے کے لئے صرف پانچ منٹ کے درمیانی وقفے کے لئے مخبوط الحواس و دیوانہ

هو گیا تھا - حضرات ! فی‌الواقع یہ ایسا عجیب و غریب عذر ھے جس کے تردید میں میں آپ کا وقت رائیگاں کرنا فضول سمجھتا ھوں - مجھے پوری اُمید ھے کہ آپ خود ھی اُس کے متعلق مناسب رائے قائم کر لین گے - میرے لایق دوست نے اس سلسلے میں ملزم کے کم سنی - ترغیب نفس اور اسی طرح کی بہت سی باتوں کے متعلق بھی گل فشانی کی ھے - ان تمام امور کے متعلق میں یہی عرض کروں گا کہ ملزم پر جو جرم عائد کیا گیا ھے وہ ھمارے تعزیرات کے نہایت سنگین جرائم میں سے ھے - نیز اس مقدمے کے کئی اور پہلو بھی قابل لحاظ ھیں - مثلاً ملزم کا اپنے ایک بیگناہ رفیق کو اشتباہ کا مرکز بنانا - ایک شادی شدہ عورت سے تعلقات رکھنا - وغیرہ وغیرہ - یقیناً اگر آپ ان امور کا لحاظ کرین گے تو پھر آپ کی نظر میں اس صفائی کی جو اُس کے طرف سے پیش کی گئی ھے کوئی وقعت باقی نہ رھیگی - ان تمام وجوہ کی بنا پر میں آپ سے استدعا کرتا ھوں کہ آپ اس کو مجرم قرار دیکر

سزا کا مستوجب تہرائیں - درحقیقت اس مقدمے کے تمام حالات پر نظر کرکے آپ بدقسمتی سے اسی فیصلہ دینے پر مجبور ہیں-

کلیور جج اور ممبران جوری کیطرف نظر ڈال کر فروم کی طرف دیکھتا ھے اور پھر اپنی جگھہ پر بیتھہ جاتا ھے -

جج—(صاحبان جوری کیطرف کسی قدر جھک کر کاروباری لہجے میں) ممبران جوری ! آپ نے فریقین کی شہادتیں اور وکلاء کی بحث سن لی - اب مجھے صرف اُن تنقیحات کی توضیح کرنا باقی ھے جن پر آپ کو غور کرنا چاهئے - جہاں تک حک اور اُس کے مثنیٰ کے هندسے بدلنے کا سوال ھے اس مقدمہ کے واقعات مسلمۂ فریقین ہیں - صفائی کی طرف سے یہ عذر پیش کیا گیا ھے کہ جسوقت ملزم سے یہ فعل سرزد هوا ھے اُس کی دماغی حالت صحیح نہ تھی - لہذا اقدام جرم کی ذمہ داری اُس پر عائد نہیں ہوتی- اس عذر کی جو کچھہ نوعیت هو آپ اسکے متعلق

ملزم کا بیان اور دیگر گواہوں کی شہادتیں سن چکے ہیں - اب اگر ان شہادتوں سے جو آپ کے سامنے پیش ہوئی ہیں آپ کے رائے میں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ اس جعل کے وقت ملزم پر جنوں کی حالت طاری تھی تو آپ ملزم کو مجرم مگر مخبوط‌الحواس قرار دیں - لیکن اس کے برعکس اگر ان تمام باتوں کے بنا پر جو آپ نے دیکھی اور سُنی ہیں - آپ اس نتیجہ پر پہونچیں کہ ملزم اپنے ہوش و حواس میں تھا تو آپ کو اُسے مجرم قرار دینا ہوگا کیونکہ قطعی جنوں کے سوائے اور کوئی دماغی کیفیت قابل لحاظ نہیں ہوسکتی - آپ کو ملزم کے دماغی حالت کے متعلق شہادت پر غور کرتے وقت اُن تمام بیانات پر بھی غائر نظر ڈالنا ہوگی جو اقدام جرم کے پہلے اور پیچھے ملزم کے حرکات و سکنات اور عام طرز عمل کے متعلق قلمبند ہوئے ہیں - اس سلسلے میں - خود ملزم کا بیان اور اس عورت کی شہادت اور دیگر گواہان—یعنی کوکسن—اور خزانچی کے بیانات قابل لحاظ ہیں - میں

اپ کی توجہ ملزم کے اس اقبال کی طرف بھی خاص طور پر مبزول کرنا چاھتا ھوں جس میں اُس نے یہ قبول کیا ھے کہ چک ھاتھہ میں آتے ھی اُس کے دل میں ۵ نو کی رقم کے آگے "ے" اور "صفر" بڑھا دینے کا خیال پیدا ھو گیا - پھر چک کے مٹنے میں بھی تبدیلی کرنے کے بعد ملزم کا عام طور پر جو طرز عمل رھا ، وہ بھی آپ کے غور و توجہ کا مستحق ھے - ان جملہ امور سے یہ بات صاف طور پر واضح ھو جاتی ھے کہ ملزم نے اس معاملے میں پوری پیش بندی سے کام لیا ھے (اور پیش بینی ثبات عقل کی دلیل ھے) بھر حال ان تمام وجوہ کی بنا پر آپ کو فیصلہ دیتے وقت ملزم کی عمر یا ان ترغیبات کے خیال سے جن کے ماتحت یہ جرم سرزد ھوا ھے - متاثر ھونے کی ضرورت نہیں ھے اور قبل اس کے کہ آپ " مجرم مگر مخبوط الحواس" کا فیصلہ دیں - آپ کے لئے اس بات کا بھی پورے طور پر اطمینان کر لینا ضروری ھے کہ ملزم کی دماغی حالت واقعی اس درجہ خراب ھو گئی تھی کہ وہ پاگل خانے میں داخل ھونے کا مستحق

هو گیا تھا - (وہ رک جاتا ھے - لیکن یہ دیکھکر کہ ممبران جوری اس تذبذب میں ھیں کہ باھمی مشورہ کے لئے عدالت سے اُتھکر علحدہ کمرے میں جائیں یا ابھی تھوڑی دیر اور تہرے رھیں وہ اتنا اور کہتا ھے) حضرات ! آپ چاھیں تو اب اپنی راے قایم کرنے کے لئے اپنے کمرے میں جا سکتے ھیں -

صاحبان جوری جج کے عقب والے دروازے سے چلے جاتے ھیں - جج اپنے یادداشتوں کو بڑھنے لگتا ھے - فالڈر کہٹرے سے جھک کر بہ خاطر پریشان میں رتھہ کی طرف اشارہ کرکے اپنے سالیسٹر سے باتیں کرتا ھے - جس کے بعد سالیسٹر فروم سے گفتگو کرتا ھے -

فروم—(اُتھکر) حضور والا ! ملزم بار بار مجھہ سے عدالت سے یہ استدعا کرنے کی درخواست کر رھا ھے کہ حضور براہ مہربانی اخبارات کے رپورٹروں کو تاکید فرمادیں کہ اگر اس مقدمے کی روئداد شائع کیجائے تو اُس میں اس گواہ عورت کا نام ظاھر نہ ہونے پائے - حضور خود بھی خیال فرماسکتے ھیں کہ عورت کے حق میں اس کا بہت ھی خراب نتیجہ ھوسکتا ھے -

جج —(صاف لہجے میں مگر خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ) مسٹر فروم ! آپ ہی نے تو دیدہ و دانستہ اُس کو صفائی میں پیش کیا ہے -

فروم —(طنزیہ انداز سے سر تسلیم خم کر کے) حضور خیال فرمائیں کہ اور کس طریقے سے میں اُس مقدمے کے پورے واقعات عدالت کے سامنے پیش کرتا -

جج — خیر شائد آپ مجبور تھے -

فروم — مگر حضور ! اس عورت کے حق میں اسکے نام کی اشاعت بہت ہی خطر ناک ہوگی -

جج — ہاں آپ کی تو یہی رائے ہے -

فروم — حضور یقین مانیں میں نے اس بارے میں مبالغے سے کام نہیں لیا ہے -

جج — مگر یہ میرے مزاج کے بالکل خلاف ہے کہ کسی مقدمہ میں گواہ کا نام پوشیدہ رکھا جائے......

(فالڈر کیطرف نگاہ کرکے جو عالم یاس میں اسکے سامنے اپنے ہاتھ مروڑ رہا ہے- بعدہ وہ رتھ کی طرف دیکھتا ہے جو فالڈر کی جانب ٹکٹکی لگائے بالکل بے حس و حرکت

بُت بنی ہوئی بیٹھی ہے) خیر - میں آپ کی
درخواست پر غور کروں گا - اس سے زیادہ میں اسوقت
اور کوئی وعدہ نہیں کر سکتا - کیونکہ مجھے یہ بھی
دیکھنا ہے کہ کہیں وہ ملزم کے لئے جھوٹی شہادت
دینے نہ آئی ہو -

فروم — کیا حضور کا واقعی یہ بھی خیال......

جج — مسٹر فروم ! میں ابھی اُس کے متعلق کچھہ کہنا
نہیں چاہتا - لیکن آپ اس معاملے کو یہیں پر
چھوڑ دیجئے -

اس گفتگو کے ختم ہوتے ہی - ممبران جوری اپنے
کمرے سے باہر آکر اپنے کٹہرے میں قطار سے بیٹھہ
جاتے ہیں -

پیشکار عدالت — صاحبان جوری ! کیا آپ کا فیصلہ
متفقہ ہے -

سر پنچ — جی ہاں -

پیشکار عدالت — کیا آپ اُسے مجرم قرار دیتے ہیں یا یہ فیصلہ
دیتے ہیں کہ وہ مجرم مگر اسوقت مخبوط الحواس تھا -

صدر جوری — هم لوگ اُس کو مجرم قرار دیتے هیں -

جج سر هلاتا هے — اُس کے بعد اپنے یادداشت
کے پرچے اکٹھے کرکے فالڈر کیطرف دیکھتا هے
جو بے حس و حرکت بیٹھا هوا هے -

فروم — حضور کی اجازت هو تو میں ایک مرتبہ پھر سزا
میں رعایت کے متعلق کچھہ عرض کرنا چاهتا هوں -
میں نہیں کہہ سکتا کہ ملزم کے کم سنی اور اس کے
دماغی هیجان و تردداات کے متعلق صاحبان جوری سے
جو کچھہ عرض کیا گیا هے اس میں حضور کی رائے
میں اب کچھہ اضافہ کرنے کی گنجایش هے یا نہیں -

جج — میرے خیال میں - مسٹر فروم - اب آپ کو کچھہ اور
کہنے کی ضرورت نہیں هے -

فروم — اگر حضور کا یہی خیال هے تو خیر مگر میں کمال
ادب سے حضور سے گذارش کروں گا کہ سزا تجویز فرماتے
وقت میری پیش کردہ عذرات - کا ضرور لحاظ
فرمالیا جائے -

جج — (پیشکار عدالت سے) ملزم کو طلب کرو -

پیشکار—(فالڈر سے) دیکھو تم جعل سازی کے مجرم قرار دے
گئے ہو - کیا تم اس بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہو
کہ تمہیں اس جرم کی باداش میں کیوں نہ قانون
کے مطابق سزا دیجائے -

فالڈر نفی میں سر ہلاتا ہے

جج—ولیم فالڈر - تم کو اپنے صفائی پیش کرنے کا پورا موقعہ
مل چکا ہے - جوری نے تمہیں تمکو جعل سازی کا مجر
قرار دیا ہے اور میری رائے میں یہ فیصلہ بالکل صحیح
ہے - (ذرا رک کر اور اپنے یادداشت کے پرچوں پر نظر
ڈال کر) تمہارے طرف سے یہ صفائی پیش کی گئی
ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت تم اپنے افعال کے ذمہ دار
نہ تھے - میرے خیال میں اس صفائی کا بلا شبہہ
یہی منشا ہے کہ اس طرح سے اُس ترغیب کی اصلی
نوعیت ظاہر ہو جائے جس کے ماتحت تم سے یہ
جرم سرزد ہوا ہے - مقدمے کے سماعت کے دوران
تمہارا وکیل در اصل تمہارے لئے رحم ہی کی
التجا کرتا رہا - تمہارے طرف سے جو عذر پیش کیا
گیا ہے اُس کے وجہ سے تمہارے وکیل کو ایسی

شہادتیں پیش کرنے کا موقعہ ملا جن کا رجحان
عدالت کے دل میں تمہارے طرف سے رحم کے جذبات
پیدا کرنا تھا - یہ دوسری بات ھے کہ ایسا کرنے میں
تمہارے وکیل حق بجانب تھے یا نہیں - مگر اُن کا یہ
مطالبہ ھے کہ تمہارے ساتھہ مجرموں کا سا برتاؤ نہ کیا
جائے بلکہ اخلاقی نقطہ خیال سے تم کو ایک مریض
کی حیثیت دیجائے - لیکن یہ عذر جس نے
بالاخر واقعنی ایک پُرجوش اپیل کی صورت
اختیار کر لی - درحقیقت عدالت کی نکتہ
چینی پر مبنی ھے - کیونکہ عملی حیثیت
سے وہ اسی کو جرم کی تکمیل و تصدیق کا ذمہ
دار قرار دیتے ھیں - بہر حال اس اپیل پر کسقدر
لحاظ کیا جائے - اس کے متعلق مجھے کئی امور پر
غور کرنا ھوگا - سب سے پہلے مجھے جرم کی سنگین
نوعیت کا لحاظ کرنا ھوگا - اس کے بعد مجھے یہ
دیکھنا ھوگا کہ تم نے کس ھوشیاری و پیشبندی
کے ساتھہ چک کے مثنے کے ھندسے تبدیل کئے - پھر
اس بات کا بھی خیال کرنا ضروری ھے کہ تم نے ایک

بیگناہ آدمی کو بڑے خطرے میں ڈال دیا تھا اور یہی میری رائے میں تمہارے مقدمے کا سب سے اهم پہلو ہے - آخر میں مجھے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیوں نہ تم کو ایسی عبرت انگیز سزا دیجائے جس سے آیندہ دوسروں کو تمہارے تقلید کی همت نہ پڑے - دوسرے جانب مجھے اس کا بھی خیال ہے کہ ابھی تم بالکل نو عمر ہو اور اب تک تمہارا چال چلن اچھا رہا ہے اور اگر تمہاری شہادت اور تمہارے گواہوں کے بیانات کو صحیح مانا جائے تو ارتکاب جرم کے وقت تمہارے جذبات کسیقدر هیجان میں تھے اور تمہارے دماغ پر ایک اضطراری کیفیت سی طاری ہو گئی تھی - میری دلی خواهش ہے کہ میں اپنا فرض—نہ صرف تمہارے ساتھہ بلکہ سوسایٹی کیساتھہ—ادا کرتے ہوئے حتی الوسع رعایت سے کام لوں - اب میں میں اُن امور کو بھی بیان کر دینا چاهتا ہوں جن کا میں تمہارے معاملے میں لحاظ رکھنا ضروری خیال کرتا ہوں - تم ایک مشیر قانون کے دفتر میں ملازم تھے - جس سے تمہارا جرم بہت سنگین ہو جاتا

ھے کیونکہ تمھارے لئے یہ کہنے کا بھی موقعہ نہیں ھے
کہ تم اس جرم کی اھمیت اور اُس کی سزا سے
ناواقف تھے - تمھارے طرف سے یہ کہا گیا ھے کہ
تم اپنے جذبات کے شکار ھوئے - عدالت میں تمھارے
اور اس عورت—مسز ھنیول—کے درمیان دوستانہ
تعلقات کا قصہ بھی بیان کیا گیا ھے—اور در حقیقت
اسی قصہ پر تمھاری صفائی کا دار مدار ھے—تمھارے
طرف سے رحم کی جو درخواست کیگئی ھے وہ بھی
اسی پر مبنی ھے - لیکن اس قصہ کی کیا نوعیت
ھے ؟ یہی کہ ایک نوجوان آدمی اور ایک ایسی
نوجوان عورت کے درمیان - جس کی شادی
مسرت بخش ثابت نہیں ھوئی - دوستانہ تعلقات
پیدا ھو گئے - جن کے بابت تم دونوں کا بیان ھے
کہ (میں نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کتنی
صداقت ھے)—بد اخلاقی کے حد تک نہیں پہونچے
تھے - لیکن جیسا کہ تم دونوں نے اعتراف کیا ھے کہ یہ
تعلقات عنقریب ھی اس حد تک بھی پہونچنے
والے تھے - تمھارے وکیل نے یہ کہکر کہ عورت ناگفتہ بہ

مصیبت میں گرفتار تھی تمہارے وکیل نے اس معاملہ
کے لیس تھوپ کرنے کی کوشش کی ھے مگر میں اس
کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا - لیکن
بلاشبہ وہ ایک شادی شدہ عورت ھے - اور یہ بات بالکل
صاف ھے کہ تم نے یہ جرم ایک خلاف اخلاق تجویز
کے تکمیل کی نیت سے کیا - اسلئے میں اپنی خواھش
کے باوجود بھی اپنے ضمیر کو کسی ایسی درخواست
رحم کی تائید کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا جو ایک
خلاف اخلاق جرم کے متعلق کی گئی ھو - واقعئی یہ
درخواست سر تاپا بیجا ھے - تمہارے وکیل نے یہ
دکھانے کی بھی کوشش کی ھے کہ تمہیں مزید قید کی
سزا دینا انصاف سے بعید ھوگا - لیکن میں اِن بلند
پروازیوں کا ساتھہ نہیں دے سکتا ھوں - قانون جیسا
کچھہ بھی ھے ھے- اسکی عظمت سب پر بالا ھے- در اصل
قانون اسی کی شاندار عمارت ھی میں ھم سب پناہ گزیں
ھیں - اس عظیم الشان تعمیر کا ھر پتھر ایک دوسرے
پر ٹھہرا ھوا ھے - میرا تعلق صرف اُس کے نظم و نسق
سے ھے - جرم جو تم سے سرزد ھوا ھے بہت سنگین ھے -

اور رعایت کرنے کے جو اختیارات مجھے حاصل ہیں
انہیں میں سوسایٹی کیساتھہ اپنے فرایض کا لحاظ رکھتے
ہوئے تمھارے حق میں استعمال نہیں کر سکتا - لہذا
تمھیں تین سال قید سخت کی سزا دیجاتی ھے -

فالڈر جو جج کے تقریر کے دوران میں اُس
کی طرف مستقل نظروں سے دیکھہ رہا تھا
اپنا سر اپنے سینہ پر جھکا لیتا ھے - اور
جیسے ہی کہ جیل کے سپاھی اُسے باھر
لیجاتے ھیں رتھہ چونک کر اپنی جگھہ سے
اُتھہ کھڑی ھوتی ھے - عدالت میں ایک
ھلچل سی مچ جاتی ھے -

جج—(اخباروں کے رپورٹروں سے مخاطب ھوکر) اخبار
نویس حضرات ! میرے رائے میں عورت گواہ کا نام
شائع نہ ھونا چاھئے -

(رپورٹران گردن تسلیم خم کرتے ھیں) -

جج—(رتھہ سے مخاطب ھو کر جو ٹکٹکی لگائے اُس طرف
دیکھہ رھی ھے جدھر فالڈر گیا ھے) تم سمجھیں !
تمھارا نام شایع نہ ھوگا -

کوکسن—(اس کا دامن کھینچکر) جج صاحب تم سے فرما رہے ہیں !

رتھہ گھوم کر غور سے جج کیطرف دیکھتی ہے اور پھر اپنا منھہ گھما لیتی ہے -

جج—پیشکار ! میں آج ذرا دیر تک بیٹھوں گا - دوسرا مقدمہ طلب کرو -

پیشکار عدالت—(ایک چپراسی سے) "جان بولے" کو آواز دو -

"جان بولے معہ گواہان حاضر ہے" کی آوازین سنائی دیتی ہیں -

پردہ گرتا ہے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

---:٭:---

جیل خانہ کا معمولی کمرہ ہے - جس میں دو بڑی سلاخ دار کھڑکیاں ہیں - یہ ایک میدان میں کھلتی ہیں جو قیدیوں کا ورزش گاہ ہے - اور جہاں کئی آدمی زرد کپڑے پہنے (جن پر تیر کے نشان بنے ہوئے ہیں) اور زرد ٹوپیاں لگائے ہوئے ایک قطار میں ایک دوسرے سے چار چار گز کے فاصلے پر صحن کے پختہ فرش پر بنی ہوئی ٹیڑھی ٹیڑھی سفید لکیروں پر تیزی سے چل رہے ہیں - دو چوکیدار (دو وارڈر ' نیلی وردیاں پہنے - اونچی ٹوپیاں لگائے اور تلواریں لٹکائے ہوئے اُن کے نگہبانی کے لئے تعینات ہیں - کمرے کی دیواروں پر معمولی سفیدی ہے - اُس میں ایک کتابوں کا خانہ رکھا ہے جس میں بہت سی سرکاری کتابیں اور رجسٹر رکھے ہیں - کھڑکیوں کے بیچ میں ایک خانہ دار الماری ہے - اور دیوار پر جیل خانہ کا نقشہ لٹک رہا ہے -

ایک لکھنے کی میز بھی رکھی ہے جس پر سرکاری کاغذات پڑے پڑے ہیں - آج کرسمس سے قبل والے دن کی شام ہے -

جیلر (داروغہ جیل)—متین صورت کا صاف ستھرا آدمی ہے - کی مونچھیں خوبصورت اور ترشی ہوئی ہیں - آنکھیں فلاسفروں کی طرح ہیں - بال جو کھچڑی ہو رہے ہیں کنپٹیوں سے پیچھے کی طرف گھومے ہوئے ہیں - وہ لکھنے والی میز کے پاس کھڑا ایک بھدے قسم کے آری کو دیکھ رہا ہے جو کسی دھات کے ٹکڑے سے بنائی گئی ہے - جس ہاتھ میں وہ یہ آری لئے ہوئے ہے وہ دستانے کے اندر چھپا ہوا ہے کیونکہ اُس کی دو انگلیاں غائب ہیں - اُس کے قریب ہی دو قدم کے فاصلے پر جیل خانہ کا نائب جیلر "ووڈر" کھڑا ہوا ہے - جو ایک دبلا پتلا فوجی صورت کا آدمی ہے - اسکی عمر ساٹھ سال ہوگی - مونچھیں سفید اور آنکھیں غمگین اور بندروں کی سی چھوٹی چھوٹی ہیں -

جیلر—(ہلکے پُر معنی تبسم کیساتھ) - یہ عجیب ماجرہ ہے - مسٹر ووڈر ! مگر تمہیں یہ ملی کہاں ؟

نائب جیلر—جناب اُس کے چٹائی کے نیچے - ادھر دو سال سے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا تھا -

جیلر—(تعجب سے) کیا اُس کے ذہن میں کوئی خاص تجویز تھی ؟

ووڈر—اُس نے اپنے کھڑکی کی ایک سلاخ کو (اپنے انگوٹھے اور انگلی کو چوتھائی انچھ کے فاصلے پر رکھکر بتلاتا ھے) اتنا ریت ڈالا ھے -

جیلر—میں آج ھی شام کو اُسے دیکھونگا - اُس کا نام کیا ھے ؟ مونی ؟ میں سمجھتا ھوں یہ کوئی پرانا خرّانٹ معلوم ھوتا ھے ؟ -

ووڈر—جی ھاں - چوتھی دفعہ کا سزا یافتہ ھے - لیکن ایسے پورانے کھلاڑی کو اب تک سمجھہ آجانا چاھئے تھی (ترحم آمیز حقارت سے) مجھہ سے تو یہی کہتا تھا کہ اپنا دل بہلا رھا تھا - مگر اِن لوگوں کا کیا اعتبار - کبھی آ دھمکے - کبھی نکل بھاگے - ھر وقت اسی فکر میں رھتے ھیں -

جیلر—اُس کے پاس والے قیدی کا کیا نام ھے ؟

ووڈر—او کلیری -

جیلر—وہی آئرلینڈ والا قیدی نہ ؟

ووڈر—جی ہاں - اس کے بعد نوجوان فالڈر ہے - وہی جس کا نام اول درجے کے قیدیوں میں درج ہے - اُس کے بعد بوڑھا کلیپٹن ہے -

جیلر—ہاں ہاں میں سمجھہ گیا - وہی نہ جو "فلاسفر" کہلاتا ہے - مجھے ذرا اُس کی آنکھوں کا حال دریافت کرنا -

ووڈر—یہ بھی - جناب ! کچھہ عجیب بات ہے کہ جب اُن میں سے کوئی ایک بھی بھاگنے کی کوشش کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کو پہلے ہی سے اس کی خبر ہے اور پھر سبھوں کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں - اِس وقت بھی سبھوں کو یہی دُھن سوار ہے -

جیلر—(کچھہ سوچ کر) یہ دُھن بھی عجیب ہے - (گھوم کر ورزش کرنے والے قیدیوں کو دیکھتا ہے) یہاں تو کافی سناٹا معلوم ہوتا ہے -

ووڈر—آج صبح وہ آئرلینڈ والا قیدی - اوکلیری - اپنے دروازے پیٹنے لگا - آپ جانیے ایسی ذرا ذرا سی باتوں پر

بھی لوگ بھنّنا اُتھتے ھیں- اور بعض اوقات تو یہ لوگ
بالکل بیزبان جانور ھی بن جاتے ھیں -

جیلر—میں نے دیکھا ھے کہ بادلوں کے گرجنے سے گھوڑوں
کی بھی یہی حالت ھو جاتی ھے - اور بعض اوقات
سواروں کے رسالے بھر میں یہی ھوا پھیل
جاتی ھے -

جیل خانہ کا پادري اندر آتا ھے - اُس کے بال سیاہ ھیں
اور صورت سے زھد و تقویٰ مترشح ھے پادریوں کا
لباس زیب بر ھے - چہرہ متین اور ھونت ملے
ھوئے ھیں - گفتگو کا انداز شائستہ ھے اور لہجہ
آھستہ ھے -

جیلر—(آری کو اُتھا کر دکھاتا ھے) آپ نے اُسے دیکھا ؟
مستر ملر ؟

پادری صاحب—بظاھر ایک مفید چیز ھے -

جیلر—جی ھاں ! یہ تو عجائب خانہ ھی میں رکھنے کے
لایق ھے آپ کی بھی یہی رائے ھے نہ ؟ (وہ خانہ دار
الماري کے پاس جاکر اُسے کھولتا ھے - اس میں کئی

عجیب قسم کی رسّیاں - کانٹے اور دھاتوں کے طرح طرح اوزار جن پر لیبل لگے ہوئے ہیں - رکھے نظر آتے ہیں) خیر شکریہ ! مسٹر ووڈر ! - اب اپ جا سکتے ہیں -

ووڈر—(سلام کرکے اور) شکریہ عرض ہے - جناب !

یہ کہکر وہ باہر چلا جاتا ہے

جیلر—پچھلے دو تین دنوں سے ان سب قیدیوں کی نہ معلوم کیا حالت ہو گئی ہے - ملر ؟ مجھے تو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ سبھی بھگ گئے ہیں -

پادری—مجھے تو کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی ؟

جیلر—اچھا - کل یہیں ماحضر تناول کیجئے گا ؟

پادری—کل تو کرسمس کا دن ہے ؟ بہت اچھا - شکریہ -

جیلر—مجھے تو قیدیوں کو بے چین و بیقرار دیکھکر سخت پریشانی ہوتی ہے - (آوی کو غور سے دیکھکر) اس بیچارے کو تو سزا دینی ہی پڑے گی - لیکن سچ تو یہ ہے کہ جو شخص یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے مجھے دل سے ناپسند نہیں ہوتا - (وہ آوی

کو اپنے جیب میں رکھہ لیتا ھے اور الماری کو بند
کر کے مقفل کر دیتا ھے) -

پادری—ان میں سے بعضوں کی عقل اور قوت ارادی تو
بالکل ھی اوندھی ھو جاتی ھے - اور جب تک یہ
درست نہ ھو جائیں کچھہ بھی نہیں ھو سکتا ھے -

جیلر—میرے خیال میں ان کی عقل درست بھی ھو جائے
تب بھی کچھہ نہیں ھو سکتا - زمین ھی سخت ھو
تو کیا ھوسکتا ھے ؟

ووڈر لوٹ کر پھر آتا ھے -

ووڈر—جناب ! ایک شخص آپ سے ملنا چاھتے ھیں
لیکن میں نے کہدیا ھے کہ یہ خلاف قاعدہ ھے -

جیلر—کس لئے ملنا چاھتے ھیں ؟

ووڈر—حکم ھو ٹال دوں ؟

جیلر—(گویا اپنے اوپر جبر کرکے) نہیں نہیں - مل لونگا -
بلا لو - آپ بیٹھے رھئے مسٹر - ملر !

ووڈر ایک آدمی کو جو باھر کھڑا ھوا ھے
اشارہ سے بلاتا ھے اور جیسے ھی وہ اندر آتا
ھے ووڈر خود باھر چلا جاتا ھے -

نووارد ملاقاتی کوکسن ھے - گھٹنوں تک لانبا دبیز اُور کوٹ پہنے ھاتھوں میں اُونی دستانے اور سر پر اونچی دیوار کی ٹوپی دئے ھوئے ھے) -

کوکسن—تکلیف دہی معاف فرمائیے گا - مجھے ایک نوجوان شخص کے متعلق جو آپ کے یہاں قید ھے کچھہ عرض کرنا ھے -

جیلر—یہاں تو بہت سے نوجوان قیدی ھیں - آپ کس کے بارے میں پوچھنا چاھتے ھیں ؟

کوکسن—فالڈر نام ھے - اور جعل سازی کے جرم میں قید ھے - (جیلر کو اپنا ملاقاتی کارڈ نکال کر دیتا ھے جسمیں اس کا نام و پتہ درج ھے) جیمس اینڈ والٹرھو کے دفتر سے آیا ھوں- مشہور قانونی مشیر ھیں- آپ نے بھی نام سنا ھوگا ؟

جیلر—(خفیف سی مسکراھٹ کے ساتھہ کارڈ لیکر) فرمائیے آپ کیا چاھتے ھیں ؟

کوکسن—(یکایک قیدیوں کو ورزش کرتے دیکھکر) خوب ! یہ تو عجیب نظارہ ھے -

جیلر—جی ہاں یہاں آ کر آپ کو اس کے دیکھنے کا بھی موقعہ مل گیا - آج کل میرے دفتر کی مرمت ہو رہی ہے - (اپنی میز کے پاس بیٹھکر) فرمائیے - کیا ارشاد ہے ؟

کوکسن—(کھڑکی کیطرف سے بمشکل اپنی آنکھیں ہٹا کر) مجھے آپ سے صرف ایک ہی بات عرض کرنا ہے - اسلئے میں دیر تک آپ کی سمع خراشی نہ کروں گا - (راز دارانہ انداز سے) درحقیقت مجھے یہاں آنے کا بذات خاص کوئی حق حاصل نہیں ہے لیکن - اُس کے ماں باپ موجود نہیں ہیں - صرف ایک بہن ہے جو اسکی وجہ سے بہت پریشان ہے - چنانچہ وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا شوہر مجھے اُس سے ملنے نہیں دیتا ہے - کہتا ہے کہ اُس نے خاندان میں داغ لگا دیا ہے - اس کی ایک اور بہن بھی ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج کل وہ بیمار ہے ورنہ وہی چلی آتی - بہر حال اُس نے مجھ سے یہاں آنے کے لئے کہا - اور مجھے بھی اس سے کچھ اُنس ہو گیا ہے کیونکہ دفتر میں وہ میرے

ھی ماتحتی میں کام کرتا تھا اور میں اور وہ ایک
ھی گرجا جایا کرتے تھے - بہر حال میں اِس کی
درخواست رد نہ کر سکا -

جیلر— افسوس ھے کہ اس کو کسی سے ملاقات کرنے کی
اجازت نہیں اور یہاں تو وہ صرف ایک ماہ کی قید
تنہائی کاتنے آیا ھے -

کوکسن— اتنا سمجھ لیجئے کہ میں نے اُسے اُسی وقت
دیکھا تھا - جب وہ عدالت میں اپنے مقدمے کے
پیشی کا منتظر حراست میں تھا - اُس وقت وہ بہت
ھی شکستہ خاطر معلوم ھوتا تھا -

جیلر—(خفیف شگفتگی کیساتھہ) مسٹر ملر - ذرا
گھنٹی تو بجا دیجئے - (کوکسن سے) غالباً آپ یہ
معلوم کرنا چاھیں گے کہ ڈاکٹر کی اس کے نسبت
کیا رائے ھے -

پادری—(گھنٹی بجا کر) جناب ! مجھے معلوم ھوتا ھے
کہ آپ کو جیل خانوں میں جانے کا بہت ھی کم
اتفاق ھوا ھے -

کوکسن—جی ہاں - خدا بچائے - بڑا درد ناک منظر ہے- اور
یہہ شخص تو ابھی بالکل ہی نو عمر ہے- میں نے اُس
سے صبر کرنے کی تلقین کی تو کہنے لگا کہ " بھلا صبر
کیسے ہوسکتا ہے - آپ ہی اگر دن بھر ایک تنگ و
تاریک کوٹھری میں بند کر دئے جائیں اور میری طرح
تنہائی میں خیالات کی اُدھیڑ بن میں پڑ جائیں تو
وقت کاٹنا پہاڑ ہو جائے - یہاں کا ایک دن باہر کے سال
بھر سے بھی زیادہ بڑا ہے - مجھہ سے تو مسٹر کوکسن !
صبر نہیں ہوتا حالانکہ میں چاہتا ہوں اور اس کی
کوشش بھی بہت کرتا ہوں مگر کیا کروں - طبیعت ہی
ایسی واقع نہیں ہوئی ہے " - اتنا کہکر اُس نے اپنے
ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا مگر میں دیکھہ رہا تھا کہ
اُس کی انگلیوں کے بیچ سے آنسو ٹپک رہے تھے - آپ
ہی خیال فرمائیے کیسا درد ناک نظارہ تھا !

پادری—غالباً آپ اُسی نوجوان قیدی کا ذکر کر رہے ہیں
جس کی آنکھیں کچھہ عجیب قسم کی ہیں -
جہاں تک میرا خیال ہے وہ انگلستان کے [۱] کلیسا کا
پیرو نہیں ہے -

---

[۱] عیسائی مذہب کے پیرو مختلف کلیساؤں میں منقسم ہیں -

کوکسن—جي نہیں -

پادری—ہاں - میرا بھي یہي خیال ہے -

جیلر—(ووڈر سے جو اس اثناء میں اندر آگیا ہے) ذرا جاکر ڈاکٹر صاحب سے کہدو کہ تکلیف کرکے ایک منٹ کے لئے یہاں چلے آئیں - (ووڈر سلام کرکے باہر چلا جاتا ہے) یہ تو بتلائے کہ اس کي شادی ہو چکی ہے یا نہیں ؟

کوکسن—شادی تو ابھی نہیں ہوئي - (راز دارانہ انداز سے) لیکن ایک عورت کي محبت میں مبتلا ہے - مگر یہ قصہ بہت درد ناک ہے !

پادری—جناب - عورت اور شراب - اگر یہ دو چیزیں دنیا میں نہ ہوتیں تو یہ جیل خانہ کب کا بند ہو چکا ہوتا -

کوکسن—(اپنی عینک کے اوپر سے پادری صاحب کي طرف دیکھکر) جی - ہاں - لیکن میں یہ واقعہ خاص طور پر آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا - کیونکہ اس کا دماغ اس کا شکار ہو رہا ہے -

جیلر—فرمائیے -

کوکسن—جناب سارا قصہ یہ ہے کہ اس عورت کا شوہر
بڑا تند مزاج اور کینہ پرور شخص ہے - اور یہ اُس سے
قطع تعلق کر چکی ہے بلکہ میرے نوجوان دوست
کیساتھہ بھاگ جانے کو بھی تیار تھی - یہ کوئی اچھی
بات نہ تھی لیکن خیر اسوقت میں اس پہلو کو نظر
انداز کرتا ہوں - بہر حال اس مقدمہ کے فیصلہ
کے بعد اس عورت کا یہ ارادہ ہوا کہ جب تک
وہ جیل خانہ سے واپس نہ آئے وہ اُس کے انتظار
میں تنہا رہ کر محنت و مزدوری سے اپنی بسر اوقات
کرے - اس بات سے اِس نوجوان کو اس وقت تو بڑی
تسکین ہوگئی - اور گو میں اُس سے ذاتی طور پر
واقف نہ تھا لیکن ایک هي مہینہ کے بعد وہ
میرے پاس آئی - اور کہنے لگي کہ " لڑکوں کا کیا
ذکر میری کمائي میرے هي لئے کافي نہیں هوتي اور
اسوقت میرا کوئي معین و مددگار نہیں ہے - میں
کسی سے ملتي جلتی بھی نہیں هوں کہ کہیں
میرے شوهر کو خبر نہ هو جائے " یہ بھی کہتی

تھي کہ " مین اِسي فکر میں گھلي جاتي ہوں" (اور واقعی اس عرصے میں وہ بہت دبلي ہو گئي ھے) " اور اب مجھے محتاج خانہ ھي جانا پڑیگا "- کیا عرض کروں کہ یہ سنکر مجھے کیسا رنج ہوا - بہر حال مین نے اُس کا یہی جواب دیا کہ نہیں اِس کي نوبت نہ آنے پائے گی- اور گو میں بھي عیال دار ھوں - اور مجھہ پر بیوی بچوں کا بار ھے- مگر جہاں تک ھو سکے گا تمھاری مدد کروں گا اور محتاج خانے نہ جانے دوں گا "- لیکن وہ یہی کہتی رھی کہ " در حقیقت مین آپ کو تکلیف دینا نہیں چاھتي - اِس سے تو یہي بہتر ہوگا کہ میں اپنے شوھر ھي کے پاس واپس چلی جاؤں " - مین جانتا ھوں کہ اِس کا شوھر بڑا بدقماش اور نشہ باز آدمي ھے - لیکن موجودہ حالات میں مین نے اُسے روکنا مناسب نہیں سمجھا -

پادری—بے شک یہي مناسب تھا -

کوکسن—آپ کا فرمانا بجا ھے - لیکن مجھے افسوس ہو رھا ھے - کیونکہ اِس نوجوان کو تین سال کي قید کاٹنا ھے - اور مین چاھتا ھوں کہ اِس

دوران میں ایسی کوئی بات نہ ہونے پائے جو اُسے
ناگوار ہو۔

پادری — (خفیف بے صبری کے لہجہ میں) لیکن مجھے
خوف ہے کہ قانون آپ کی رائے سے متفق نہیں ہے -

کوکسن — لیکن اِس وقت تو وہ قید تنہائی میں ہے
اور مجھے خوف ہے کہ اگر اُسے اِس کا کچھہ بھی حال
معلوم ہو گیا تو اسکے ہوش حواس جاتے رہیں گے -
اور جہانتک میرا خیال ہے یہ بات کسی کو پسند نہ
ہوئی - آخری بار جب میں نے اُسے دیکھا تھا تو اُس
کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں کسی کو روتے
ہوئے دیکھنا پسند نہیں کرتا -

پادری — لیکن شاذ و نادر ہی کوئی قیدی اتنا اثر لیتا ہے -

کوکسن — (اُس کی طرف دیکھر اور فوری مخالفت کے لہجے
میں) میں تو اپنے کتوں سے بھی ایسا برتاؤ جایز
نہ رکھوں -

پادری — ہاں !

کوکسن — جی ہاں - چاہے کوئی کتا مجھے بھنھوڑ ہی کیوں

نہ کھائے مگر میں کسی صورت سے بھی اُس کو ھفتوں
قید تنہائی میں رکھنا پسند نہ کروں گا -

پادری — لیکن مصیبت یہ ھے کہ مجرم لوگ کتوں کی طرح
انجان جانور نہیں ھوتے - اُنھیں نیک و بد سمجھنے
کی تمیز ھوتی ھے -

کوکسن — لیکن نیک و بد سمجھانے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ھے -

پادری — مجھے افسوس ھے کہ اِس معاملہ میں میری راے
آپ سے مختلف ھے -

کوکسن — کتّوں تک کی یہی خاصیت ھوتی ھے کہ اگر آپ
اُن کے ساتھہ مہربانی سے پیش آئیں تو وہ آپ کے لئے
اپنی جان تک دیدیں گے لیکن اگر آپ اُنھیں کسی
کوتھری میں تنہا بند کر دیں تو وہ اور بھی تند اور
وحشی ھو جائیں گے -

پادری — یقیناً آپ بھی یہی پسند کریں گے کہ جو لوگ
آپ سے زیادہ تجربہ کار ھیں وھی اِس بات کا فیصلہ
کریں کہ قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا طریقہ
اختیار کیا جائے -

کوکسن—(مستقل مزاجی کے لہجے میں) لیکن میں اِس نوجوان کی طبیعت سے بخوبی واقف ہوں - میں اُس کو سالہا سال سے دیکھتا رہا ہوں - یہ بڑا ذکی الحس واقع ہوا ہے اس میں تحمّل یا قوت برداشت نام کو بھی نہیں - اُس کا باپ تپ دق میں مرا تھا - مجھے اُس کی آیندہ زندگی کے متعلق بھی اندیشہ ہے اور اگر وہ اِسی طرح قید تنہائی میں رکھا گیا ' کہ بلی تک اُس کے پاس پھٹکنے نہ پائے' تو اُسے نقصان پہونچ جائیگا - ایک بار میں نے اُس سے پوچھا تھا کہ " کہو کیسے گذرتی ہے ؟ " وہ بولا کہ " مسٹر کوکسن ! میں آپ سے کچھہ بیان نہیں کر سکتا لیکن بعض اوقات جی چاہتا ہے کہ دیوار سے سر پھوڑلوں" - مجھے تو اِس کیطرف سے بڑی تشویش ہے -

(اِس گفتگو کے دوران میں ڈاکٹر صاحب آ جاتے ہیں- ایک میانہ قد - وجیہ آدمی ہیں - نگاہ تیز ہے - آکر کھڑکی کے سہارے کھڑے ہو جاتے ہیں)

جیلر—اِن صاحب کا خیال ہے کہ قیدی نمبر ۳۰۷ کے لئے قید تنہائی کا حکم بہت ہی ضرر رساں ہے -

یہ وہی دبلا پتلا نوجوان فالڈر ہے جو درجے خاص
میں رکھا گیا ہے - ڈاکٹر کلیمنٹس ! آپ کی اِس بارے
میں کیا رائے ہے ؟

ڈاکٹر—قید تنہائی کو وہ پسند تو نہیں کرتا ہے لیکن اس
سے اُس کو کوئی نقصان بھی نہیں ہو رہا ہے - اور
ایک ہی مہینے کی بات ہے -

کوکسن—لیکن یہاں آنے سے پہلے بھی وہ عرصے سے جیل
میں ہے -

ڈاکٹر—اگر کوئی خاص بات ہوتی تو ہم لوگوں کو ضرور
معلوم ہو جاتی - یہاں آنے کے بعد اُس کا وزن بھی
کم نہیں ہوا ہے -

کوکسن—میں تو اُس کی دماغی حالت کا ذکر کر رہا ہوں -

ڈاکٹر—اس وقت تک تو اُسکا دماغ بالکل صحیح ہے - یہ
ضرور ہے کہ وہ گھبرایا ہوا اور ملول خاطر رہتا ہے -
لیکن اِس کے سوا مجھے کوئی اور بات نہیں
معلوم ہوتی——میں اُسکی حالت غور سے دیکھتا
رہتا ہوں -

کوکسن—(اس جواب کو نظر انداز کرکے) آپ کی زبان سے یہ سنکر قدرے اطمینان ہوتا ھے -

پادری—(کسیقدر نرمی سے) بس - جناب ! یہی وقت ہوتا ھے جب ان لوگوں کی کچھہ اصلاح ہو سکتی ھے مگر یہ میں اپنے نقطۂ خیال سے عرض کر رھا ھوں -

کوکسن —(گھبرا کر اور جیلر کے طرف مخاطب ہوکر) میں ایسی کوئي بات نہیں کہنا چاھتا جو آپ کے خلاف مزاج ھو - لیکن یہ ضرور محسوس کر رھا ھوں کہ جو کچھہ ھو رھا ھے وہ ٹھیک نہیں ھے -

جیلر— میں آج ھی جاکر اُس سے ملونگا -

کوکسن—اس کے لئے میں آپ کا بہت شکر گذار ھوں - لیکن میرا خیال ھے کہ روز کے دیکھنے والوں کو کوئی فرق محسوس نہ ھوگا -

جیلر—(کسیقدر تیز مزاجی سے) اگر خرابی صحت کی کوئی علامت ظاھر ھوئی تو اُسکي مجھے فوراً اطلاع ملے گی - اس بات کا یہاں پر پورا انتظام ھے -

اتنا کہکر وہ کھڑا ہو جاتا ھے -

کوکسن—(اپنے ھی خیالات میں غرق) بیشک جب تک کوئی بات نظر نہ آئے اسکی فکر نہیں ہوتی - میں بھی یہی چاھتا ہوں کہ اس سے بے فکر ہو جاؤں اور اُسکا خیال میرے دماغ پر مسلط نہ رھے -

جیلر—جناب ! آپ کو ہم لوگوں پر بھروسہ رکھنا چاھئے -

کوکسن—(نرم ہوکر اور معذرت کے انداز سے) مجھے پہلے ھی یقین تھا کہ آپ میرا مطلب سمجھہ جائیں گے - میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں اور آجتک کبھی حکام کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا - (پادری صاحب کیطرف بھی مخاطب ہوکر) معاف کیجئے گا - میں ذاتیات کی بحث میں پڑنا نہیں چاھتا - آداب عرض ھے -

کوکسن چلا جاتا ھے جس کے بعد جیل خانہ کے یہ تینوں افسران ایک دوسرے کیطرف دیکھتے بھی نہیں - لیکن ہر ایک کے بشرے سے ایک خاص کیفیت نمایاں ھے -

پادري—یہ حضرت سمجھتے ہیں کہ جیل خانہ بھی کوئی شفا خانہ ہے -

کوکسن—(یکایک واپس آکر معذرت آمیز انداز سے) ایک ذرا سی بات اور عرض کرنا باقی رہ گئی ہے- یہ عورت— مگر شائد آپ اِس کو بھی فالدّر سے ملنے کی اجازت نہ دے سکیں——لیکن اِن دونوں کے لئے یہ اجازت ایک نعمت عظمیٰ ہوگی - وہ تو دن رات اُسی کے خیال میں محو رہتا ہوگا حالانکہ یہ اُس کی بیوی نہیں ہے - لیکن یہاں تو کسی بات کا اندیشہ نہیں ہوسکتا — اور ان دونوں کی حالت قابل رحم ہے - پھر کیا آپ ان کے ساتھہ کوئی خاص رعایت نہیں کر سکتے ؟

جیلر—(پریشان ہوکر) بندہ نواز - آپ کا خیال درست ہے - واقعي میں کسی کے ساتھہ کوئي خاص رعایت نہیں کر سکتا - جب تک وہ اپنے معمولی جیل خانہ میں واپس نہ چلا جائے گا اُسے کسی سے ملنے کی اجازت نہ ہوگی -

کوکسن—بہت اچھا (کسیقدر بیرخی سے) جیسی آپ
کی مرضي ھو - افسوس - میں نے آپ کو ناحق
تکلیف دی -

کوکسن پھر چلا جاتا ھے -

پادری—(اپنے شانے ھلاکر) بیچارہ سچ مچ سیدھا سادہ
آدمی ھے - آئیے ڈاکٹر صاحب دوپہر کا کھانا تو
کھا لیں —

وہ اور ڈاکٹر باتیں کرتے ھوئے باھر چلے جاتے ھیں -
جیلر ایک آہ سرد بھر کر میز کے پاس بیٹھہ کر لکھنے کے
لئے قلم اُٹھاتا ھے -
پردہ گرتا ھے -

دوسرا سین

جیل خانہ کی پہلي منزل کي غلام گردش کا ایک حصہ
جس کی دیواریں قد آدم اونچائي تک سبزی مائل رنگ سے پُتی هوئي هیں - اس کے بعد گہرے سبز رنگ کی دھاری ہے - جسکے اوپر سفید قلعی پُتی هوئی ہے - سیاہ رنگ کے پتھروں کا فرش ہے - سرے پر ایک بھاری سلاخ دار کھڑکی ہے جس سے چھن چھن کر روشنی آرهی ہے - چار کوتھریوں کے دروازے نظر آرہے هیں هر کوتھری کے دروازے میں آدمی کی آنکھہ کی سطح پر ایک گول سوراخ بنا هوا ہے جس میں ایک چھوتا سا گول شیشہ لگا ہے - اُس کو اوپر اُتھا دینے سے کوتھری کا اندرونی منظر دکھائی دینے لگتا ہے - هر کوتھری کے دروازے کے قریب دیوار پر ایک چھوتی سی مربع تختی لتکی هوئی ہے جس پر قیدی کا نام - نمبر اور مختصر کیفیت درج ہے -

اوپر دوسری اور تیسری منزل کی غلام گردشون کے جنگلے نظر آرہے هیں -

اِن کوتھریوں میں سے ایک سے جیل کا مدرس جو داڑھی رکھائے هوے ہے وردی پہنے - اوپر سے گرد پوش باندھے اور کنجیاں لتکائے هوئے باهر آرها ہے -

مدرس—(دروازے کے سوراخ سے اندر کیطرف رخ کرکے
کہتا ھے) جب یہ ختم ھو جائے گا تو میں تمہارے
لئے دوسرا لے آؤں گا -

اوکلیری—(جو آنکھوں سے اوجھل ھے - آئرش لہجہ میں)
جی ھاں - اِس میں کیا شک ھے -

مدرس—(گفتگو کو بے تکلفانہ لہجے میں جاری رکھتے ھوئے)
ھاں میں جانتا ھوں تمہیں بیکار رھنا پسند نہیں ھے
اور جو کام بھی تمکو دیا جائے گا خوشی سے کرو گے -

اوکلیری—جی ھاں سچی بات تو یہی ھے -

ایک کوٹھری کے دروازے بند ھونے اور مقفل کئے جانے کی
آواز سنائی دیتی ھے - اور کسی آنے والے کے قدموں کی آھٹ
آرھی ھے -

مدرس—(تیز اور بدلی ھوئی آواز سے) دیکھو کون آرھا ھے -

وہ کوٹھری کا دروازہ بند کر دیتا ھے اور سپاھیانہ انداز سے
مودبانہ کھڑا ھو جاتا ھے - جیلر غلام گردش سے ٹہلتے
ھوئے آرھاہے اور ووڈر بھی اُس کے ھمراہ ھے -

جیلر—کہو کوئی نئی بات ؟

مدرس — (سلام کرکے اور ایک کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے)
حضور ۳۰۷ نمبر قیدی اپنے کام میں بہت پچھڑ گیا
ہے - آج اس کے نمبر کاٹنا پڑیں گے -

جیلر سر ہلاتا ہے اور آخر والی کوٹھری تک گذرتا چلا جاتا
ہے - مدرس بھی باہر چلا جاتا ہے -

جیلر — کیوں اِسی نے آری بنائي ہے نہ ؟

جیسے ہی وولڈر کوٹھري کا دروازہ کھولتا ہے جیلر اپنی جیب
سے آري نکال لیتا ہے - قیدی مونی ٹوپی پہنے ہوئے اپنی کوٹھری
کا دروازہ روکے بستر پر لیٹا ہوا نظر آتا ہے - جیلر کو دیکھتے
ہی چونک پڑتا ہے - اور کوٹھري کے عین وسط میں کھڑا ہو
جاتا ہے - چھپن برس کا دبلا پتلا آدمی ہے - ھڈیوں پر گوشت
کا نام و نشان تک نہیں ہے - چمگادڑوں کے سے ابھرے ہوئے کان
اور بھیانک کرنجی آنکھیں ہیں -

وولڈر — دیکھو جیلر صاحب آئے ہیں ! ٹوپی اتارو (مونی
تعظیماً ٹوپی اتار لیتا ہے) اور باہر چلے آؤ -

مونی دروازے کے پاس آجاتا ہے -

جیلر—(انگلیوں کے اشارے سے اُسے غلام گردش میں بلاکر
آری دکھاتا ھے - اسوقت اُسکا انداز ایسا ھے جیسے
کوئی فوجی افسر کسی معمولی سپاھی سے باتیں
کرتا ھو) کہو جی ! اسکے بابت کیا کہتے ھو ؟
(مونی خاموش ھے) کہو ! جو کچھہ کہنا ھو ،کہتے
کیوں نہیں ھو ؟

مونی—اسی طریقے سے وقت کاٹتا تھا -

جیلر – (کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے) کیا تمہارے لئے یہ سزا
کافی نہیں ھے ؟

مونی—کیا کروں جی نہیں لگتا -

جیلر—(آری کو تھپ تھپاتے ھوئے) وقت کاٹنے کا اس سے
بہتر طریقہ سوچنا چاھئے -

مونی—(کسیقدر کُڑھہ کر) کیا سوچوں ؟ بہتر طریقہ
ھو ھی کیا سکتا ھے ؟ جب تک میعاد پوری نہ
ھو ھاتھوں کے لئے کچھہ نہ کچھہ شغل تو چاھئے -
اس عمر پر پہونچ کر اب مجھے کسی اور بات سے
فائدہ ھی کیا پہونچ سکتا ھے ؟ (اس کی گفتگو

کا لہجہ رفتہ رفتہ مہذب ہوتا جاتا ھے) حضور
کو معلوم ھی ھے کہ میعاد پوری ہونے کے سال دو سال
بعد مجھے پھر یہیں آنا ھے - رھائی کے بعد میں
اپنے تئیں ذلیل نہیں کرنا چاھتا - جیسے آپ
کو اس پر فخر ہوتا ھے کہ جیل خانہ کا سب انتظام
باقاعدہ ھے - ویسے ھی مجھے بھی اپنی وضعداری
کا خیال ھے - (یہ دیکھکر کہ جیلر اس کی
باتیں دلچسپی سے سن رھا ھے وہ آری کیطرف اشارہ
کرکے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتا ھے) میرے لئے اس
قسم کا کوئی نہ کوئی کام ضروری ھے - اور اس سے
کوئی نقصان بھی نہیں ھے ! اس آری کے بنانے
میں مجھے پانچ ھفتے لگے ھیں - اور یہ بنی بھی
خوب ھے - اب آپ اس کی پاداش میں قید
تنہائی کی سزا دیں گے یا شائد ایک ھفتہ
تک صرف روکھی روٹی اور پانی ملنے کا حکم
دیں - مگر اس میں آپ بھی بے بس ھیں - اور
میں اُس سے بخوبی واقف ھوں - کیونکہ میں آپ کی
نگاہ سے بھی اس معاملے کو دیکھ سکتا ھوں -

جیلر—میری بات سنو - مونی ! اگر میں اب کی دفعہ
معاف کردوں تو پھر ایسی حرکت تو نہ کروگے ؟
خوب سوچ لو - (وہ کوٹھری میں جاکر اس کے دوسرے
سرے تک چلا جاتا ھے - پھر اسٹول پر چڑھکر کھڑکی
کی سلاخوں کو آزماتا ھے) -

جیلر—(واپس آکر) بولو - کیا کہتے ہو ؟

مونی—(جو اب تک سوچ رھا تھا) ابھی مجھے یہاں چھہ
ھفتے اور قید تنہائی میں رھنا ھے - بھلا یہ کیسے
ہو سکتا ھے کہ اس اثناء میں کسی بات کا خیال
ھی دل میں نہ آئے - آخر دلچسپی کا بھی کوئی
سامان ہونا چاھئے - آپ کی تجویز حوصلہ افزا ھے -
لیکن میں اس بارے میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا
اور آپ جیسے شریف‌النفس افسر کو دھوکا دینا
بھی مناسب نہیں - (اپنے کوٹھری کیطرف اشارہ
کرکے) اگر چار گھنٹے اور ٹھیرکر کام کر لیتا تو مطلب
ھی پورا ھو گیا ھوتا -

جیلر—ھاں، یہ ٹھیک ھے لیکن نتیجہ کیا ھوتا ؟ پکڑے
جاتے اور پھر یہیں لائے جاتے - سزا ھوتی - پانچ ھفتوں

کی سخت محنت سے تم نے اسے بنایا - لیکن صلہ
کیا ملیگا ؟ مزید قید تنہائی ! کوتھری کی کھڑکی
میں نئی سلاخیں لگ جائیں گی پھر اس سے کیا
فائدہ ہوگا - مونی ؟

مونی—(کسقدر جھنجھلاکر) جی ہاں ! میں تو کچھ نہ
کچھ فائدہ سمجھتا ہوں -

جیلر—(اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر) خیر - اب اس
کو جانے دو - دو دن تک کال کوتھری اور صرف
روکھی روٹیاں اور پانی

مونی—بہت خوب ! شکریہ -

وہ جانور کی طرح جلدی سے گھوم کر جھکے سے اپنے کوتھری
میں داخل ہو جاتا ھے -

جیلر اُسے دیکھتا رہتا ھے اور جیسے ھی ووڈر کوتھری کادروازہ
بند کرکے اُس کو مقفل کرتا ھے اپنا سر ہلانے لگتا ھے -

جیلر— کلنتن کی کوتھری کھولو -

ووڈر کلنتن کی کوتھری کا دروازہ کھولتا ھے - کلنتن دروازے
کے پاس ایک استول پر بیٹھا پاجامہ سی رہا ھے - وہ ایک

پستہ قد - موٹا اور سن رسیدہ آدمی ہے - سر کے بال منڈے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں - چھوٹی چھوٹی سیاہ اور بُجھی ہوئی آنکھوں پر دھوئیں کے رنگ کی عینک لگی ہوئی ہے - جیلر کو دیکھکر وہ چپ چاپ دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور آنے والے افسروں کو غور سے دیکھنے لگتا ہے -

جیلر—(اشارہ سے بلا کر) کلپٹن ! ذرا ایک مدت کے لئے یہاں آؤ -

کلپٹن ہاتھہ میں سوئی تاگا لئے ایک طرح کی وحشت آمیز خاموشی کیساتھہ کوٹھری سے نکل کر غلام گردش میں آجاتا ہے - جیلر ووڈر کو اشارہ کرتا ہے اور وہ کوٹھری میں جاکر اُس کا بغور معاینہ کرتا ہے -

جیلر—تمھاری آنکھیں اب کیسی ہیں ؟

کلپٹن—کوئی خاص شکایت نہیں - لیکن یہاں سورج کے درشن نہیں ہوتے - (وہ اپنی گردن کو ذرا بڑھا کر چپکے سے آگے بڑھتا ہے) جیلر صاحب - آپ پوچھتے ہیں تو مجھے ایک بات عرض کرنا ہے - براہ کرم آپ پاس والی کوٹھری کے قیدی سے کہدیں کہ اتنا شور نہ مچایا کرے -

جیلر — کیا بات ہے کلپٹن ؟ میں کسی کی شکایت نہیں
سننا چاہتا -

کلپٹن — مجھے سونے ہی نہیں دیتا - معلوم نہیں کون
آدمی ہے ؟ (حقارت سے) شائد کوئی اول درجے
کا قیدی ہوگا مگر اُسے یہاں ہم لوگوں کیساتھ نہ
رہنا چاہئے -

جیلر — (آہستہ سے) بہت اچھا - کلپٹن ! جوں ہی
کوئی کوٹھری خالی ہوگی میں اُسے یہاں سے ہٹا
دوں گا -

کلپٹن - صبح تڑکے ہی سے وہ جنگلی جانور کیطرح کوٹھری
میں دوڑ لگاتا ہے - میں شور و غل کا عادی نہیں ہوں
اس لئے مجھے نیند ہی نہیں آتی مگر یہاں شام
سے یہی کیفیت رہتی ہے - آپ پوچھتے ہیں - تو
کہتا ہوں کہ یہاں نیند کی جو آسایش میسر ہو
سکتی ہے - وہ بھی مجھے نصیب نہیں حالانکہ جی
بھر سونے کا حق تو حاصل ہی ہے -

ووڈر کوٹھری سے باہر آتا ہے - کلپٹن کی طبیعت پست ہو

جاتی ھے اور وہ چپ چاپ فوراً اپنی کوتھری کے
اندر چلا جاتا ھے -

ووڈر—سب تھیک ھے - جناب !

جیلر سر ھلاتا ھے اور کوتھری کا دروازہ بند کرکے مقفل کر دیا
جاتا ھے —

جیلر—آج صبح کون شخص اپنا دروازہ پیٹ رھا تھا ؟

ووڈر—(اوکلیری کی کوتھری کیطرف جا کر) - یہ ھے
حضور - اوکلیری -

شیشہ کا جو گول تکڑا کوتھری کے دروازہ میں لگا ھوا ھے اُسکو
اُتھا کر سوراخ سے اندر جھانکتا ھے -

جیلر—دروازہ کھولو -

ووڈر دروازہ کھول دیتا ھے - اوکلیری (جو دروازہ کے پاس ایک چھوتی سی میز پر اسطرح بیتھا ھوا ھے گویا ساری باتیں سن رھا ھے) چونک پڑتا ھے - اور دروازہ کے قریب ھی قاعدہ سے کھڑا ھو جاتا ھے - وہ ایک ادھیڑ آدمی ھے - چوڑا چکلا چھرہ ھے - پتلا سا چوڑا ملھہ ھے - گال کی ھڈیوں کے نیچے چھوتے چھوتے گڈھے پڑ گئے ھیں -

جیلر— اوکلیری یہ کیا مذاق کرتے رہتے ہو ؟

اوکلیری— حضور ! مذاق کیسا - یہاں تو برسوں سے مذاق کی صورت بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوئی -

جیلر— تم اپنا دروازہ پیٹتے رہتے ہو ؟

اوکلیری— آہ ! کیا آپ اسی کا ذکر فرما رہے تھے ؟

جیلر— یہ تو عورتوں کی سی حرکت ہے -

اوکلیری— جی ہاں - دو مہینہ سے میری حالت کچھ ایسی ہی ہوگئی ہے -

جیلر— کوئی خاص شکایت ہے ؟

اوکلیری— جی نہیں -

جیلر— تم تو پُرانے آدمی ہو - تمہیں سمجھداری سے کام لینا چاہئے -

اوکلیری— جی ہاں - میں سب تماشے دیکھ چکا ہوں -

جیلر— تمہارے پاس والی کوٹھری میں ایک نوجوان قیدی ہے - تمہاری وجہ سے اُسکی نیند حرام رہتی ہے -

اوکلیری— حضور مجھ پر کچھ سنک سی سوار ہوگئی تھی - مزاج کی ہمیشہ ایک ہی سی کیفیت تو رہتی نہیں

جیلر—تمہارا کام تو ٹھیک ہے نہ ؟

اوکلیری—(جہاز کی چٹائی اُٹھا کر جسے وہ بنا رہا ہے) اے حضور اس کو تو میں آنکھہ بند کرکے بھی تیار کر سکتا ہوں - یہ کمبخت کام ہی کیا ہے ؟ اس میں تو ذرا سی بھی عقل درکار نہیں ہے - ایک چوہے کا دماغ رکھنے والا آدمی بھی اسکو بنا سکتا ہے (منھہ بنا کر) مجھے سب سے زیادہ جو بات کَھلتی ہے وہ یہاں کا سنّاٹا ہے - تھوڑا سا بھی شور و غل ہو تو مجھے اُس سے کچھہ نہ کچھہ تسکین ہو جاتی ہے -

جیلر—یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اگر باہر کسی کار خانے میں کام کرتے ہوتے تو بات کرنے کی بھی مہلت نہ ملتی -

اوکلیری—(پُر معنی انداز سے) جی ہاں منھہ سے تو بات کرنے کا موقع نہ ملتا -

جیلر—پھر کیا کرتے ؟

اوکلیری—بڑی بڑی باتیں ہوتی رہتیں -

جیلر—(مسکرا کر) خیر اب دروازے سے بات چیت نہ کیجئے گا -

اوکلیری--بہت خوب ! اب آپ اسکی شکایت نہ سنیں گے -

جیلر—(گھوم کر) اچھا - سلام -

اوکلیری—آداب عرض حضور -

وہ اپنی کوتھری میں دوسری طرف چلا جاتا ھے اور جیلر دروازہ بند کر دیتا ھے -

جیلر—(اسکے چال چلن کی تختی دیکھکر) مجھے تو اس بد نصیب بیچارے سے خواہمخواہ همدردی ھے -

ووڈر—حضور ! بڑا بھلا مانس ھے -

جیلر—(غلام گردش کے تلے اشارہ کر کے) مسٹر ووڈر ذرا ڈاکٹر صاحب کو یہاں بلا لاؤ -

ووڈر سلام کرکے چلا جاتا ھے - جیلر فالڈر کی کوتھری کے دروازے تک جاکر اپنا ھاتھہ جسکی سب اُنگلیاں سلامت ھیں دروازے کا سوراخ کھولنے کیلئے اتھاتا ھے لیکن کھولتا نہیں ھے بلکہ سر ھلاکر ھاتھہ نیچے گرا دیتا ھے - پھر چال چلن کی تختی کا بغور معائینہ کر کے کوتھري کا دروازہ کھولتا ھے - فالڈر جو دروازے سے لگا ھوا کھڑا ھے چونک کر سامنے لڑھک جاتا ھے اور ھانپنے لگتا ھے -

جیلر—(باھر آنے کا اشارہ کر کے) فالڈر یہ تو بتاؤ ؟
کہ تم ابھی تک اپنی طبیعت کو سنبھال کیوں
نہیں سکے ؟

فالڈر—(ھانپتا ہوا) جی ھاں -

جیلر—شائد تم میرا مطلب نہیں سمجھے ؟ میں کہتا
ھوں کہ پتھر کی دیوار سے سر ٹکرانے سے کیا فائدہ
حاصل ھوگا -

فالڈر—جی ھاں - کوئی فائدہ نہ ھوگا -

جیلر—پھر کیا کہتے ھو ؟

فالڈر—جناب ! میں کوشش کرونگا -

جیلر—کیا تمہیں نیند نہیں آتی ؟

فالڈر—جی - بہت کم - دو بجے رات سے علی‌الصباح تک
بڑی مصیبت کا سامنا رھتا ھے -

جیلر—یہ کیوں ؟

فالڈر—(اسکے ھونٹ ایک طرح کی مسکراھٹ سے ذرا پھیل
جاتے ھیں) میں کچھہ عرض نہیں کر سکتا - لیکن
شروع سے میری طبیعت بہت کمزور واقع ھوئی ھے

(اسکی آواز یکا یک ذرا بلند ہو جاتی ہے)
اسوقت یہاں کی ہر چیز ایک بلاے عظیم معلوم ہونے لگتی ہے - اور ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب زندگی بھر یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا -

جیلر—کیا بے عقلی کی باتیں کرتے ہو - ذرا اپنی طبیعت سنبھالو -

فالڈر—(کسی قدر ضد اور فوری ناراضگی سے) جی ہاں - سنبھالنا ہی پڑے گا -

جیلر—ذرا یہ بھی تو سوچو کہ آخر اور لوگ بھی تمھارے ساتھی ہی ہیں -

فالڈر—جی ہاں وہ اس زندگی کے عادی ہو گئے ہیں ؟

جیلر—لیکن جس مصیبت میں تم آجکل گرفتار ہو پہلی دفعہ تو سبھی کو اس سے سامنا ہوا ہوگا -

فالڈر—جناب - مجھے بھی امید ہے کہ کچھہ دنوں میں انھیں کی طرح ہو جاؤنگا -

جیلر—(کسیقدر لاجواب ہو کر) اچھا - ٹھیک ہے - لیکن یہ تمھیں پر منحصر ہے - اور میری بات مانو

تو اپنا دماغ درست رکھو - اور بھلے آدمیوں کیطرح
رھو - ابھی تمھاری عمر ھی کیا ھے - ؟ جوان ھو - اور
آدمی جیسا چاھے اپنے تئیں بنا لے -

فالڈر—(حسرت بھرے لہجے میں) جی ھاں - ایسا
ھی ھے -

جیلر—اپنے دل کو قابو میں رکھو - کوئی کتاب
پڑھو گے ؟

فالڈر—آجکل معمولی الفاظ بھی سمجھہ میں نہیں آتے
(اپنا سر نیچے جھکا کر) میں جانتا ھوں کہ اس
میں کچھہ فائدہ نہیں - لیکن ھر وقت اسی سوچ
میں رھتا ھوں کہ باھر کیا ھو رھا ھے -

جیلر—کیوں - کیا کسی نجی معاملے میں کوئی خاص
تردد ھے ؟

فالڈر—جی ھاں ؟

جیلر—لیکن نہیں اسکا بالکل خیال نہ کرنا چاھئے -

فالڈر—(پیچھے سے اپنی کوٹھری کیطرف دیکھکر) یہ
کیسے ممکن ھے - جناب ؟

ووڈر اور ڈاکٹر پاس آتے ھیں اور فالڈر یکا یک بے حس
و حرکت ھو جاتا ھے - جیلر اُسے کوٹھری میں جانے کا
اشارہ کرتا ھے -

فالڈر —(عجلت سے مگر دھیمی آواز میں) میرا دماغ
بالکل صحیح ھے - جناب !

وہ اپنی کوٹھری میں واپس جاتا ھے -

جیلر —(ڈاکٹر سے) کلیمنٹس - ذرا اندر جا کر اسکا
معائینہ تو کرو -

ڈاکٹر — فالڈر کی کوٹھری میں جاتا ھے - جیلر پیچھے سے
کواڑوں کو دھکا دیکر قریب بند کر دیتا ھے - اور خود
کھڑکی کیطرف چلا جاتا ھے -

ووڈر (جو اسکے پیچھے چل رھا ھے) مجھے افسوس ھے کہ
حضور کو ناحق تکلیف ھو رھی ھے - لیکن سب
لوگ مجموعی حیثیت سے اطمینان و سکون کی
حالت میں ھیں -

(جیلر — تیزی سے) تمھارا یہ خیال ھے ؟

ووڈر جی حضور — مگر میری رائے میں اسوقت کا سکون
کرسمس کی بدولت ھے -

جیلر—(اپنے آپ سے) خوب - یہ بھی عجیب بات ہے !

ووڈر—کیا ارشاد ہوا - حضور ؟

جیلر—یہی کہ تم اس کو کرسمس کا اثر سمجھتے ہو !

وہ گھوم کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے - ووڈر اُس کی طرف ملال آمیز تردد کے ساتھہ دیکھتا ہے -

ووڈر—(یکایک کچھہ خیال کرکے) کیا حضور کی رائے میں اس موقعہ پر ہم لوگوں کا انتظام ٹھیک نہیں ہے - حکم ہو تو کچھہ پھول پتیاں اور منگا لی جائیں -

جیلر—نہیں مسٹر ووڈر - اس کی کوئی ضرورت نہیں -

ووڈر—بہت خوب ! حضور - جیسا حکم ہو !

ڈاکٹر - فالڈر کی کوٹھری سے باہر نکل آتا ہے - اور جیلر سے اشارہ سے بلاتا ہے -

جیلر—کہو کیا حال ہے ؟

ڈاکٹر—میری سمجھہ میں تو کوئی بات نہیں ہے - لیکن اس کی طبیعت ذرا نازک واقع ہوئی ہے -

جیلر—اگر کوئی خاص بات رپورٹ کرنے کے قابل ہو تو صاف صاف بتلا دیجئے -

ڈاکٹر—در اصل میری رائے میں قید تنہائی سے اُسے کوئی
فائدہ نہیں ہو رہا ہے - لیکن یہی بات اور بھی
بہت سے قیدیوں کی نسبت کہی جا سکتی ہے - اور
اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ان لوگوں
کو قید خانے کے بجائے مختلف کارخانوں میں بھیجکر
ان سے کوئی مفید کام لیا جائے تو بہت بہتر ہو -

جیلر—آپ کی رائے میں دوسروں کے لئے بھی یہی سفارش
ہونا چاہئے ؟

ڈاکٹر—کم سے کم ایک درجن قیدی تو ضرور اس کے
مستحق ہیں - اور اس کو تو ہر وقت یہی خیال
پریشان کئے رہتا ہے - اس کے علاوہ بظاہر اسے اور
کوئی شکایت نہیں ہے - اسی شخص کو (اوکلیری
کی کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے) دیکھئے - اس کو
بھی بطور خود اتنا ہی صدمہ ہے - لیکن اگر ایک
بار بھی بدیہی واقعات کو نظر انداز کر دیا جائے
تو پھر کوئی صحیح رائے قایم ہی نہیں کی
جا سکتی - اور جناب ! ایمان کی بات تو یہ
ہے کہ مجھے اس کے ساتھہ امتیازی برتاؤ کی

کوئی وجہ نظر نہیں آتی - نہ اسکا وزن کم ہوا ہے -
نہ آنکھوں میں کوئی شکایت ہے - نبض کی حالت
بھی اچھی ہے - بات چیت بھی ٹھیک کرتا ہے -
اور اب اُسے ایک ہی ہفتہ اور یہاں رہنا ہے !

جیلر—بہر حال آپ کی رائے میں اسے مراق یا مالیخولیا
کی شکایت تو نہیں ہے -

ڈاکٹر—(سر ہلا کر) آپ جیسی رپورٹ فرمائیں لکھ دوں -
لیکن انصاف کے رو سے مجھے اوروں کے لئے بھی ویسی
ہی رپورٹ دینا چاہئے -

جیلر—میں سمجھا (فالڈر کی کوٹھری کیطرف دیکھکر) تو
پھر اس بیچارے کو ابھی کچھ دنوں تک یہیں
رہنا پڑیگا -

یہ کہتا ہوا وہ بےتوجہی کے ساتھ ووڈر کیطرف دیکھتا ہے -

ووڈر—کیا حکم ہے حضور ؟

جیلر جواب دینے کے بجائے اس کی طرف گھورتا ہے -
پھر گھوم کر چلا جاتا ہے - تھوڑی دیر میں کسی دھات کے
پٹخنے کی آواز آتی ہے -

جیلر—(رک کر) یہ کیا ہے - مسٹر ووڈر ؟

ووڈر — حضور وہ ابھی دروازہ کے کواڑ پیٹ رہا ہے۔ میرا خیال
بھی تھا کہ ابھی یہ ایسی حرکتیں اور کریگا -

وہ تیزی سے جیلر کو پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے -

جیلر آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چلا جاتا ہے -

(پردہ گرتا ہے)

———

تیسرا سین

فالڈر کی کوٹھری- نو فٹ لمبی سات فٹ چوڑی اور نو فٹ اُونچی - چونہ سے پتی ہوئی ہے لداؤ کی گول چھت ہے - چمکیلی سیاہ اینٹوں کا فرش ہے - آخری دیوار کے وسط میں اُونچائی پر ایک سلاخ دار کھڑکی معہ روشندان ہے - مقابل کی دیوار کے بیچوں بیچ ایک تنگ دروازہ ہے- ایک کونہ میں لپیٹا ہوا بستر رکھا ہے - جس میں دو کمبل - دو چادریں اور ایک رضائی ہے- اُن کے اوپر ایک چوتھائی دائرہ نما لکڑی کا تختہ ہے - جسپر انجیل اور کئی چھوٹی چھوٹی مذہبی کتابیں مخروطی شکل میں ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں - ایک سیاہ بالوں والا برش - دانتوں کا برش اور ذرا سی صابن کی ٹکیہ بھی رکھی ہوئی ہے -

دوسرے گوشے میں چارپائی کا چوبی چوکٹھا ہے جو لمبا کھڑا کر دیا گیا ہے- کھڑکی کے نیچے ایک تنگ اور چھوٹا ہوادان ہے- ایسا ہی ہوادان دروازہ کے اوپر بھی ہے- فالڈر کا کام (ایک قمیض جسمیں وہ کاج بنا رہا ہے) دیوار میں ایک کیل پر لٹک رہا ہے

اس کے نیچے لکڑی کی ایک چھوٹی سی میز رکھی ہے - جس پر " لارنا ڈون " نامی ناول کھلا ہوا رکھا ہے -

دروازہ کے قریب نیچے کیطرف ایک گوشے میں ایک فٹ مربع موٹا شیشہ لگا ہوا ہے جو دیوار میں گھس کے سوراخ کو ڈھکے ہوئے ہے - اس کے پاس ایک لکڑی کی تپائی بڑی ہے جس کے نیچے ایک جوڑہ جوتے کا رکھا ہے - کھڑکی کے نیچے چمکتے ہوئے تین کے تین ڈبے رکھے ہیں - شام ہو رہی ہے- فالٹر موزے پہنے ہوئے دروازہ کی طرف سر جھکائے بے حس و حرکت خاموش کھڑا ہے- معلوم ہوتا ہے کہ وہ غور سے کچھ سن رہا ہے - وہ دروازہ کی طرف کھسکتا جاتا ہے مگر موزہ کیوجہ سے پاؤں کی آہٹ سنائی نہیں دیتی - آخر وہ دروازہ پر پہونچکر ٹھہر جاتا ہے - اور جو باتیں باہر ہو رہی ہیں اُن کے سننے کے لئے بیقرار نظر آتا ہے- تھوڑي ہی دیر بعد اچانک وہ چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے - گویا اسے کوئی خاص آواز سنائی دی - اس کے بعد وہ پھر خاموش و ہُم سم ہو جاتا ہے - لیکن تھوڑي ہی دیر بعد ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے کام کی طرف جاتا ہے اور سر جھکائے اس کے طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے - دو ایک ٹانکے لگاتا ہے مگر اس انداز سے جیسے کوئی رنج و غم میں ڈوبا ہوا

ہو اور ہر تانکا اُسے ہوش میں لا رہا ہو - اس کے بعد وہ دفعتاً گھوم کر سر ہلاتا ہوا کوٹھری میں اس طرح ٹہلنے لگتا ہے - جیسے کوئی جانور اپنے کٹھرے میں ٹہلتا ہے - پھر دروازہ کے پاس جا کر ٹھہر جاتا ہے اور کان لگا کر سننے لگتا ہے - اور دروازہ پر دونوں ہتھیلیاں رکھ کر سلاخوں پر اپنی پیشانی جھکا دیتا ہے - ذرا سی دیر بعد وہ پھر بہت آہستگی سے کھڑکی کی طرف جاتا ہے اور دیواروں پر چاروں طرف جو رنگ پتا ہوا ہے اُس کی بالائی لکیر پر اُنگلی پھیرتا ہوا کھڑکی کے نیچے رک جاتا ہے اور ایک ڈبہ کا ڈھکّن کھول کر اُس میں دیکھنے لگتا ہے - گویا تنہائی سے پریشان ہو کر وہ اپنے ہی چہرہ کو دیکھکر دل بہلانے کی کوشش کر رہا ہے -

اب قریب قریب بالکل تاریکی چھا گئی ہے - دفعتاً ڈھکّن اُس کے ہاتھ سے جھنجھناتا ہوا گر پڑتا ہے - جس سے خاموشی کی فضا میں خلل پڑتا ہے اور فالڈر غور سے دیوار کی طرف دیکھنے لگتا ہے جہاں اس کے قمیض کا کپڑا ٹنگا ہوا اندھیرے میں سفید سا نظر آرہا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فالڈر کو کوئی آدمی یا چیز دکھائی دے رہی ہے - اتنے میں دروازہ سے "کھٹ کھٹ" "کھٹ کھٹ" کی آواز سنائی دیتی

ھے - گیس کی بتی جو موٹے شیشے کے نیچے ھے جلنے لگتی ھے - جس سے تمام کوٹھری روشن ھو جاتی ھے - فالڈر کا دم گھٹتا ھوا معلوم ھو رھا ھے -

اچانک دور سے ایک ایسی آواز سنائی پڑتی ھے جیسے دھات کی دبیز چادر پر ضرب پڑ رھی ھو - اس ناگہانی آواز سے سہم کر فالڈر پیچھے ھٹ جاتا ھے - لیکن آواز زیادہ تیز ھوتی جاتی ھے- معلوم ھوتا ھے کہ کوئی فوجی گاڑی کوٹھری کی طرف بڑھی چلی آ رھی ھے - اِس آواز سے رفتہ رفتہ وہ مبہوت سا ھو جاتا ھے - اور بہت ھی دھیرے دھیرے رینگتے ھوے دروازے کی طرف بڑھتا ھے - ادھر گھڑ گھڑاھٹ کا شور کوٹھریوں کو طے کرتا ھوا قریب تر ھوتا جاتا ھے - فالڈر کے ھاتھہ اس طرح حرکت کر رھے ھیں گویا اُس کی روح اس گھڑ گھڑاھٹ کی آواز میں سرایت کر گئی ھے -

شور زیادہ ھوتا جاتا ھے اور آخرکار ایسا معلوم ھوتا ھے کہ اسی کی کوٹھری میں ھو رھا ھے - فالڈر پر ایک اضطراری کیفیت طاری ھو جاتی ھے - اور وہ دفعتاً گھونسہ تان لیتا ھے اور زور سے ھانپتا ھوا دروازے کی طرف جھپٹتا ھے اور اُسے پیٹنے لگتا ھے -

(پردہ گرتا ھے)

ایکٹ ۴

دو سال گذر چکے - مارچ کا مہینہ ہے دن کے دس بجنے میں چند ہی منٹ باقی ہیں - مسٹر کوکسن کے کمرہ کے سب دروازے کھلے ہوئے ہیں - سوئیڈل (جو اب ایک سبزہ آغاز نو جوان ہے) دفتر کی صفائی کر رہا ہے - وہ کوکسن کی میز پر قرینہ سے کاغذات رکھ کر ہاتھ منہ دھونے کی تپائی کے پاس جاکر اِس کا ڈھکن اُٹھاتا ہے اور پانی میں اپنی صورت دیکھنے لگتا ہے- اسی اثناء میں رتھ ھنی ویل دفتر کے بیرونی دروازے سے آکر دھلیز میں کھڑی ہو جاتی ہے - آج اِس کے بشرے سے معمولی افسردگی کی جگہ ایک طرح کی بشاشت اور ھلکی سی بیقراری ٹپک رہی ہے -

سوئیڈل—(دفعتاً اسکی طرف دیکھکر اور ہاتھ منہ دھونے کی تپائی کا ڈھکن دھماکے کے ساتھ گراکر) آہا - آپ ہیں -

رتھ—ہاں -

سوئیڈل—اِس وقت یہاں تو میں ہی اکیلا ہوں - اور لوگ یہاں سویرے آکر اپنا وقت خراب نہیں کرتے -

آپ کو دیکھے ہوئے پورے دو سال ہوگئے ہوں گے۔
اِتنے دنوں آپ کہاں رہیں؟

رتھ۔۔(مصنوعی ہنسی کے ساتھ) زندگی کے دن پورے
کرتی رہی۔

سوئیڈل۔۔(متاثر ہوکر اور کوکسن کی کرسی کی طرف اشارہ
کر کے) اگر آپ اِن سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں تو وہ
یہاں ذرا دیر میں آتے ہوں گے۔ آپ جانتی ہیں وہ
کبھی دیر میں نہیں آتے۔ (دلجوئی کے لہجے میں)
اُمید ہے کہ ہمارے پرانے دوست اب دیہات سے واپس
آگئے ہوں گے۔ اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا ہے تو
اُن کی میعاد پوری ہوئے تین مہینہ ہوگئے۔ (رتھ، سر
کے اشارہ سے ہاں میں ہاں ملاتی ہے) مجھے اُس واقعہ
کا بہت رنج ہوا تھا۔ اور میں تو یہی کہوں گا کہ
بڑے صاحب سے اِس معاملے میں بڑی غلطی ہوئی۔

رتھ۔۔بیشک غلطی ہوئی۔

سوئیڈل۔۔اِنھیں اِس بیچارہ کو ایک مرتبہ ضرور طرح
دینا چاہیے تھی۔ اور میری رائے میں جج صاحب کو
بھی تنبیہ کر کے چھوڑ دینا چاہئے تھا۔ مگر یہ لوگ

انسانی مجبوریوں کا کوئی خیال ہی نہیں کرتے -
ان باتوں کو تو کچھ ہمیں لوگ سمجھتے ہیں -

وتھہ—(اُس کی طرف ایک دلکش انداز سے دیکھکر مسکرا دیتی ہے) -

سوئیڈل—خدا معلوم - یہ لوگ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں - پہلے تو انسان پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑ دیتے ہیں اِس پر بھی اگر کوئی شخص کچلنے سے بچ جائے تو اُلٹی شکایت کرتے ہیں- مگر میں اِن لوگوں کو خوب جانتا ہوں - دکانوں کو اِنہیں آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں - (عاقلانہ انداز سے سر ہلاکر) ابھی کل ہی کی بات ہے......

اِس اثناء میں کوکسن دفتر کے برآمدہ سے داخل ہوتا ہے - پُروائی ہوا نے اِس کے جسم میں کچھ پھرتی پیدا کردی ہے - - مگر اِس کے بال پہلے سے بھی زیادہ پک گئے ہیں -

کوکسن—(کوٹ اور دستانے اُتار کر) اچھا آپ ہیں! (سوئیڈل کو باہر جانے کا اشارہ کرکے دروازہ بند کرلیتا ہے) لیکن پہچان نہیں پڑتی ہو - دوھی سال میں ایسی صورت بدل گئی - میرے لایق کوئی کام ہو تو میں چند منٹ دیسکتا ہوں- بال بچے سب اچھی طرح ہیں؟

رتھ — جی ہاں - سب خیریت ہے - لیکن اب میں وہاں
نہیں رہتی جہاں پہلے تھی -

کوکسن — (کنکھیوں سے دیکھ کر) میں سمجھتا ہوں کہ یہاں
اب آپ پہلے سے زیادہ آرام سے ہیں -

رتھ — جو کچھ سمجھیے - مگر میں ہنری ول کے ساتھ نہیں
رہ سکی -

کوکسن — مگر تم جلدی میں کوئی ناسمجھی کی بات تو نہیں
کربیٹھی ہو ؟ ورنہ مجھے اِس کا بڑا افسوس ہوگا -

رتھ — بچے تو میرے ہی ساتھ ہیں -

کوکسن — (یہ محسوس کرتے ہوے کہ رتھ کی حالت کچھ
خوشگوار نہیں) - خیر مجھے تمھیں دیکھ کر خوشی
ہوئی - میرے خیال میں نوجوان فالڈر جیل سے
رہائی کے بعد تم سے تو ملا نہیں -

رتھ — نہیں - مگر کل اتفاقاً مجھے راستے میں دکھائی دیا تھا -

کوکسن — خیریت سے ہیں ؟

رتھ — (دفعتاً کڑے لہجہ میں) اُسے کوئی کام ہی نہیں ملتا
ہے - بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا ہے - میں تو اُسے
دیکھکر بہت پریشان ہو گئی -

کوکسن—(دلی ہمدردی کے ساتھ) افسوس! مجھے یہ سن کر بہت رنج ہوا - (پھر ذرا سنبھل کر) کیا رہائی کے بعد اُسے کوئی کام نہیں ملا ؟

رتھ—کام تو مل گیا تھا لیکن تین ہی ہفتہ تک اسکا سلسلہ قائم رہا اُسکے بعد لوگوں کو سزا یابی کا پتہ چل گیا۔۔

کوکسن—سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میں اُس کے لئے کیا کر سکتا ہوں- میں بےمروتی بھی نہیں کرنا چاہتا-

رتھ—مجھ سے تو اُس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی -

کوکسن—(رتھ کی بظاہر خوش حال صورت پر نظر ڈالتے ہوے) میں جانتا ہوں اُس کے عزیزوں کو اس کے امداد کی کوئی پروا نہیں ہے - لیکن شائد تم کچھ مدد کرسکو - کم سے کم اُس وقت تک جب اُس کی حالت ذرا سنبھل جائے -

رتھ—اِس وقت تو نہیں- پہلے شائد کچھ کرسکتی- لیکن اب ممکن نہیں -

کوکسن—میں اِس کا مطلب نہیں سمجھا ؟

رتھ—(خودداری کی شان کے ساتھ) میں اس اثناء میں اُس سے (مراد اپنے شوہر سے) پھر مل چکی ہوں - اس لئے

اب وہ پہلے کی بات نہیں رہی -

کوکسن—(کسی قدر پریشان ہو کر) معاف کیجئیے- میں بال بچوں والا آدمی ہوں- کوئی نامناسب بات سننا نہیں چاہتا - اور اِس وقت مجھے کام بھی بہت کرنا ہے -

رتھہ—میں اب تک کبھی کی دیہات میں میکے والوں کے یہاں چلی گئی ہوتی- لیکن ہنی‌ول سے میں نے ان لوگوں کے خلاف مرضی شادی کرلی تھی اور اس بات کو وہ لوگ ابھی تک بھولے نہیں ہیں- مسٹر کوکسن! میں ضدن تو نہیں ہوں لیکن آن والی ضرور ہوں - اور شادی کے وقت تو بالکل لڑکی تھی - اور ہنی‌ول کو نہ معلوم کیا سمجھتی تھی - وہ روزانہ ہمارے مزرعہ تک کئی میل کے فاصلہ سے صرف مجھ سے ملنے کے لئے پاپیادہ آیا کرتا تھا -

کوکسن—(افسوس کے ساتھ) مجھے امید تھی کہ اب پہلے سے تمہاری حالت بہتر ہوگئی ہوگی -

رتھہ—اُس نے مجھے اور بھی ستانا شروع کیا - لیکن میرے کس بل نہ نکال سکا - البتہ اس آئے دن کی پریشانی سے میری تندرستی خراب ہوگئی - یوں بھی بچوں

کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہ جاسکی - اب تو اُس کا
دم بھی لبوں پر ہو تب بھی میں اُسے دیکھنے نہ جاؤں -

کوکس—(اٹھکر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس طرح پہلو بدلتا ہے جیسے کوئی آتشیں دریا چلا آتا ہو اور وہ اس سے اپنے تئیں بچانے کی فکر کرے) ہمیں سخت کلامی و زبانی تشدد سے باز رہنا چاہئے -

رتھ—(جل کر) مگر جس آدمی کا برتاؤ اتنا وحشیانہ ہو........تھوڑی دیر کے لیے سکوت طاری ہوجاتا ہے -

کوکسن—(ضبط کے باوجود متاثر ہوکر) اچھا - اس کے بعد پھر تم نے کیا کیا ؟

رتھ—(بے پروائی کے لہجے میں) کرتی کیا - پہلے کی طرح اسکرٹ (لہنگے) سینے لگی - معمولی معمولی چیزیں سستے داموں پر بنانے لگی - اس سے بہتر کام بھی مجھے نہ ملا لیکن کبھی دس شلنگ فی ہفتہ سے زیادہ کا کام نہ ملا - اپنے ہی پاس سے کپڑا خرید کر دن بھر دیدہ ریزی کرنی پڑتی تھی اور کہیں آدھی رات کے بعد سونا نصیب ہوتا تھا ، اس طرح میں نے پورے نو مہینے کاٹے - (تیز لہجہ میں) لیکن

اب وہ پہلے کی بات نہیں رہی -

کوکسن—(کسی قدر پریشان ہو کر) معاف کیجئے- میں بال بچوں والا آدمی ہوں- کوئی نامناسب بات سننا نہیں چاہتا - اور اِس وقت مجھے کام بھی بہت کرنا ہے -

رتھہ—میں اب تک کبھی کی دیہات میں میکے والوں کے یہاں چلی گئی ہوتی- لیکن ھنی‌ول سے میں نے ان لوگوں کے خلاف مرضی شادی کرلی تھی اور اس بات کو وہ لوگ ابھی تک بھولے نہیں ہیں- مسٹر کوکسن! میں ضدن تو نہیں ہوں لیکن آن والی ضرور ہوں - اور شادی کے وقت تو بالکل لڑکی تھی - اور ھنی‌ول کو نہ معلوم کیا سمجھتی تھی - وہ روزانہ ہمارے مزرعہ تک دُئی میل کے فاصلہ سے صرف مجھ سے ملنے کے لئے پاپیادہ آیا کرتا تھا -

کوکسن—(افسوس کے ساتھ) مجھے امید تھی کہ اب پہلے سے تمہاری حالت بہتر ہوگئی ہوگی -

رتھہ—اُس نے مجھے اور بھی ستانا شروع کیا - لیکن میرے کس بل نہ نکال سکا - البتہ اس آئے دن کی پریشانی سے میری تندرستی خراب ہوگئی - یوں بھی بچوں

کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہ جاسکی - اب تو اُس کا
دم بھی لبوں پر ھو تب بھی میں اُسے دیکھنے نہ جاؤں-

کوکس—(اٹھکر کھڑا ھو جاتا ھے اور اس طرح پہلو بدلتا ھے
جیسے کوئی آتشوں دریا چلا آتا ھو اور وہ اس سے
اپنے تئیں بچانے کی فکر کرے) ھمیں سخت کلامی
و زبانی تشدد سے باز رھنا چاھئے - ٹھکر

رتھ—(چل کر) مگر جس آدمی کا برتاؤ اتنا وحشیانہ
ھو........تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری ھوجاتا ھے -

کوکسن—(ضبط کے باوجود متاثر ھوکر) اچھا، یہاں سے نکلنے بعد
پھر تم نے کیا کیا ؟

رتھ—(بے پروائی کے لہجے میں) کرتی کیا - پہلے کی طرح
اسکرٹ (لہنگے) سینے لگی - معمولی معمولی چیزیں
سستے داموں پر بنانے لگی - اس سے بہتر کام بھی
مجھے نہ ملا لیکن کبھی دس شلنگ فی ھفتہ
سے زیادہ کا کام نہ ملا - اپنے ھی پاس سے کپڑا
خرید کر دن بھر دیدہ ریزی کرنی پڑتی تھی اور کہیں
آدھی رات کے بعد سونا نصیب ھوتا تھا ' اس طرح
میں نے پورے نو مہینے کاٹے- (تیز لہجہ میں) لیکن

اُسکے بعد اتنی محنت برداشت نہ کر سکی - میں اسقدر مشقت کے قابل بھی نہیں ہوں اس سے تو موت ہی بہتر ہے -

کوکسن---خدا کے لیے ایسی باتیں نہ کرو -

رتھہ---بچے بھی دانہ دانہ کو ترستے تھے - میں نے کس ناز و نعم سے انہیں پالا تھا - لیکن اب وہ بھی عذاب معلوم ہونے لگے ' میں تھک کر چور ہو جاتی تھی (یہ کہہ کر وہ چپ ہو جاتی ہے) -

کوکسن---(مضطرب ہوکر) پھر کیا ہوا ؟

رتھہ---(ھنسکر) جس شخص کا کام کرتی تھی - وہ مجھہ پر مہربان ہو گیا اور اب بھی مہربان ہے -

کوکسن---چھی چھی - میں ایسی باتوں کو بالکل پسند نہیں کرتا -

رتھہ---(بیحدیائی سے) میرے ساتھہ وہ ھمیشہ حسن سلوک سے پیش آیا - لیکن میں نے اب اس سلسلے کو بھی ختم کر دیا ہے (دفعتاً اس کے ہونٹ کانپنے لگتے ہیں اور وہ انہیں ھاتھہ سے چھپالیتی ہے) سچ کہتی ہوں مجھے اسکا خیال بھی نہ تھا کہ پھر کبھی اُن سے

ملاقات ہوگئی لیکن اتفاق سے کل ہی ہائیڈ پارک کے
قریب مڈبھیڑ ہوگئی - ہم دونوں اندر جاکر بیٹھہ
گئے - اور انہوں نے مجھہ سے اپنی ساری سرگزشت
کہہ سنائی - آہ ! مسٹر کوکسن ! انہیں پھر ایک
مرتبہ اپنے دفتر میں جگہہ دیجئے -

کوکسن—(پریشان خاطر ہوکر) تو آجکل تم دونوں بیکار
ہو - کیسی دردناک حالت ہے ؟

رتھہ—اگر اُنہیں ایک مرتبہ پھر آپ کے یہاں جگہہ مل
جائے یہاں کسی کو اُنکے بابت کچھہ دریافت کرنا
نہیں ہے -

کوکسن—لیکن میں ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا
جس سے کارخانہ کی بدنامی ہو -

رتھہ—لیکن میں آپ کے سوا کس سے کہوں ؟

کوکسن—مالکان سے ذکر کرونگا لیکن امید نہیں کہ بحالت
موجودہ وہ انہیں رکھنا پسند کریں - مجھے تو واقعی
اسکی توقع نہیں ہے -

رتھہ—وہ بھی میرے ساتھہ یہاں تک آئے ہیں اور (کھڑکی
کے طرف اشارہ کر کے) نیچے سڑک پر کھڑے ہیں -

کوکسن—(کسی قدر تحکمانہ لہجے میں) انہیں بلاطلب
یہاں آنا مناسب نہ تھا - (رتھہ کے چہرہ کا انداز دیکھہ
کر وہ نرم ہو جاتا ہے) حسن اتفاق سے ایک جگہہ
خالی تو ہے لیکن میں کوئی وعدہ نہیں کرسکتا -

رتھہ—اب آپ ہی اُس کی جان بچا سکتے ہیں -

کوکسن—میں امکان بھر کوشش کروں گا - لیکن کوئی
پختہ وعدہ نہیں کرسکتا ، فی الحال تم اُن سے جاکر
یہ کہدو کہ جب تک مالکوں سے نہ پوچھہ لوں یہاں
دفتر میں ان سے ملنا مناسب نہ ہوگا - تم اپنا پتہ
چھوڑ جاؤ (پتہ پڑھکر) نمبر ۸۰ ملنگ اسٹریٹ -(وہ
بلاٹنگ پر اِس کا پتہ لکھہ لیتا ہے) اچھا خدا حافظ -

رتھہ—شکریہ -

[اتنا کہکر وہ اٹھہ کھڑی ہوتی ہے—اور دروازہ تک جاکر
وہاں سے پھر مڑتی ہے گویا کچھہ کہنا چاہتی ہے لیکن کچھہ
کہے بغیر پھر چلی جاتی ہے]

کوکسن—(اپنے چہرے اور پیشانی کو رومال سے پونچھکر)
" عجب پریشانی ہے " - (اُس کے بعد ذرادیر تک وہ

اپنے کاغذات دیکھتا ہے پھر گھنٹی بجاتا ہے - جس پر
سوئیڈل حاضر ہوتا ہے) -

کوکسن—(سوئیڈل سے) کیا آج وہ نوجوان رچرڈس کلرک
کی جگھہ کام کرنے کو آنے والا ہے -

سوئیڈل—جی ہاں -

کوکسن—جس طرح ہوسکے آج اُسے ٹال دینا - میں ابھی
اس سے ملنا نہیں چاہتا -

سوئیڈل—تو میں اس سے کیا کہدوں -

کوکسن—(روکھے پن سے) کوئی بات بنا دینا - اور عقل سے
کام لیکر کچھہ کہہ دینا - لیکن بالکل بھگا نہ دینا -

سوئیڈل—کیا میں یہ کہدوں کہ آج آپ کی طبیعت ناساز
ہے - ملاقات نہیں ہو سکتی -

کوکسن—نہیں- کوئی جھوٹ بات نہ کہنا چاہئے- یہی کیوں
نہ کہدو کہ صاحب آج دفتر میں نہیں آئے ہیں-

سوئیڈل—بہت خوب - حضور- میں اُسے کسی طرح ٹال دونگا-

کوکسن—بالکل ٹھیک ہے - اور دیکھو فالڈر کو تم جانتے
ہي ہو - شائد وہ مجھہ سے ملنے آئے - ذرا اُس سے
اچھي طرح پیش آنا -

سوئیڈل—جی ہاں میرا فرض بھی یہی ہے -

کوکسن—بیشک - گرے ہوے آدمی کو ٹھوکر لگانا مناسب نہیں - بلکہ تم کو اُسے ہاتھ سے سہارا دیدینا چاہئے - اسی اصول پر زندگی میں کاربند رہنا چاہئے - یہ بہت ہی عمدہ پالیسی ہے -

سوئیڈل—کیا آپ کی رائے میں مالکان اسے پھر دفتر میں رکھہ لیں گے -

کوکسن—میں اس بارے میں کچھہ نہیں کہہ سکتا - (اتنے میں باہری دفتر میں کسی کے آنے کی آہٹ سن پڑتی ہے) کون آیا ؟

سوئیڈل—(دروازہ تک جاکر اور باہر دیکھکر) حضور - فالڈر صاحب آئے ہیں -

کوکسن—(جھنجلا کر) لاحول ولاقوۃ - اس نے یہ کیا حماقت کی - ذرا کہدو کہ پھر کسی دوسرے وقت آئوں - اس وقت تو میں .... -

جملہ پورا نہیں ہو پایا کہ فالڈر اندر آجاتا ہے - وہ بڑا دبلا پتلا اور زرد ہو گیا ہے - بلکہ سال خورد معلوم ہوتا ہے اور آنکھوں سے سراسیمگی ظاہر ہوتی ہے - کپڑے بھی بوسیدہ اور

ڈھیلے ڈھالے ہو گئے ہیں -

سوئیڈل—بشاشی سے فالڈر کو اندر آنے کا اشارہ کر کے ÷
خود باہر چلا جاتا ہے -

کوکسن—میں تمہیں دیکھکر بہت خوش ہوا- لیکن تم ذرا
قبل از وقت آئے ہو - (خوش مزاجی قائم رکھنے کی
کوشش کرکے) خیر- آؤ- ہاتھ ملاؤ - وہ بیچاری تمہارے
لئے بڑی کوشش کر رہی ہے اور گرم لوہے پر چوٹ لگانا
چاہتی ہے (اپنی پیشانی پونچھکر) مگر اِس میں
اُس کا کیا قصور ہے ؟ تمہارے لئے تو بیچاری بڑی دوڑ
دھوپ کر رہی ہے -

فالڈر جھجھکتا ہوا کوکسن سے ہاتھہ ملاتا ہے - اور مالکوں
کے کمرے کی طرف دُز دیدہ نظروں سے دیکھتا ہے -

کوکسن—بیٹھہ جاؤ - ابھی مالکان نہیں آئے ہیں - (فالڈر
کوکسن کی میز کے پاس کرسی پر بیٹھہ جاتا ہے اور
ٹوپی میز پر رکھدیتا ہے) اب تم یہاں آ ہی گئے ہو تو
کچھہ اپنا حال سناؤ (اپنی عینک کے اوپر سے دیکھکر)
تمہاری صحت کیسی ہے -

فالڈر—کسی طرح زندہ ہوں - مسٹر کوکسن -

کوکسن—(کچھ سوچتا ہوا) تمھارے منھہ سے یہ سنکر مجھے خوشي هوئی - تمھارے معاملے میں بھي کہنا چاهتا هوں که میں خلاف معمول کوئی بات نہیں کرنا چاهتا - یہ بات میری عادت کے خلاف هے - میں صاف آدمي هوں - اور یہی چاهتا هوں که کل کام صاف صاف اور ٹھیک هو - لیکن میں رتھ کو مالکان سے تمھاری سفارش کرنے کا وعدہ دے چکا هوں اور میں همیشه کی طرح اپنا یہ وعدہ پورا کرونگا -

فالڈر—مسٹر کوکسن - میں صرف ایک اور موقعه چاهتا هوں - یقین مانئے - میں اپنی خطا کی هزار گنی سزا بھگت چکا هوں - دوسروں کو کیا معلو - لیکن میں آپ سے اِس وقت جو کچھہ کہہ رها هوں حرف حرف صحیح هے - جیل والے تو کہتے هیں که میرا وزن بڑہ گیا هے - لیکن (وہ اپنے سر پر هاتھه رکھتا هے) وہ اس سر کو تول نه سکے (اور پھر دل پر هاتھه رکھتا هے) اور نه اُسے دیکھه سکے- کل رات هی کی بات هے مجھے تو ایسا محسوس هوا که دل بالکل خاک سیاہ هو گیا اور اِس میں کچھ باقی هی نہیں بچا-

کوکسن—(تشویش کے لہجے میں) کیا تمہیں قلب کی بیماری تو نہیں ہو گئی ؟

فالڈر—آپ یہ کہتے ہیں مگر - جیل والوں نے تو مجھے بالکل تندرست قرار دیا ہے -

کوکسن—اُنہوں نے تمہارے لئے ایک ملازمت بھی حاصل کر دی تھی -

فالڈر—جی ہاں - وہ لوگ بہت اچھے آدمی تھے - میرے حالات سے بخوبی واقف بھی تھے - اور مجھ سے بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے - میں بھی سمجھتا تھا کہ اچھی طرح گذر ہو جائے گی - لیکن ایک دن دفعتاً دوسرے کلرکوں کو کل حالات معلوم ہوگئے - ......پھر کیا تھا : جناب ! میں وہاں نہ ٹھہر سکا - کسی حالت میں نہ ٹھہر سکا ...... -

کوکسن—ذرا دم لیلو پھر بات کرنا - ابھی پریشان نہ ہو -

فالڈر—اس کے بعد ایک اور چھوٹی سی جگہ ملی لیکن وہ بھی قائم نہ رہ سکی -

کوکسن—کیوں -

فالڈر—مسٹر کوکسن ! میں آپ سے جھوٹ نہ بولونگا ۔
واقعہ یہ ہے کہ جن حالات سے مجھے مقابلہ کرنا ہے وہ
مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہوے ہیں - زیادہ
تفصیل سے کیا کہوں ۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ میں ایسے جال میں پھنس گیا ہوں کہ اگر ایک
طرف سے اُسے کاٹتا ہوں تو وہ دوسرے طرف پھیل کر
مجھے جکڑ لیتا ہے - میں نے جیسا چاہئے تھا کوئی
سرٹیفکٹ پیش نہیں کئے تھے - اور پیش بھی
کیسے کر سکتا تھا - مگر آپ جانتے ہیں نئے ملازم سے
لوگ سرٹیفکٹ مانگتے ہیں - اس لئے اس خوف
سے کہ کہیں سرٹیفکٹ نہ مانگ بیٹھیں - میں گھبرا
کر چھوڑ بھاگا - اور ابھی تک میرا خوف دور نہیں
ہوا ہے -

وہ ندامت سے اپنا سر جھکا لیتا ہے اور مایوسانہ انداز
میز پر جھک کر خاموش ہو جاتا ہے -

کوکسن—مجھے واقعی تمھارے ساتھہ ہمدردی ہے - اور دلی
ہمدردی ہے لیکن کیا تمھاری دونوں بہنیں تمھارے
لئے کچھہ نہ کریں گی -

فالڈر—ایک بیچاری تو سل کی بیماري میں مبتلا ھے
اور دوسري........

کوکسن—ھاں - وہ مجھہ سے کہتی تھي کہ اُس کا شوھر
تم سے خوش نہیں ھے -

فالڈر—جب میں اس کے یہاں گیا تو سب لوگ کھانا کھا
رھے تھے - میری بہن پیار سے میرا بوسہ لینا چاھتی
تھی - لیکن اُسکے شوھر نے اسکی طرف کڑی نگاہ سے
دیکھکر مجھہ سے کہاکہ تم یہاں کیسے آگئے - اسپر بھي
میں نے کچھ خیال نہ کیا - اور عبرت کو با لائے طاق
رکھکر اُس سے یہی کہا کہ بھئی کیا تم مجھہ
سے ھاتھ نہ ملاؤ گے - بہن کی محبت تو مجھے
معلوم ھی ھے......لیکن اِس نے میری بات کاٹ کر
کہا کہ " دیکھو یہ سب باتیں اپنی جگہ پر ٹھیک
ھیں لیکن بہتر یہی ھے کہ ھمارا تمھارا سمجھوتہ
ھوجائے - میں تمھارا انتظار کر رھا تھا - اور تمھارے
متعلق رائے بھی قائم کرچکا ھوں - میں تمھیں
پچیس پاؤنڈ دے دوں گا - تم کناڈا چلے جاؤ - اِس پر
میں نے کہا کہ میں تمھارا مطلب سمجھ گیا - تم مجھ

سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے ہو - بہتر ہے - مجھے
بھی تمہارے پچیس پاؤنڈ نہیں چاہئے - تمہیں
اِنہیں اپنے پاس ہی رکھے رہو - میں تمہارا یوں ہی
شکر گذار رہوں گا - پھر حال ایک مرتبہ جیل جانے کے
بعد کسی سے بھی دوستانہ تعلقات قائم رہنا ذرا
مشکل بات ہے -

کوکسن—ہاں - میں سمجھتا ہوں - لیکن اگر میں تمہیں
پچیس پاؤنڈ دوں تو تم لیلوگے ؟ (فالڈر یہ سنکر
کوکسن کےطرف عجیب انداز سے مسکرا کر دیکھتا
ہے - جس سے کوکسن پریشان سا ہو جاتا ہے اور کہتا
ہے) میں کوئی شرط نہیں پیش کرتا - میری پیشکش
محض دوستانہ ہے -

فالڈر—کیا مالکان مجھے ملازمت نہ دیں گے -

کوکسن—افسوس ! تم ہم لوگوں کی مشکلات نہیں سمجھے -

فالڈر—میں اِس ہفتہ مسلسل تین راتیں پارک میں بسر
کرچکا ہوں - مجھے وہاں کی صبح وہ صبح نہیں معلوم
ہوئی جس کی تعریف میں شعرا نظمیں لکھا کرتے
ہیں - لیکن آج صبح سے جب رتھ سے ملاقات ہوئی

تب سے میرے دل و دماغ میں کچھ ایسی تبدیلی ہوگئی ہے کہ میں دوسرا آدمی ہو گیا ہوں - اکثر میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ میرے دل میں اِس کی جو محبت جاگزیں ہے وہ میری زندگی کا بہترین کارنامہ اور ایک مقدس جذبہ ہے - جس سے میری حالت کچھ سنبھلتی ہوئی نظر آرہی ہے - خواہ آپ اس کو تسلیم نہ کریں لیکن یہ واقعہ ہے جو میں عرض کر رہا ہوں -

کوکسن—یقین مانو ہم سب کو تمہارے ساتھ دلی ہمدردی ہے -

فالڈر—مسٹر کوکسن ! میں خود دیکھ رہا ہوں آپ میرے ساتھ کتنی ہمدردی کر رہے ہیں - آپ کو میرے لئے دلی افسوس ہے (بددلی کے ساتھ) لیکن شائد آپ لوگوں کو مجرموں کے ساتھ ملنا جلنا اچھا نہیں معلوم ہوتا -

کوکسن—آؤ - آؤ - ایسی باتیں نہ کرو - خواہ مخواہ اپنے کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ ہے - اور سچ پوچھو تو ایسی باتوں سے کسی کو بھی نفع نہیں پہونچ سکتا اور تمہیں تو ہمت اور استقلال سے کام لینا چاہیے -

فالڈر — معاش حاصل کرنے کی فکر نہ ہو تو ہمت و استقلال بھی کوئی مشکل چیز نہیں ہے - لیکن میری طرح کوئی مفلوک‌الحال ہو تو حالت ہی دوسری ہو جاتی ہے - لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنے کئے کا نتیجہ ملتا ہے لیکن شائد مجھے تو اس سے کہیں زیادہ بھگتنا پڑی ہے -

کوکسن — (عینک کے اوپر سے دیکھکر) ان باتوں نے تمہیں سوشلسٹ تو نہیں بنا دیا ہے -

فالڈر دفعتاً خاموش ہو جاتا ہے - معلوم ہوتا ہے وہ اپنے گذشتہ حالات پر غور کر رہا ہے - تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک عجیب انداز سے ہنستا ہے -

کوکسن — تمہیں کم سے کم لوگوں کی نیک نیتی پر خواہ مخواہ شک نہ کرنا چاہیے - یقین جانو یہاں پر کوئی شخص تمہارا بد خواہ نہیں ہے -

فالڈر — مسٹر کوکسن - مجھے اس کا پورا علم و یقین ہے - واقعی کوئی شخص میرا بدخواہ نہیں ہے - لیکن سب کے سب دھکّے دے رہے ہیں اور کوئی سہارا دینے والا نظر نہیں آتا - اور یہی خیال (وہ اپنے چاروں

طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ھے گویا اِس پر کوئی حملہ ھونے والا ھے) مجھے کچلے ڈالتا ھے (پھر ذرا بے پروائي کے لہجے میں) واقعی مجھے ایساھی معلوم ھو رھا ھے -

کوکسن—(پریشان خاطر ھوکر) ایسی کوئی بات نہیں ھے - تم کو ذرا صبر و تحمل سے کام لینا چاھیے - میں تمھارے لیے اکثر دست بدعا رھا ھوں - اب تم اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو - میں اس کو کسی مناسب موقع سے طے کرا لوں گا -جس وقت وہ لوگ ذرا خوش ھوں گے تو میں اس معاملے کو اُن کے روبرو چھیڑوں گا -

(یہ باتیں ھوھی رھی تھیں کہ دونوں مالکان آگئے) -

کوکسن—(مالکوں کو دیکھکر ذرا گھبراسا گیا - لیکن انھیں اطمینان دلانےکی کوشش کر رھا ھے) آج آپ صاحبان کس قدر جلد آگئے ھیں - میں تو ابھی اس نوجوان سے باتیں کر رھا تھا - آپ بھی اِس سے بخوبی واقف ھیں -

جیمس—[سنجیدگی سے دیکھکر] ہاں خوب جانتا ہوں ۔
(فالڈر سے مخاطب ہوکر) فالڈر تمہارا کیا حال ہے ۔

والٹر—(مصافحہ کے لیے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر) فالڈر ۔
تمہیں دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ۔

فالڈر—(جو اس اثناء میں اپنی پریشانی رفع کر کے
سنبھل چکا ہے ۔ ہاتھ میں ہاتھ لے کر) شکریہ ! جناب
شکریہ !

کوکسن—مسٹر جیمس مجھے آپ سے ایک بات عرض کرنا
ہے (فالڈر کو اُس کمرے کی طرف جانے کا اشارہ کرتا
ہے جہاں کلرک کام کیا کرتے ہیں) ذرا آپ ایک
منٹ کے لیے وہاں چلے جائیے ۔ ہمارا جونیر کلرک
آج صبح سے نہیں آیا ہے ۔ اس کی بیوی کے بچہ
ہوا ہے ۔

فالڈر بے خیالی کے انداز میں کمرے کے طرف جاتا ہے ۔

کوکسن—(راز داری کے لہجہ میں) میرا فرض ہے کہ آپ کو
پورے حالات سے مطلع کردوں ۔ یہ اب اپنے کیے پر بہت
پشیمان ہے ۔ اس پر لوگوں کی بدظنی دور نہیں ہوئی
جس کی وجہ سے وہ بہت نڈھال ہے اور جب آپ خود

ھی دیکھ رہے ھیں - اُس کی حالت اچھی نہیں ہے۔
بلکہ اِن دنوں کھانے پینے کی بھی تکلیف ہے - اور
کھائے بغیر آپ جانتے ھیں کسی کا بھی گذر نہیں
ھو سکتا ہے -

جیمس—کیا یہ نوبت پہنچ گئی ہے -

کوکسن—جی ھاں - اسی لئے میں آپ سے یہ پوچھنا چاھتا
تھا کہ اب اُسے کافی سبق مل چکا ہے اور ھم لوگوں سے
اس کا کوئی حال چھپا بھی نہیں ہے - اس وقت
دفتر میں ایک کلرک کی ضرورت بھی ہے چنانچہ
ایک نوجوان کی درخواست آئی ھوئی ہے لیکن میں
اُس کو ٹال رہا ھوں -

جیمس—کوکسن تو کیا تم دفتر میں کسی ایسے شخص
کو رکھنا چاھتے ھو جو جیل کی ھوا کھا آیا ھو -
میرے سمجھ میں تو یہ بات کسی طرح مناسب نہیں
معلوم ھوتی -

والٹر—" انصاف کے رتھ کے پہیے کتنے آدمیوں کو کچل
ڈالتے ھیں " میں ابھی تک اس کہاوت کو اپنے دماغ
سے نکال نہیں سکا -

جیمس—میرے طرف سے اِس کے ساتھہ کسی قسم کی
زیادتی نہیں ہوئی - مگر خیر - جیل سے رہائی کے
بعد سے اب تک یہ کہا کرتا رہا -

کوکسن—دو ایک جگہہ ملازمت ملی لیکن قائم نہ رہ
سکی - وہ فطرتاً ذکی الحس واقع ہوا ہے - ذرا سی
بات پر سمجھنے لگتا ہے کہ ہر شخص اس کے ساتھہ
زیادتی کر رہا ہے -

جیمس—یہ تو بہت ہی بُری بات ہے - اور میں ایسے
شخص کو کبھی پسند نہیں کر سکتا - سچ پوچھو تو
شروع ہی سے اس کو ناپسند کرتا تھا - کمزور کیریکٹر
کا آدمی ہے - اور کمزوری اس کے پیشانی پر جلی
حروف سے لکھی ہوئی ہے -

والٹر—میری رائے میں ہم کو اُسے کم سے کم ایک دفعہ اور
موقعہ دینا چاہئے -

جیمس—لیکن یہ ساری آفت وہی تو اپنے سر لایا ہے -

والٹر—یہ اصول کہ انسان اپنے کل افعال کا ذمہ دار ہے -
آجکل کچھہ بہت مقبول نہیں ہے -

جیمس—(کسیقدر خشک لہجے میں) پھر بھی برخوردارمن

ہمارے لئے اِسی اصول پر کاربند رہنا بہتر ہے -

والٹر—اپنے لئے تو بیشک اسی پر عمل کرنا چاہئے لیکن جہاں دوسروں کا درمیان ہو وہاں یہ اصول مناسب نہ ہوگا -

جیمس—میں تو کسی کے ساتھہ بھی سختی نہیں کرنا چاہتا -

کوکسن—یہ بات تو بہت ہی عمدہ ہے - (اپنے بازو پھیلا کر اشارہ کرتے ہوئے) آجکل اسے ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے اور یہ حالت اس کے لئے کسی طرح اچھی نہیں ہے -

جیمس—اُس عورت کا کیا حال ہے جس سے یہ پھنس گیا تھا - آج جس وقت ہم لوگ یہاں آ رہے تھے - مجھے بالکل اسی کی صورت کی ایک عورت باہر نظر پڑی -

کوکسن—آپ اُسے دیکھہ چکے ہیں - پھر حال میں کوئی بات آپ سے چھپانا نہیں چاہتا - یہ اُس سے مل چکا ہے -

جیمس—کیا وہ اب بھی اپنے شوہر کے ساتھ ہے ؟

کوکسن—نہیں وہ آجکل شوہر کے ساتھہ نہیں ہے -

جیمس—کیا فالڈر اُسی کے ساتھہ رہتا ہے ؟

کوکسن—(جیمس کی موجودہ خوش مزاجی قایم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے) مجھے اس کا کوئی ذاتی علم نہیں ہے - اور اس بات سے مجھے سروکار بھی نہیں ہے -

جیمس—مجھے تو اس سے سروکار ہے - اگر اسے ملازم رکھنے کا ارادہ ہے تو پھر سبھی باتوں کی واقفیت ہونا چاہئے -

کوکسن—(ذرا تامل کے ساتھ) مجھے آپ سے کہدینا چاہئے کہ آج صبح وہ یہاں میرے پاس آئی تھی -

جیمس—میرا بھی یہی خیال تھا - (والڈر سے مخاطب ہو کر) برخوردارمن - ہمیں اُس کو دفتر میں کوئی جگہ نہ دینا چاہئے کیوں کہ اس کے حالات بہت مشکوک ہیں -

کوکسن—میں دیکھتا ہوں کہ دو باتیں ایسی ہو گئی ہیں - جن کی وجہ سے آپ اسے دفتر میں لینا مناسب نہیں سمجھتے -

والڈر—(جو اس اعتراض کو ٹالنا چاہتا ہے) میں نہیں جانتا کہ ہم لوگوں کو کسی کی پرائویٹ زندگی سے کیا واسطہ ہے ؟

جیمس—نہیں نہیں - جب تک وہ ان تمام باتوں سے
پاک و صاف نہ ہو جائے گا یہاں اُس کا کیسے
گذارہ ہوگا -

والٹر— بیچارے کی بڑی افسوسناک حالت ہے !

کوکسن— آپ کی راے ہو تو اُسے آپ کے سامنے بلا لوں ؟
(جیمس سر کے اشارہ سے ہاں کرتا ہے) میں سمجھتا
ہوں کہ آپ کی باتیں سنکر اسےبہت کچھ سمجھ
آجائیگی -

جیمس—کوکسن - تم اس بات کو مجھ پر چھوڑ دو -

والٹر—(جیمس سے بہت آہستہ سے کہتا ہے - کوکسن اس
اثناء میں فالڈر کو بلانے چلا جاتا ہے) ابّا جان - اتنا
سمجھ لیجئے - کہ اس وقت اُس کا تمام مستقبل
بالکل ہمیں لوگوں کے ہاتھ میں ہے -

فالڈر اندر آتا ہے - اُس نے اپنے کو بہت کچھ سنبھال لیا
ہے - چنانچہ اُس کے چہرے سے سکون کے آثار ظاہر ہوتے ہیں -

جیمس—ادھر دیکھو فالڈر - میرا لڑکا اور میں تمہیں
ایک موقعہ اور دینا چاہتے ہیں - لیکن مجھے تم
سے دو ضروری باتیں کہنا ہیں - اول یہ کہ یہاں

تمہیں مظلوم کی حیثیت سے آنے کی ضرورت نہیں -
اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہارے ساتھہ زیادتی ہوئی
تو اس خیال کو تم اپنے دماغ سے نکال دو کیونکہ
ایسا ممکن نہیں کہ بد اخلاقی کی سزا نہ ملے -
اگر سوسائٹی ان معاملات میں احتیاط سے کام نہ لے
تو دنیا کا کام ہی نہیں چل سکتا ہے - اور تم جس
قدر جلد اِس بات کو ذہن نشین کر لو اُتنا ہی
بہتر ہوگا -

فالڈر—جی ہاں - میں اُسے بخوبی سمجھتا ہوں - لیکن
میں بھی کچھہ عرض کرسکتا ہوں ؟

جیمس—کہو -

فالڈر—جیل میں مجھکو بارہا اس بات کے سوچنے کا
موقعہ ملا ... اتنا کہکر وہ چپ ہو جاتا ہے -

کوکسن—(حوصلہ افزا لہجے میں) ہاں تم نے ضرور سوچا ہوگا -

فالڈر—وہاں تو جناب سبھی قسم کے آدمی جمع رہتے ہیں -
لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم لوگوں کے
ساتھہ پہلے قصور پر دوسرا برتاؤ کیا جاتا اور پہلی
دفعہ کے مجرم جیلخانہ کے بجائے کسی ایسے شخص

کے نگرانی میں رکھے جائیں جو انھیں راہ لگا سکے تو ہم میں سے چوتھائی آدمی بھی پھر کبھی کوئی جرم نہ کریں جس سے اُنھیں جیل میں رہنا پڑے -

جیمس — (اپنا سر ہلا کر) فالڈر مجھے تو اس میں بڑا شک ہے -

فالڈر — (ستم ظریفی کے لہجے میں) جی ہاں - مجھے آپ کی رائے بخوبی معلوم ہے -

جیمس — بھئی اس کو نہ بھولو کہ ابتدا تمھارے ہی طرف سے ہوئی تھی -

فالڈر — میری ہرگز کسی جرم کے ارتکاب کی نیت نہ تھی -

جیمس — نیت نہ ہو - مگر تم سے جرم تو سرزد ہوا -

فالڈر — (اپنی پچھلی تکلیفوں کے تلخی سے پوری طرح متاثر ہو کر) اسی صدمہ نے تو مجھے اس قدر جلد بڈھا کر دیا ہے (ذرا تن کر) آپ خود ملاحظہ کریں پہلے میری کیا حالت تھی اور اب کیا صورت ہوگئی ہے -

جیمس — فالڈر - تمھاری باتیں ہم لوگوں کے لئے کچھ بہت حوصلہ افزا نہیں ہیں -

کوکسن—مسٹر جیمس- یہ اُنکے طرز بیان کا بھونڈا پن ہے-

فالڈر—(شدت جذبات سے بے قابو ہو کر) مسٹر کوکسن -
میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں حرف حرف صحیح ہے-

جیمس—فالڈر - اب ان خیالات کو بالکل ہی بھول جاؤ -
اور آیندہ کا خیال کرو -

فالڈر—(کسیقدر گرمجوشی سے) آپ بجا فرماتے ہیں -
لیکن جناب - آپ کو جیل خانہ کے حالات کا کوئی
اندازہ نہیں ہے - (وہ اپنے سینہ پر ہاتھہ رکھکر کہتا
ہے) اُس کی سختیاں یہاں اُتر گئی ہیں -

کوکسن—(جیمس سے بہت آہستہ لہجہ میں) میں آپ سے
کہہ چکا ہوں کہ اس وقت اسے اچھی غذا کی ضرورت ہے-

والٹر—(فالڈر سے) جو کچھہ تم کہتے ہو ٹھیک ہے - بھیّا
وقت کے ساتھہ یہ باتیں بھی رفع ہو جائیں گی -
وقت بڑا رحیم و کریم ہے بڑے بڑے زخم مندمل
ہو جاتے ہیں -

فالڈر—(منہ بنا کر) جی ہاں- میں بھی یہی اُمید کرتا ہوں-

جیمس—(نہایت نرم لہجے میں) بھئی - تمہیں اب
ہمت سے کام لینا چاہئے - جو کچھہ ہوا - اس کو

بالکل بھول جاؤ اور آیندہ ٹھیک چلنی سے زندگی بسر
کرو - ایک بات میں تم سے اور بھی کہنا چاھتا ھوں -
تم کو مجھہ سے وعدہ کرنا ھوگا کہ جس عورت کے
پھندے میں تم پھنس گئے تھے - اُس سے قطع تعلق
کر لوگے - کیونکہ اگر تم نے اُس سے اپنا تعلق بدستور
قایم رکھا تو پھر تمھارے راہ راست پر چلنے کی کوئی
گنجائش ھی نہ رھیگی -

فالڈر — (یکے بعد دیگرے سب کی طرف وحشیانہ انداز سے
دیکھکر) - لیکن جناب......جناب من ! ......میں
اتنے دنوں تک اِسی آسرے میں جیتا رھا - اور وہ
بھی ...... کل کی رات سے پہلے تو میری اُس سے
ملاقات ھی نہیں ھوئی -

اس اثناء میں اور اُس کے بعد کوکسن بہت بیچین ھو
رھا ھے -

جیمس — فالڈر - یہ درد انگیز بات ضرور ھے - لیکن تمھیں
خود سوچنا چاھئے کہ ھمارے لئے یہ قطعی نا ممکن
ھے کہ ھم ان سب باتوں سے آنکھیں بند کر لیں -
تم راہ راست پر چلنے کا تھیہ کرکے اس کا عملی ثبوت

دیدو - اور شرق سے دفتر میں واپس آ جاؤ مگر اس کے
بغیر نہیں -

فالڈر—(جیمس کے طرف غور سے دیکھکر خشک لہجہ میں)
میں تو اُسے نہیں چھوڑ سکتا - ہرگز نہیں چھوڑ سکتا -
ارے جناب اس وقت اگر اُسے کسی کا خیال ہے تو میرا
ہے اور میرا بھی دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے -

جیمس—مجھے بہت افسوس ہے - فالڈر - لیکن اس
معاملے میں مجھے استقلال سے کام لینا پڑیگا - انجام
کار تم دونوں کو اس سے فائدہ ہوگا - اس تعلق سے
کسی کا بھلا نہ ہوگا - تمہاری سب مصیبتیں اسی کے
بدولت نازل ہوئی ہیں -

فالڈر—لیکن جناب یہ تو خیال فرمائیے کہ سب کچھہ
سہنے اور ساری مصیبتیں جھیلنے کے بعد اب جبکہ
میری صحت اس قدر خراب ہو گئی ہے — میں
اُسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں - در اصل میں نے جو
کچھہ بھی کیا ہے اُسی کے لئے کیا ہے -

جیمس—ذرا ادھر آؤ - اگر اس میں کچھہ بھی سمجھہ
ہے تو وہ خود ہی تمہاری مشکلات کا اندازہ کر لیگی -

اور تمہیں کبھی اپنے ساتھ گھسیٹنا پسند نہ کریگی -
ہاں اگر تم اُس سے شادی کر سکتے - تو اور بات تھی -

فالڈر — جناب اس میں میرا کیا قصور ہے کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق حاصل نہ کر سکی - اگر ایسا ہو سکتا تو وہ ضرور اس پابندی سے رہائی حاصل کر لیتی - شروع ہی سے یہ مصیبت رہی - (دفعتاً والٹر کی طرف نگاہ کر کے) اس وقت بھی اگر کوئی شخص مدد دے سکے - تھوڑے ہی روپیوں سے کام بن سکتا ہے -

کوکسن — (قطع کلام کر کے - اس اثناء میں والٹر پس و پیش میں پڑ گیا اور اب بولنے ہی کو ہے) ہم کو اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت نہیں - تم نے بیکار سی بات کہی -

فالڈر — (والٹر سے التجا کرتے ہوئے) طلاق کے سب وجوہ موجود ہیں - اور وہ اِس بات کو بھی بخوبی ثابت کر سکتی ہے کہ شوہر نے اسے گھر چھوڑ نے پر مجبور کر دیا -

والٹر — فالڈر - اگر کوئی راستہ نکل سکے تو میں مدد دینے کو تیار ہوں -

فالڈر — شکریہ ! جناب شکریہ - آپ کا بڑا احسان ہوگا -

وہ کھڑکی کی طرف جاتا ہے اور نیچے سڑک کی جانب دیکھتا ہے -

کوکسن —(عجلت کے ساتھ) مسٹر والٹر - آپ میری بات
مانیے - میرے پاس اس کے لئے معقول وجوہات ہیں -

فالڈر —(کھڑکی ہی سے) جناب وہ نیچے کھڑی ہے - فرمائیے
تو یہاں بلالوں - آپ خود بات کرلیں - میں یہیں
سے بلاسکتا ہوں -

والٹر پس و پیش میں ہے اور پہلے کوکسن اور پھر جیمس
کے طرف دیکھتا ہے -

جیمس —(تیزی سے سر ہلاکر) اچھا بلا لو -
فالڈر اُسے کھڑکی سے بلاتا ہے -

کوکسن —(گھبرایا ہوا جیمس اور والٹر سے آہستگی سے کہتا
ہے) مسٹر جیمس آپ اُسے نہ بلائیے - جب فالڈر
جیل میں تھا تو اس عورت کا چال چلن جیسا
چاہئے ویسا نہیں رہا - اب اس کے لئے کیا موقعہ
باقی ہے ؟ اور ہم لوگ قانون کی خلاف ورزی کے لئے
کوئی مشورہ نہیں دے سکتے -

اتنے میں فالڈر کھڑکی سے واپس آجاتا ہے اور تینوں
آدمی اُسے پُر رعب خاموشی سے دیکھتے ہیں -

فالڈر—(لوگوں کے رویہ میں تبدیلی دیکھکر خائف ہو جاتا ہے اور یکے بعد دیگرے سب کی طرف نظر دوڑا کر کہتا ہے) جناب ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے ......میں نے عدالت میں جو بیان دیا تھا حرف حرف صحیح تھا - کل رات بھی ہم لوگ صرف معمولی بات چیت کے لئے ذرا دیر پارک میں بیٹھ گئے تھے -

اتنے میں سوئیڈال بیرونی دفتر سے آتا ہے -

کوکسن—کیا ہے ؟

سوئیڈال—مسز ھنی وِل آئی ہیں !

سب طرف خاموشی چھائی ہے

جیمس—اندر بلا لو -

رتھ آھستگی سے اندر آتی ہے اور مستقل مزاجی سے فالڈر کے ساتھ ایک طرف کھڑی ہو جاتی ہے- دوسری طرف جیمس - والٹر اور کوکسن ہیں - سب لوگ سکوت اختیارکئے ہوئے ہیں - کوکسن اپنی میز کے طرف مڑتا ہے - اور جھک کر اپنے کاغذات دیکھنے لگتا ہے - گویا موقعہ کی نزاکت کے لحاظ وہ یہی بہتر سمجھتا ہے کہ اپنے کام کے طرف متوجہ ہو -

جیمس—(تھوڑی سے) اس دروازہ کو بند کردو (سوٹھڈل دروازہ
بند کر دیتا ھے) ھم لوگوں نے تمھیں یہاں اس لئے
بلایا ھے کہ بعض تشریح طلب واقعات ھیں جن کے
متعلق تم سے دریافت کرنا ھے - مجھے معلوم ھوا ھے
کہ تمہاری فالڈر سے حال ھی میں دوبارہ ملاقات
ھوئی ھے -

رتھہ ھنی ھول—جی ھاں - صرف کل ھی -

جیمس—اُنھوں نے بھی یہی کہا ھے - ھم سب کو ان کی
حالت پر بہت افسوس ھے اور میں نے انہیں دفتر میں
دوبارہ ملازمت دینے کا وعدہ کرلیا ھے بشرطیکہ آئیندہ
کے لئے ھم کو ان کی نیک چلنی کا اطمینان ھو جائے -
(رتھہ پر نگاہ غور سے دیکھتے ھوے) اس معاملہ میں
تمھیں بھی ذرا ھمت سے کام لینا پڑیگا -

رتھہ جو فالڈر کے طرف دیکھہ رھی ھے - اپنے ھاتھہ اس
طرح مروڑتی ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ اُسے آنے والے خطرے کا
احساس ھو رھا ھے -

فالڈر—مسٹر والٹر ھاؤ نے براہ مہربانی تمھیں طلاق دلانے
میں مدد دینے کا وعدہ کیا ھے -

رتھہ چونک کر جیمس اور والٹر کے طرف متوحش نگاہوں
دیکھتی ھے -

جیمس—فالڈر ! عملی حیثیت سے یہ ذرا مشکل بات
معلوم ہوتی ھے -

فالڈر—لیکن جناب !

جیمس—(مستقل مزاجی سے) مسز ھنی ول - تمہیں ان
سے دلی تعلق ھے ؟

رتھہ—جی ہاں - مجھے ان سے محبت ھے -

یہ کہکر وہ ترحمانہ نگاہ سے فالڈر کو دیکھتی ھے -

جیمس—پھر تم ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنا پسند
نہ کروگی ؟

رتھہ—(بہت ھی دھیمی آواز میں) میں ان کی ہر طرح
سے خبر داری کرسکتی ہوں -

جیمس—اس وقت اس کا بہترین طریقہ یہی ھےکہ ان سے
کنارہ کشی اختیار کرلو -

فالڈر—(رتھہ سے مخاطب ہوکر) میں اس بات کو کسی طرح
گوارا نہیں کرسکتا - تمہیں طلاق مل سکتا ھے اور اُس
وقت تک ہم دونوں میں کوئی ایسی بات نہیں

ہوئی ہے - کیوں رتھ - تمہیں بتاؤ -

رتھ—(رنجیدہ و ملول خاطر - نیچی نگاہ کئے ہوے - سر ہلا کر کہتی ہے) نہیں -

قالڈر—جناب - آپ تھوڑی سی مدد کردیں - ہم لوگ اُس وقت تک جب تک طلاق کی کارروائی مکمل نہ ہوجائے - بالکل علیحدہ رہیں گے - ہم دونوں اِس کا وعدہ کرتے ہیں -

جیمس—(رتھ سے مخاطب ہوکر) تم تو اس معاملے کو بخوبی سمجھتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں ؟

رتھ—(بہت ہی دھیمی آواز سے) جی ہاں -

کوکسن—(دل ہی دل میں) بڑی نیک بخت عورت ہے -

جیمس—بہرحال موجودہ صورت کا قایم رہنا ممکن نہیں ہے -

رتھ—تو کیا جناب - مجھے واقعی اِن سے کنارہ کشی اختیار کرنی ہوگی -

جیمس—(مجبوراً اُس کے طرف غور سے دیکھکر) میں اس معاملے کو بالکل تمہاری راے پر چھوڑتا ہوں - اِن کا مستقبل اِس وقت تمہارے ہی ہاتھہ میں ہے -

رتھ۔—(بہت پریشان خاطر ہوکر) میں اِن کے لیے سب
کچھ کرنے کو تیار ہوں -
جیمس—(کسی قدر بھرّائی ہوئی آواز میں) بیشک- بیشک-
فالڈر—(رتھ سے مضطرب ہوکر) میں نہیں سمجھتا تم کیا
کہہ رہی ہو - جو کچھ ہونا تھا ہوچکا - اب تم مجھے
اس طرح نہیں چھوڑ سکتی ہو ؟ مجھے تو دال میں
کچھ کالا کالا معلوم دیتا ہے - (جیمس کی طرف چند
قدم بڑھاکر) جناب ! میں حلف سے کہتا ہوں کہ
ابھی تک مجھ سے کوئی بےعنوانی نہیں ہوئی ہے -
جیمس—فالڈر ! مجھے تمہاری بات کا یقین ہے - مگر
بھیّا ! ذرا دل کو سنبھال کر - اس نیک بخت کی
طرح تم بھی ہمت سے کام لو -
فالڈر—ابھی تو آپ ہماری مدد پر آمادہ تھے - (وہ رتھ کو
تکتکی باندہ کر دیکھتا ہے - مگر وہ بالکل بےحس و
حرکت کھڑی ہے جیسے جیسے فالڈر پر حقیقت حال
روشن ہو جاتی ہے - اس کا چہرہ اور ہاتھ پھڑکنے
لگتے ہیں) آخر یہ معاملہ کیا ہے ؟ اور تم بولتی
کیوں نہیں ہو - تم نے کوئی......

والٹر—ابّا جان !

جیمس—(عجلت سے) بس بس فالڈر ! تم کیوں پریشان ہوتے ہو - میں تمھیں ملازمت دے دوں گا - ہاں یہ ضرور ہے کہ مجھے تمھارے متعلق کوئی نا گوار بات سننے میں نہ آئے -

فالڈر—(گویا اس نے یہ بات سنی ہی نہیں) رتھہ !

رتھہ اس کے طرف دیکھتی ہے - فالڈر اپنا منہ ہاتھوں سے چھپا لیتا ہے - اور سناتا سا چھا جاتا ہے -

کوکسن—(چونک کر) کوئی شخص باھری دفتر میں آیا ہے - (رتھہ سے) تم اُدھر چلی جاؤ - تھوڑی دیر کی تنہائی سے تمھیں بھی کچھ سکون مل جائے گا -

کوکسن کلرکوں کے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے - اور خود باھری دفتر کی طرف چلا جاتا ہے - فالڈر اپنی جگہ سے ھلتا نہیں ہے - رتھہ ڈرتی ہوئی اپنا ہاتھ پھیلاتی ہے - لیکن وہ جھجک کر پیچھے ھٹ جاتا ہے - رتھہ دوسری طرف مڑ جاتی ہے اور رنجیدہ و ملول ہو کر کلرکوں کے کمرے میں چلی جاتی ہے - فالڈر بھی دفعتاً اُس کے پیچھے پیچھے چل دیتا ہے - اور دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی رتھہ کے شانے پکڑ

لوٹتا ہے - کوکسن دروازہ بند کردیتا ہے -

جیمس—(بیرونی دفتر کے طرف اشارہ کر کے) جو کوئی بھی ہو - اِس وقت اُسے یہاں سے ٹالدو -

سوئیڈل—(دفتر کا دروازہ کھول کر سہمی ہوئی آواز میں) خفیہ پولیس کے سارجنٹ وسٹر آئے ہیں -

اِسی اثناء میں خفیہ پولیس کا افسر بھی اندر آکر اپنے پیچھے دروازہ بند کردیتا ہے -

وسٹر—اس بے موقعہ تکلیف دہی کے لیے معافی چاہتا ہوں - ڈھائی برس ہوے آپ کے یہاں ایک کلرک تھا جسے میں نے اسی کمرے میں گرفتار کیا تھا -

جیمس—اب آپ اُس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں -

وسٹر—مجھے خیال ہوا کہ شائد کہ آپ سے مجھے اس کا موجودہ پتہ معلوم ہو جائے -

اس پر ایک عجیب خاموشی چھا جاتی ہے -

کوکسن—(بشاشی کے ساتھ بات رفع دفع کرنے کے خیال سے) اتنا تو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ ہم لوگوں کو اُس

کی نقل و حرکت سے کیا واقفیت ہو سکتی ہے

جیمس—مگر آپ کو اُس کا پتہ جاننے کی ضرورت کیا ہے ؟

وسٹر—اُس نے کئی روز سے پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں
لکھائی -

والٹر—کیا اس پر پولیس کی نگرانی رہتی ہے -

وسٹر—ہمارے لئے اس کی نقل و حرکت سے واقف رہنا
لازمی ہے - میں آپ کو زحمت دینا نہیں چاہتا
لیکن جناب ! میں نے ابھی سنا ہے کہ اُس نے ایک
جگہہ جعلی سرٹیفکٹ پیش کرکے ملازمت حاصل
کی ہے - چنانچہ اب دو باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں -
اس لئے ہمیں اس کی تلاش ہے -

اس بات پر پھر سناٹا چھا جاتا ہے - والٹر اور کوکسن
دز دیدہ نگاہوں سے جیمس کی طرف دیکھتے ہیں - اور و
اپنی جگہہ پر کھڑا ہوا خفیہ افسر کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے
دیکھہ رہا ہے -

کوکسن—(اطمینان بخش لہجے میں) اس وقت ت
ہمیں بالکل فرصت نہیں ہے - لیکن اگر آپ

پھر کسی وقت آ سکیں تو شائد ہم آپ کو اس کا پتہ دے سکیں -

جیمس — (فیصلہ کُن لہجے میں) یوں تو میں قانون کا خادم ہوں - لیکن کسی کے خلاف مخبری کرنا مجھے پسند نہیں - اور حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ سے یہ ذلیل حرکت نہ ہوگی - اگر آپ کو اس کی تلاش ہے تو آپ کو اُسے ہم سے مدد لئے بغیر ہی ڈھونڈنا پڑیگا -

اس بات چیت کے دوران ہی میں جیمس کی نظر قبالدر کی ٹوپی پر پڑتی ہے جو ابھی تک سامنے کی میز پر پڑی - اور اس کے چہرہ پر ہوائیاں سی اُڑنے لگتی ہیں -

وسٹر — (اس تغیر کو غور سے نوٹ کر کے) بہت اچھا جناب ! لیکن مجھے آپ کو آگاہ کر دینا چاھئے کہ کسی مجرم کو پناہ دینا ———

جیمس — میں نے کسی کو پناہ نہیں دی - لیکن آپ کو یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ یہاں آ کر مجھ سے ایسے سوالات کریں جن کا جواب دینا میرا فرض نہیں ہے -

وسٹر — (خشک لہجہ میں) - بہتر ہے - میں اب آپ کو مزید تکلیف نہ دونگا -

گوکسن—مجھے افسوس ہے کہ ہم آپ کو اس کی کوئی خبر
نہیں دے سکتے - غالباً آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم
لوگ اس بارے میں بالکل مجبور ہیں - آداب
عرض ہے -

وسٹر باہر جانے کے لئے مڑتا ہے - لیکن باہری دفتر کے
روازہ کی طرف جانے کے بجائے وہ کلرکوں کے کمرے کے دروازے
ی جانب جاتا ہے -

کوکسن—دوسرے دروازہ کی طرف جائیے......دوسرے دروازہ
کی طرف -

وسٹر کلرکوں کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے - رتھہ کی آواز
سنائی دیتی ہے- وہ کہہ رہی ہےکہ " مان لو - فالڈر ! مان لو "-
ور فالڈر کہتا ہے کہ " نہیں - یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں"
ذرا دیر کے لئے سکوت ہو جاتا ہے - اُس کے بعد رتھہ خوفزدہ ہو
کر کہتی ہے - " یہ کون آ گیا " - وسٹر کمرے کے اندر پہونچ
چکا ہے -

تینوں آدمی دروازہ کی طرف وحشت سے دیکھتے ہیں -

وسٹر—(اندر ہی سے) آپ لوگ وہیں کھڑے رہئے -

وہ جلدی سے فالڈر کا ہاتھہ پکڑ کر باہر نکلتا ہے -

فالڈر بیکسی کی حالت میں ان تیناوں آدمیوں کی طرف سہمی ہوئی نگاہ سے دیکھتا ہے -

والٹر—اس مرتبہ خدا کے لئے اِسے چھوڑ دیجے -

وسٹر—جناب میں اپنے اوپر یہ ذمہ داری نہیں لے سکتا -

فالڈر—(عجیب مایوسانہ انداز سے ہنسکر) واہ رے قسمت !

اس کے بعد وہ رتھہ کی طرف عجلت سے دیکھکر اپنا سر اوپر اُٹھا لیتا ہے اور باہری دفتر کے راستے سے وسٹر کو اپنے پیچھے گھسیٹتا ہوا تیزی سے باہر چلا جاتا ہے -

والٹر—(مایوسانہ انداز سے) چلئے اب اس کا کام یوں ہی تمام ہوگیا - اور جرم اور سزا کا سلسلہ نامتناہی اسی طرح ہمیشہ جاری رہے گا -

سوئیڈل بیرونی دروازہ سے جھانکتا ہوا دکھائی دیتا ہے - پتھر کی سیڑھیوں سے قدموں کے نیچے اُترنے کی آواز آتی ہے - دفعتاً ایک دھماکا سا ہوتا ہے اور وسٹر کی آواز ''یا الٰہی'' سن پڑتی ہے -

جیمس—یہ کیا ہوا -

سوئیڈل لپک کر آگے بڑھتا ہے - دروازہ جھونک کے ساتھہ س کے پیچھے بند ہو جاتا ہے اور بالکل سناٹا چھا جاتا ہے -

والٹر—(اندرونی کمرے کی طرف جھپٹ کر) بیچاری عورت
کو غش آ گیا ھے -

وہ اور کوکسن رتھہ کو سنبھالے ھوے کلرکوں کے کمرے
کے دروازے سے لے آتے ھیں -

کوکسن—(بد حواسی کے عالم میں) اِدھر عزیزمن - اِدھر -

والٹر—آپ کے پاس برانڈی ھے ؟

کوکسن—برانڈي نہیں مگر شیری موجود ھے -

والٹر—جائیے - فوراً لے آئیے -

وہ رتھہ کو ایک کرسي پر بٹھا دیتا ھے - جسے
جیمس نے کھینچکر آگے بڑھا دیا تھا -

کوکسن—(شیري لئے ھوے) لیجئے - یہ بہت ھي اچھی اور
تیز شیري ھے - [دونوں رتھہ کے منہ میں شیري ڈالنے
کی کوشش کرتے ھیں -]

اتنے میں پاؤں کی آھٹ سنائی دیتی ھے اور سب لوگ
کان لگا کر سننے لگتے ھیں -

اتنے میں باھري دروازہ کھلتا ھے - وسٹر اور سوئیڈل
ھاتھوں میں کچھہ بوجھہ سا لئے دکھائی دیتے ھیں -

جیمس—(جلدی سے آگے بڑھکر) یہ کیا ھوا ؟

دونوں آدمی بیرونی دفتر میں نگاہ سے ذرا دور اپنے ہاتھ کا بوجھہ رکھہ دیتے ہیں - رتھہ کے علاوہ اور سب لوگ اُس کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں اور دھیمی آواز سے باتیں کرنے لگتے ہیں -

وسٹر — اوپر سے کود پڑا - گردن ٹوٹ گئی -

والٹر — خدا خیر کرے -

وسٹر — میرے ہاتھوں سے بچکر نکل بھاگنے کا خیال کرنا
بالکل پاگل پن تھا - آخر ہوتا ہی کیا - یہی
دو چار مہینے کی سزا -

والٹر — (تلخ لہجہ میں) بس - اسی قدر ؟

جیمس — جان ہی پر کھیل گیا - (پھر غیر معمولی آواز
میں ذرا زور سے) جاؤ - دوڑ کر کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ
(سوئیڈل بیرونی دفتر سے تیزی کے ساتھہ باہر جاتا
ہے ' زخمیوں کے ڈولی کی بھی ضرورت ہوگی !

وسٹر باہر چلا جاتا ہے - رتھہ کے چہرہ میں خوف و ہراس کا رنگ غالب ہوتا نظر آتا ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اُسے کسی کی باتوں کے طرف متوجہ ہونے کی تاب ہی باقی

نہیں رہی - وہ اٹھتی ہے اور دبے پاؤں لوگوں کی طرف جاتی ہے -

والٹر—(دفعتاً مڑ کر) دیکھو ! یہ کیا ہوا -

دونوں آدمی پیچھے ہٹ کر رتھہ کو راستہ دیتے ہیں -

رتھہ لاش کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھہ جاتی ہے -

رتھہ—(آہ بھر کر بہت آہستہ لہجہ میں) ایں - یہ کیا ہوا - ان کی تو سانس ہی نہیں چل رہی ہے - (نالتر سے لپٹ جاتی ہے) ہاے میری جان ! ہاے میرے پیارے -

بیرونی دفتر کے دروازہ پر کئی آدمیوں کی شکلیں دکھائی پڑتی ہیں -

رتھہ—(بےاختیار ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے) نہیں - نہیں اب کچھہ باقی نہیں رہا - موت اپنا کام تمام کر چکی -

آدمی جو جمع تھے پیچھے ہٹ جاتے ہیں -

کوکسن—(چپکے سے چند قدم بڑھ کر بھرّائی ہوئی آواز میں) میری پیاری بیٹی - صبر کرو ! صبر ! اپنے پیچھے آواز سن کر رتھہ اس کے طرف چہرہ اُٹھا کر دیکھتی ہے -

کوکسن — اب کوئی شخص اُسے چھو بھی نہ سکے گا - نہ کوئی آنکھہ اُتھا کر دیکھہ بھی سکے گا ! اب وہ خداوند مسیح کے امان میں پہونچ گیا ہے -

رتھہ — دروازہ کی چوکھٹ پر پتھر کی مورت کی طرح بالکل ساکت کھڑی کوکسن کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھہ رہی ہے - کوکسن اس کے روبرو انکسار کے ساتھہ سر جھکائے اپنا ہاتھہ اس طرح پھیلاتا ہے جیسے کوئی گم کردہ راہ کسی کی رہنمائی کرتا ہو -

پردہ

(تمام شد)